اوم

تت ست

شریمد بھگوت گیتا

مع

مدھوسودنی ٹیکا

معروف بہ

گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا

حصۂ دوم

جس کو

لالہ جگن ناتھ صاحب آنریری مجسٹریٹ

ککڑ ساکن فیروز پور نے

بعیاپت پنڈت منگل داس جی سادھو چرنداسی کے اردو میں ترجمہ کرکے

سمت ۱۹۶۴ بکرم مطابق ۱۹۰۷ء

مفید عام پریس لاہور میں چھپوایا

رباعیات در وصف بھگوت گیتا

کیا علم کا جوہر ہے یہ بھگوت گیتا — توحید کا ساغر ہے یہ بھگوت گیتا
اس میں ہیں حقیقت کے ہزاروں موتی — وحدت کا سمندر ہے یہ بھگوت گیتا

ولہ

یہ قوّتِ ایمان ہے بھگوت گیتا — بھگتوں کے لئے جان ہے بھگوت گیتا
آنکھوں کو سنہری کرشن کے درشن ہونگے — کیا رکھتی نئی شان ہے بھگوت گیتا

نظم در اوصاف سوامی منگل داس جی صاحب سرگباشی

اے جگت سوامی پوتر نام منگل داس جی — زندگی نے آپ کی کچھ بھی وفاداری نہ کی
گوہرِ بحرِ حقیقت آپ کی ہر بات تھی — علمِ باطن کی تھی پھیلی آپ سے ہی روشنی

آپ کا ہونا یقیناً رونقِ پنجاب تھا
آپ کا ہر اک بچن گویا دُرِ خوش آب تھا

جب فنا فی اللہ ہو کر آپ نے پائی بقاء — خود بخود یہ پردۂ کُن سے نکل آئی صدا
آپ نے پھیلائی عالم میں دیا سے وِدّیا — تا قیامت آپ کے ہے فیض کا روشن دیا

آپ بیٹھے جس جگہ جنگل میں منگل ہو گیا
علم کے بادل سے ہر دل میں ہے جل تھل ہو گیا

آپ نے پورا کیا ہر ایک سوالی کا سوال — آپ نے خالق سے پایا خلق میں علم و کمال
رات دن تھا آپ کو پرماتما کا ہی خیال — آپ کے چہرے سے روشن نورِ حق کا تھا جلال

آپ کے درشن سے ہی پرمیشور آتا تھا یاد
آپ کو ہر دم میں لاکھوں بار لکھ داتا تھا یاد

ذات والا منزلت تھی اعلےٰ روحانی طبیب — انس و جاں سب جانتے تھے آپ کو جانِ حبیب
کیوں نہ ہو اپنے گورو کے آپ پیارے تھے نصیب — آپ کا برتاؤ تھا پُر رحم عالم سے عجیب

جو مریضِ ظاہری تھے پا کے جاتے تھے شفا
آپ کا سینہ تھا گویا گلشنِ صدق و صفا

کیسی سندر موُرتی آنکھوں سے اپنی چھپ گئی — دونوں عالم سے زہے حسن کی قیمت ملی
آپ کو الفت تھی بس پرمیشور کے نام کی — ہے جدائی میں ہماری چشم دل آنسو بھری

سنگِ فرقت سے دل اپنا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
آپ پر ہر انس و جاں آنکھوں سے خون رو گیا

آپ دل کے پریم سے کرتے تھے گیتا کی کتھا — آپ نے سمجھا دیا دل کو فنا میں ہے بقا
آپ کے درشن سے ملتا تھا پیالہ پریم کا — صلحِ کل تھے آپ پر ہر دو جہاں کو فخر تھا

آپ میٹھی بات سے پہلو سے لے لیتے تھے دل
آپ کی آنکھوں کا جادو بولتا تھا ہر سے مل

آپ نے گیتا کا اُردو میں کرایا ترجمہ — جس نے دیکھا اونچا پایہ میں ہی پایا ترجمہ
بے بہا کیا دُرِ خوش رنگ لایا ترجمہ — جان سے اہل تصوف کو ہے بھایا ترجمہ

ترجمے پر آپ کے اردو زبان کو ناز ہے
ہند کو پنجاب کو فیروز پور کو ناز ہے

ہائے سوامی آپ جیسے ہو سدھارے پرم دھام — دل کو ہے حق الیقیں عالم فنا کا ہے مقام
اوم لب پر آپ کے تھا شانتی سے رام رام — چشم عالم سے چھپا جب دم میں بحرِ فیضِ عام

گفت بسمل مصرعِ تاریخ باروح الامیں
دائرہ کش سوامی منگل داس در خلدِ بریں

سمت ۱۹۶۲ بکرم

مصنفہ خاکسار عبد الرحیم بسمل از فیروز پور۔

۱۴- نومبر ۱۹۰۷ء

انجی

اوم تت ست

دُوسرا کھنڈ (حصہ)

اَدُھیائے ساتواں

مدھوسودن سوامی جی کے شلوک کا

اَرتھ

جن سری نند کے نندن (بیٹے) پرمانند کی بھگتی بنا موکھش نہیں ہوتی
یوگی جن جن کا دھیان کرتے ہیں میں اُن کو بندنان (نمسکار) کرتا ہوں۔

پہلے چھ ادھیاؤں میں جن میں اصل کرموں کا تیاگ کہا گیا ہے۔ یوگ اور جیو (توم پدارتھ) کے لکھش کا بیان ہو چکا ہے۔ اور اس دوسرے کھنڈ میں یعنے چھ ادھیاؤں میں جو بیان ہوگا۔ وہ دھیان کرنے لائق برہم کا ہوگا۔ چھٹے ادھیائے کے اخیر میں یہ ذکر ہے کہ جو شردھا سے من لگا کر میرا بھجن کرتا ہے وہ سب یوگیوں سے اُوتم گنا جاتا ہے۔ مگر وہاں اُس بھجن کی شرح نہیں کی گئی۔ اِس لئے اُس کے اظہار کے لئے ساتویں ادھیائے کا آرنبھ

اگر ارجن ادھیائے کے شروع میں یہ سوال کرتا کہ الیشور کا روپ کیا ہے۔ اور اُس میں من لگانے کا طریقہ کیا ہے۔ تو مناسب تھا۔ مگر کرپالو سری بھگوان

نے اُس کے بغیر پوچھے ہی دونوں باتوں کا جواب دیدیا ہے ◆

श्रीभगवानुवाच । मय्यासक्तमनाः पार्थ योगं युंजन्मदा-
श्रयः । असंशयं समग्रं मां यथा ज्ञास्यसि तच्छृणु ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

اے پارتھ تو مجھ میں من لگا کر میرا آشرا لے کر یوگ کر کر جس سے
تو ٹھیک ٹھیک مجھ کو جان سکے وہ سُن۔

شرح۔ سب جگت کے آدھار لاانتہا وبھوتیاں (شکتیاں) والے مجھ ایشور میں من لگا کر میرا آسرا لے کر میرا دھیان کرتا ہوا جس سے تو بغیر شک کے میرے بل ایشوریہ شکتی (طاقت) کو جان سکے اُس کو سُن ◆۔

تمہید ۲

اس وچن میں کہ مجھ میں من لگانے والا مجھ کو جان لیتا ہے۔ یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ آیا ایشور کا یہ گیان اپروکھش گیان کہا گیا ہے۔ یا پروکھش گیان یعنے اُس کو ظاہر جانا جاتا ہے۔ یا سن کر اس شک کو رفع کرنے کے لئے ذیل کا شلوک

ज्ञानं तेऽहं सविज्ञानमिदं वक्ष्याम्यशेषतः ।
यज्ज्ञात्वा नेह भूयोऽन्यज्ज्ञातव्यमवशिष्यते ॥ २ ॥

(۲) میں تجھ کو وگیان کے ساتھ پورا پورا گیان بتلاؤنگا جس
کو جانکر پھر کوئی چیز قابل جاننے کے باقی نہ رہے۔

شرح۔ میں از خود ہی سب پر ظاہر ہوں۔ مگر باعث اُلٹی سمجھ ہونے اور شکوں کے۔ وہ گیان رُک جاتا ہے۔ اور بجائے اپروکھش گیان کے یعنے مجھ کو ظاہر جاننے کے پروکھش گیان ہوجاتا ہے اور پھر جب شاستر کے پرمانوں کو دیکھا جاتا ہے اور اُن سے کسی قسم کا شبہ اور غلط فہمی نہیں رہتی۔ تو وہی گیان پھر اپروکھش ہوجاتا ہے۔ اُس وگیان کے ساتھ میں تجھ کو گیان اور اُس کا طریقہ اور اُس کا پھل سناؤنگا گیان کی تعریف میں ذیل کی۔ شرتی

شرتی

ایک کے گیان سے سب کا گیان ہو جاتا ہے

مطلب یہ کہ وہ گیان چیتن روپ اور ست روپ اور سب کا ادھار ہے اس کو جانکر پھر کوئی چیز جاننے کے قابل باقی نہیں رہتی۔ جتنی چیزیں ہیں وہ سب اُس میں فرضی ہیں۔ اس لئے اس کے جاننے سے ناش ہو جاتی ہیں۔ اور فقط وہی ستاماتر باقی رہ جاتا ہے۔ ایک کے گیان سے سب کا گیان ہوتا ہے۔ اس شرتی کا مطلب یہ ہے کہ جیسے ایک رسّی میں سانپ اور مالا وغیرہ کئی طرح کا وہم گذرتا ہے اور رسی کو جانکر سب رفع ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح اے ارجن جب تو نے اُس سب کے آدھار ستاماتر کو جانا تب ہی اُس کے گیان سے موکھش (نجات) ہو جائیگا۔

تمہید ۳

یہ گیان جس کا پھل بہت بڑا ہے۔ اور مشکل ہے۔ میری کرپا بنا حاصل نہیں ہوتا۔ اس پر ذیل کا شلوک

मनुष्याणां सहस्रेषु कश्चिद्यतति सिद्धये ।
यततामपि सिद्धानां कश्चिन्मां वेत्ति तत्वतः ॥ ३ ॥

(۳) ہزاروں انسانوں میں کوئی ہی گیان کے لئے کوشش کرتا ہے اور جو کوشش کرتے ہیں۔ اُن میں بھی کوئی ہی میرے اصلی روپ کو جانتا ہے۔

شرح ۔ انسان یہاں اُس شخص سے مراد ہے۔ جس کو کرم اور گیان کا ادھکار حاصل ہے۔ اور کئی سابقہ جنموں کا پُن جمع ہے۔ ایسے ہزاروں انسانوں میں کوئی ہی فانی اور غیر فانی کو جانکر انتھکرن (دل) کی صفائی کر کر گیان حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر اُن کوشش کرنے والوں میں بھی کوئی ہی شرون (سُننا)، منن (یاد کرنا)، ندھیاسن (یکسوئی) کر کر تتومسی مہاواکیوں کو سُن کر مجھ ایشور کو جانتا ہے یعنے یہ سمجھتا ہے کہ مجھ میں اور ایشور میں کوئی بھید (فرق) نہیں ہے۔

بھاوارتھ۔

ہزاروں انسانوں میں آتم گیان کے لئے کوشش کرنے والا بہت مشکل ہوتا ہے اور پھر ان میں جو کامیاب ہو وہ بہت ہی مشکل ہے اِس لئے اس گیان کی جیسی تعریف ہے بیان نہیں ہو سکتی۔

تمہید ۴

اس طرح اس گیان کے لئے ارجن کی توجہ ٹھیک کر کر اور یہ بیان کر کر کہ میں سب میں پری پورن ہوں اپرا پرکرتی کا بیان۔

भूमिरापोऽनलो वायुः खं मनो बुद्धिरेव च ।
अहंकार इतीयं मे भिन्ना प्रकृतिरष्टधा ॥ ४ ॥

(۴) پرتھوی جل اگنی بایو آکاش من بدھی۔ آہنکار۔ یہ آٹھ طرح کی اپرا پرکرتی ہے۔

شرح۔ سانکھ مت میں پانچ تن ماتر یعنے عناصر لطیف اور آہنکار اور مہتت اور اویکت (پردھان) یہ آٹھ طرح کی اپرا پرکرتی بیان کی گئی ہے اور پانچ استھول تت یعنے عناصر کثیف اور پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں اور اندریوں سے ملا ہوا من یہ سولہ وکار یعنے فعل۔ اور پرکرتی اور وکار ملے ہوئے چوبیس تت ہیں گویا پرتھوی جل اگنی بایو اکاش پانچ تتوں سے عناصر کثیف اور لطیف سے مراد ہے اور بدھی سے آہنکار اور من سے پردھان کی۔ کیونکہ یہاں ذکر پرکرتیوں کا ہے وکاروں کا نہیں۔ یا یہ کہ بدھی سے مہتت کہا گیا ہے اور من سے من کا کارن آہنکار اور آہنکار سے پردھان۔ یہ آٹھ طرح کی پرکرتی ہے۔

ویدانت کے مطابق دوسرا ارتھ۔

شرتی میں سب کا گیان مراد بدھی سے ہے اور ایک سے زیادہ ہونے کی خواہش آہنکار سے اور پانچی کرت بھوت عناصر کثیف اور لطیف سے۔

تمہید ۵

اپرا پرکرتی کا بیان ہو چکا اب اُس کے بعد پرا پرکرتی کا بیان۔

अपरेयमितस्त्वन्यां प्रकृतिं विद्धि मे पराम् ।
जीवभूतां महाबाहो ययेदं धार्यते जगत् ॥ ५ ॥

(۵) یہ جس کا بیان ہوا اپرا پرکرتی ہے۔ اس سے دوسری میری پرا پرکرتی جان۔ جو جیو ہو کر رہتی ہے اور جو اے مہا باہو سب جگت کو دھارن کر رہی ہے۔

شرح۔ یہ آٹھ طرح کی پرکرتی جو کہ جڑھ کا مجموعہ اور ناقص ہے اور ایسی ہے کہ خود کچھ نہیں کر سکتی۔ فقط دوسری پرکرتی کے کام میں آتی ہے۔ اپرا پرکرتی ہے۔ اور جو دوسری پرا پرکرتی ہے وہ اس سے الگ چیتن کھشیتر گیہ روپ میری ذات خاص ہے۔ اسی نے اے مہا باہو کھشیتر گیہ روپ ہو کر اور سب میں پرویش (داخل) کر کر اس جڑھ جگت کو دھارن کر رکھا ہے۔ یہ دنیا بذات ہی قائم رہنے والی نہیں۔ فقط کھشیتر گیہ (چیتن) کی وجہ سے ٹھیری ہوئی ہے۔ اس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

میں اس جگت میں جیو ہو کر پرویش (داخل) کروں تاکہ نام روپ جگت کا ظہور ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا بغیر چیتن قائم نہیں رہ سکتی

تمہید ۶

شری بھگوان فرماتے ہیں انہیں دو طرح کی پرکرتیوں سے جو اپنے افعال سے جانی جاتی ہیں۔ میں دنیا کا ظہور کرتا ہوں۔ اس پر ذیل کا شلوک

एतद्योनीनि भूतानि सर्वाणीत्युपधारय ।
अहं कृत्स्नस्य जगतः प्रभवः प्रलयस्तथा ॥ ६ ॥

(۶) یہ یقین جان سارا سنسار انہیں دو پرکرتیوں سے ہوتا ہے اور انہیں کے ذریعہ مجھ سے سب کا ظہور ہوتا ہے اور مجھ ہی میں سب کا لئے (فنا)

شرح - یہ یقین جان یہ جس قدر کھشیتر گیہ روپ یعنے جڑھ اور چیتن روپ سنسار دیکھا جاتا ہے وہ انہیں دو پرکرتیوں سے ہوتا ہے - اس میں سوائے جڑھ اور چیتن کے اور کوئی روپ دیکھا نہیں جاتا - یہی کھشیتر اور کھشتر گیہ میری اوپادھیاں جگت کا اوپادان کارن ہیں یعنے فاعل انہیں دونوں سے میں بے شمار شکتیوں والا سب کچھ جاننے والا سارے جڑھ چیتن جگت کو پیدا کرتا ہوں اور ناش کرتا ہوں - جیسے خواب میں ایک ہی شخص تمام چیزوں کو پیدا کرتا اور ناش (فناہ) کرتا ہے - اُسی طرح میں مایا کا آسرا اور مایا سے ملا ہوا ہی جگت کا اوپادان اور نمت کارن ہوں - اوپادان وہ کارن کہلاتا ہے جو کسی شئے کا اصلی سبب ہوتا ہے - جیسا کہ گھڑے کا کارن (فاعل) مٹی اور نمت وہ کارن ہے جو اس شئے کو بناتا ہے - جیسا کہ گھڑے کے بنانے والا گھمار -

تمہید ۷

میں ہی اس سنسار کی پیدائش پرورش اور فناہ کا موجب ہوں مجھ سے غیر کچھ نہیں - اس پر ذیل کا شلوک

मत्तः परतरं नान्यत्किंचिदस्ति धनंजय ।
मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥ ७ ॥

(۷) اے دھننجے مجھ سے غیر کچھ نہیں - سب جگت مجھ میں اس طرح پرویا ہوا ہے - جیسے سوت میں منیاں

شرح - یہ تمام مایا سے بنا ہوا جو کچھ نظر آتا ہے وہ مجھ ست روپ چیتن سارے و یایک خود بخود روشن چیتن گھن سب کے آدھار سے غیر کچھ نہیں اے دھننجے جیسے خواب دیکھنے والے سے خواب کی چیزیں اور مداری سے مداری کے تماشے اور سیپ سے سیپ کا روپا غیر نہیں اُسی طرح مجھ سے غیر کچھ نہیں - اس پر بیاس جی کا پرمان

سوترارتھ

فعل فاعل سے الگ نہیں ہوتا بقول شرتی کے فعل برہم ہے

اور اگر دوسری طرح وہار کی نظر سے دیکھا جاے تو یہ سب جگت مجھ ست چت روپ میں اس طرح پرویا ہوا ہے۔ جیسے سوت میں منیاں یعنے میرے ستا سے ست (ہستی) اور میری چیتنا سے چیتن (ذی روح) ہو رہا ہے۔ سوت میں منیاں کی مثال اس وجہ سے دی گئی ہے کہ چیتن سرو ویاپی ہے

مثال کا اور ارتھ

سوت تیجس روپ ہرن گربھ کا نام ہے جو جسم لطیف ہے اور خواب دیکھتا ہے اُس تیجس روپ ہرن گربھ میں جیسے خواب کی چیزیں پروی ہوئی ہیں۔ اسی طرح سب جگت مجھ میں۔ یہ مثال فعل اور فاعل دونوں کے لحاظ سے درست ہے۔

کسی اور کا ارتھ

سوال یہ جیو برہم سے الگ ہے اور بیاس جی کے ذیل کے قول سے اِس کی تائید ہوتی ہے۔

سوتر ارتھ

برہم جیو سے الگ ہے کیونکہ برہم کو سیتو یعنے پُل اور محدود اور تعلق والا اور الگ الگ بھی کہا جاتا ہے۔

اِس اعتراض کے لحاظ سے سری بھگوان کا جواب۔ اے دھننجے مجھ سب شکتیوں والے سب کچھ جاننے والے سب کے کارن سے الگ نہ کوئی جگت کا پیدا کرنے والا ہے اور نہ پرورش کرنے والا اور نہ فناہ کرنے والا۔ میں ہی پیدائش پرورش اور فناہ کا کارن ہوں اِس لئے سب جگت مجھ میں اِس طرح پرویا ہوا ہے۔ جیسے تاگے میں منکے۔ یہ مثال فقط پرونے ماتر میں ہے۔ فاعل ہونے میں نہیں۔ اصل مثال یہاں سونے میں زیورات کی موزوں تھی۔

تمہید ۸

ارجن نے کہا مہاراج مانند سوت میں منیوں کے سارا جگت آپ میں کیسے ہر ایک استول تت (عناصر کثیف) سوکھشم تت (لطیف) کا فعل ہے۔ یعنے اُس میں بدھیا ہوا ہے۔ شری بھگوان نے فرمایا۔ سوکھشم تت ہو کر

ہی میں ہی قائم ہوں۔ اس پر ذیل کے پانچ شلوک

रसोऽहमप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशिसूर्ययोः ।
प्रणवः सर्ववेदेषु शब्दः खे पौरुषं नृषु ॥ ८ ॥

(۸) اے کنتی کے بیٹے جلوں میں رس ہوں سورج اور چاند میں روشنی ہوں۔ ویدوں میں اونکار ہوں۔ اکاش میں شبد ہوں۔ انسانوں میں آدمیت ہوں۔

شرح۔ جلوں میں سب جلوں کا سار میٹھا رس (ضایقہ) کارن تن ماترا میں ہوں مجھ ہی رس روپ میں اے کنتی کے بیٹے سب جل پروے ہوے ہیں۔ اسی طرح باقی سب میں ہوں۔ اس وبھوتی کا ورنن فقط اوپاشنا کے لئے ہے۔ اس لئے اس کو ایشور ماننے کا زیادہ ہٹ کرنا مناسب نہیں۔ اسی طرح سورج اور چاند میں روشنی جس میں وہ پروے ہوے ہیں۔ میں ہوں۔ اور سب ویدوں میں ویاپک اونکار ہوں اس میں شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

جس طرح پیپل کی درمیانی ڈنڈی سے سب ڈنڈیاں پروئی ہوتی ہیں۔ اُسی طرح سارا وید اُونکار سے پرویا ہوا ہے۔

آکاش میں شبد تنماترا ہوں۔ منشوں میں آدمیت ہوں۔ کارن روپ مجھ میں سب کاریہ اس طرح پروئے ہوئے ہیں۔ جیسے بڑے نقارے کی آواز میں سب آوازیں

पुण्यो गन्धः पृथिव्यां च तेजश्चास्मि विभावसौ ।
जीवनं सर्वभूतेषु तपश्चास्मि तपस्विषु ॥ ९ ॥

(۹) پرتھوی میں سگندھ ہوں۔ اگنی میں تیج ہوں۔ جانداروں میں جان ہوں۔ تپیوں میں تپ ہوں۔

شرح۔ پرتھوی میں پوتر گندھ یعنے پاک خوشبو تن ماتر روپ ہوں۔ شبد (آواز)

سپرش (چھونا) روپ (شکل)، رس (ضا یقہ) گندہ (خوشبو) یہ پانچوں گن سبھاؤ کے ہی ایسے ہیں کہ نہ بدلتے ہیں اور نہ ناپاک ہوتے ہیں۔ مگر بباعث جیوؤن کے پاپوں کے خراب اور ناپاک ہوتے ہیں۔ اسی طرح آگ میں جو طاقت جلانے روشن کرنے اور گرم کرنے کی ہے میں ہوں۔ اور باید میں سرد سپرش جس سے گرمی والوں کو سکھ ہوتا ہے ہوں۔ اور جانداروں میں پران روپ جیون ہوں۔ اور تپ کرنے والوں میں تپ ہوں۔ یعنے وہ قوت جس سے سردی گرمی بھوک پیاس برداشت ہوتی ہے یا تپ سے مراد اندر اور باہر دو طرح کے تپ کی ہے چت کی یکسوئی اندر کا تپ ہے اور زبان وغیرہ کا روکنا باہر کا تپ ہے۔

تمہید ۱۰

اس اعتراض کے جواب میں کہ ہر ایک بھوت وغیرہ اپنے اپنے کارن میں پرویا ہؤا ہے۔ ذیل کا شلوک

बीजं मां सर्वभूतानां विद्धि पार्थ सनातनम् ।
बुद्धिर्बुद्धिमतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ॥ १० ॥

(۱۰) اے پارتھ مجھ کو سب جیوون کا سناتن وتیج جان میں بدھمانوں میں بُدھی ہوں اور تیجسیوں میں تیج۔

شرح۔ استھاور جنگم (ساکن متحرک) سب موجودات کا سناتن وتیج ہوں۔ یعنے نہ الگ الگ کسی چیز کا کارن ہوں اور نہ کسی اور کی ضرورت رکھتا ہوں۔ نہ فانی ہوں۔ مجھ ایک ہی میں سارا جگت پرویا ہؤا ہے۔ اور بدھمانوں میں بدھی ہوں یعنے وہ بدھی جس سے آتما نہ آتما کی تمیز کی جاتی ہے۔ اور تیجسیوں میں تیج ہوں۔ یعنے وہ قوت جس سے اوروں پر دباؤ پڑتا ہے۔ اور خود کسی سے نہیں دبتا۔

बलं बलवतां चाहं कामरागविवर्जितम् ।
धर्माविरुद्धो भूतेषु कामोऽस्मि भरतर्षभ ॥ ११ ॥

(۱۱) اے بھرت بنش میں سربشٹ بل والوں میں بل ہوں اور کام راگ سے بچا ہؤا جیوؤن میں دھرم کے موافق کام ہوں۔

شرح - کام اور راگ دونوں کے معنے خواہش کے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ جب کسی ایسی چیز کی خواہش ہوتی ہے - جو نہ حاصل ہوتی ہے اور نہ حاصل ہو سکتی ہے تو اُس خواہش کا نام کام ہے - اور جب اُس شے کی خواہش ہوتی ہے - جو بگڑنے لگتی ہے - اور کسی وسیلہ سے قائم نہیں رہتی ہے تو اُس شے کی خواہش کا نام راگ ہے اس کام اور راگ دو طرح کی خواہش سے بچا ہوًا محض دھرم کی خاطر جسم اور حواسوں کی رکھشا (حفاظت) کا ساتکی بل میں ہوں - مطلب یہ کہ جو طاقت کام اور راگ سے نج کر ہے - وہ میں ہوں - یعنے اُس میں میرا دھیان کرنا مناسب ہے نہ کہ کام راگ سے ملی ہوئی طاقت میں - یا کام سے مراد کام اور راگ سے مراد کرودھ ہے اور دھرم سے ملا ہوًا کام میں ہوں - اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کام دھرم شاستر کے رو سے منع کیا ہوًا نہیں ہے - وہ کام میں ہوں - یا جیووں میں جو کام دھرم کا کارن ہے وہ میں ہوں - غرض دھرم کے مطابق استری یا دھن کی خواہش کا نام کام ہے -

تمہید ۱۲

یہ جو کچھ کہا گیا ہے - اِس سے مطلب کیا - اس پر ذیل کا شلوک

ये चैव सात्त्विका भावा राजसास्तामसाश्च ये ।
मत्त एवेति तान्विद्धि नत्वहं तेषु ते मयि ॥ १२ ॥

(۱۲) جو ساتکی راجسی تامسی چیزیں ہیں - اُن کو مجھ سے ہی ہوا جان وہ مجھ میں ہیں نہ کہ میں اُن میں -

شرح - سم دم وغیرہ چت کی ساتکی برتیاں اور آہنکار وغیرہ راجسی برتیاں اور غم اور موہ وغیرہ تامسی برتیاں جن کا اصلی کارن اودیا اور کرم ہیں - سب مجھ سے ہی ہوا جان - یعنے تمام سنسار کا جیسا کہ چھٹے شلوک میں کہا گیا ہے - میں ہی کارن (فاعل) ہوں - یا ساتکی وغیرہ چیزوں کا یہ مطلب ہے کہ آتما سے غیر جو کچھ ہے وہ سب آناتما ہے - یعنے جڑھ اور رنجد سے ہی ہوًا ہے اور یہ کہ یہ تمام چیزیں مجھ میں ہیں مگر میں اُن کے بس نہیں - اِس کا مطلب یہ ہے کہ مجھ پر اُن کا اثر نہیں ہوتا - جیسا کہ رسی پر سانپ کا پس جو چیزیں مجھ میں فرض کی جاتی ہیں اُنکی طاقت میرے بس

ہیں ہے۔

تمہید ۱۳

ارجن نے کہا مہاراج یہ جیو تو آپ سے غیر نہیں۔ نت شدھ بدھ مکت بھاؤ ہے۔ پھر اسے اواگون کیونکر ہوتا ہے۔ شری بھگوان نے فرمایا۔ مجھ کو اِس طرح نہ جانکر تب ارجن نے اس نہ جاننے کا سبب پوچھا۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک

त्रिभिर्गुणमयैर्भावैरेभिः सर्वमिदं जगत् ।
मोहितं नाभिजानाति मामेभ्यः परमव्ययम् ॥ १३ ॥

(۱۳) مایا کے تینوں گنوں سے سارا جگت موہیا ہؤا گنوں سے پرے مجھ نہ بدلنے والے کو نہیں جانتا۔

شرح۔ سارا سنسار ست رج۔ تم تینوں گنوں سے موہیا ہؤا مجھ گنوں سے پرے نہ بدلنے والے جگت کے آدھار کو نہیں جانتا۔ حالانکہ میں روشن ہوں۔ ڈھکا ہؤا نہیں ہوں۔ آنند گھن ہوں۔ انسان آتما کو نہ جانکر تناسخ میں پڑا رہتا ہے اِس لئے مہاراج کرشن چندر منادی سے کہتے ہیں کہ جو لوگ آتما کو نہیں جانتے۔ وہ بہت ہی بدنصیب ہیں۔

تمہید ۱۴

ارجن نے کہا مہاراج یہ تین گنوں سے یکت مایا آنادی ہے۔ سارا سنسار اس سے باندھا ہؤا ہے۔ کوئی شخص ازاد مرضی نہیں ہے۔ اِس وجہ سے انسان نہ تناسخ سے بچ سکتا ہے اور نہ مایا سے۔ شری بھگوان نے فرمایا اِس کا علاج فقط بھگوت شرن ہے۔ جس سے نت گیان ہو کر مایا نہیں رہتی۔ اس پر ذیل کا شلوک

दैवी ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ।
मामेव ये प्रपद्यन्ते मायामेतां तरन्ति ते ॥ १४ ॥

(۱۴) یہ گنوں سے یکت میری دیوی مایا ہے۔ اس کا ناش کرنا مشکل ہے۔ میری شرن آنے والے اِس سے تر جاتے ہیں۔

شرح۔ یہ ستوگن جو تموگنوں سے یکت تین لڑی کی رسّی کی طرح بندھن کرنے والی میری دیوی مایا ہے۔ اور محیط ایشور کے جو کہ سب پرانیوں میں پوشیدہ آنند گھن روشن جیو ایشور کے بھید (فرق) سے رہت ہوں۔ آشرے رہتی ہے اور مجھ کو ہی ڈھکتی ہے اور پرتکھش ہے یعنے ظاہر۔ اور دنیا کا مغالطہ ڈالنے والی ہے۔ اور مجھ سرو شکتمان سرگیہ (ہمہ دان) کے بس رہتی ہے۔ میں جو دنیا کا ظہور کرتا ہوں فقط اسی سے اور تت گیان کے نہ ہونے اور اُس کے برعکس گیان ہونے کا کارن بھی یہی ہے۔ آورن اور وکھشیپ دو اس کی شکتیاں ہیں۔ آورن یعنے ڈھانپنا وکھشیپ یعنے شکل قائم کرنا غرض سارا جگت اسی سے ہوتا ہے۔ اس میں سوئیتا ستر اوپنشد پرمان۔

شرتی ارتھ

مایا جگت کا اوپادن کارن اور چیتن نمت کارن ہے۔

دنیا کے ظہور کا سلسلہ۔

شُدھ چیتن برہم ہے جس میں نہ جیو نہ ایشور نہ جگت تینوں طرح کا بھید (فرق) نہیں ہے۔ یہ آنادی (جس کا ابتدا نہیں) اودیا فرضی ہے۔ اور بباعث ستوگن کی زیادتی کی ایسی صاف اور نرمل ہے۔ جیسا کہ شیشہ۔ اس لئے اس میں چیتن کا عکس ہو جاتا ہے۔ یہاں چیتن کا نام ایشور ہے جو بنب کی جگہ ہے۔ اور مایا اوپادھی (علت) کے دوشوں سے بری ہے۔ اور پرتی بنب جیو ہے۔ جو اوپادہی کے دوشوں (خاصیتوں) سے یکت ہے۔ اس طرح سے جیو اور ایشور کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ اور ایشور جیوؤں کے بھوگوں (لذات) کے لئے اوّل آکاش وغیرہ کا ظہور کرتا ہے۔ اور پھر جسم اور حواسوں وغیرہ کا اور پھر تمام جگت کا۔ جس طرح شیشہ کے سبب موتہہ بنب کہلاتا ہے۔ اور اس کا عکس پرتی بنب۔ مگر موتہہ بنب اور پرتی بنب تینوں حالتوں میں موتہہ وہی ہوتا ہے اسی طرح مایا کے بغیر شُدھ چیتن ہی مایا کے سبب بنب اور پرتی بنب ہوا ہوا تینوں حالتوں میں چیتن وہی ہے۔ اور فرضی (کلپت) مایا اور اُس کے فعل کو روشن کرتا ہے۔ اس وجہ سے اُس کو ساکھشی بھی کہا جاتا ہے۔ اور اُس کو ساکھشی مان کر مایا کو دیوی کہا ہے۔ اور بنب کو ایشور مان کر مایا کو میری مایا

سوال۔ پرتی بنب جو مایا میں پڑتا ہے۔ اُس کا نام جیو ہے اور وہ ایک ہے۔ اور اُس سے ایک جیو باد مت شابت ہے۔ مگر آپ کے وچن کے مطابق بہت جیو پائے جاتے ہیں۔ مثلاً میرے چار طرح کے بھگت ہیں۔ اور میری شرن آنے والے پار ہے ترجاتے ہیں اور اسی طرح شرتی کا قول ہے کہ دیوتاؤں رشیوں منشوں میں جس جس نے برہم کو جانا وہ برھم ہو گیا۔

جواب جیو ایک ہی ہے۔ یہ وچن الگ الگ انتہ کرنوں کے لحاظ سے ہیں۔ جہاں انتھ کرن کو چھوڑ کر ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں ایک جیو باد کا بیان ہے۔ مثلاً سب کھیشتروں (جسموں) میں مجھ کو کھشتر گیہ جان۔ پُرش اور پرکرتی کو انادی جان۔ جیو میری انش ہے۔ اس پر ذیل کی شرتیاں پرمان

شرتی ارتھ

(۱) یہ جگت (جیو) پہلے برہم روپ تھا

(۲) پھر اپنے آپ کو برہم جاننے لگا

(۳) برہم ہی سے سب کا ظہور ہوا

(۴) ایک دیو ہی سب پرانیوں میں پوشیدہ ہے

(۵) وہی جیو ہو کر اُس میں داخل ہے

(۶) بال کو سیدھا نوک سے چیر کر پھر اُس کا سو حصہ کر کر پھر ایک حصہ کا سو حصہ کر کر جو مقدار رہ جاتی ہے وہ موکش پانے والے ایک جیو کے برابر ہے۔

ان تمام شرتیوں سمرتیوں میں جیو ایک وچن ہی آتا ہے یعنے واحد۔ اور اُس سے ایک جیو باد ثابت ہے۔ شیشہ کے پرتی بنب اور انتہ کرن کے پرتی بنب کا بہت بڑا فرق ہے۔ شیشہ کے عکس میں کوئی گیان نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جڑھ کا عکس ہے اور انتھ کرن (دل) کے عکس میں خواہ وہ چیتن نہیں بھی۔ مگر گیان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ چیتن کا عکس ہے۔ جن کا مت پرتی بنب باد ہے۔ اُن کی رائے میں شیشہ میں مونہہ کا عکس نہیں جاتا اور نظر ہی ٹکر کھا کر الٹی کر مونہہ کو دیکھتی ہے اور جن کا مت آبھاس باد ہے۔ اُن کی رائے ہے۔ کہ شیشہ میں

مونہہ ہتھیا (جھوٹا) پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی دونوں کا فرق ہے۔ غرض دونوں متوں میں خواہ پرتی بنب مان کر جیو سچا کہا جاے خواہ آبھاس مان کر متھیا۔ جیو جڑ نہیں ہے۔

اب یہ ذکر ہے کہ جب تک یہ گیان نہیں ہوتا کہ میں اور بنب (ایشور) ایک ہوں تب تک انتھ کرن سے ملا ہوا انتھ کرن کے ہزاروں دکھوں کو انبھو (محسوس) کرتا ہے جیسا کہ پانی میں سورج کا عکس پانی کی حرکت سے حرکت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے شری بھگوان نے اس کا ناش کرنا مشکل کہا ہے۔ مطلب یہ کہ جب تک یہ گیان نہیں ہوتا کہ میں اور بنب ایک ہوں تب تک مایا کا ناش نہیں ہوتا۔ انتھ کرن سے ملکر جیو ہو کر جب انتھ کرن کے لگاؤ والی چیزوں کا حواسوں کے ذریعہ گیان ہوتا ہے۔ تب یہ جیو الپگیہ ہو جاتا ہے۔ یعنے اس کا گیان محدود ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ سمجھتا ہے کہ میں اُس شے کو جانتا اس کام کو کرتا اور یہ غذا کھاتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض پھر اُس کے لئے سینکڑوں طرح کے فکر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر یہ جیو بے شمار شکتیاں والے سب پھل کے دینوالے مایا کو طاقت دینے والے بھگتوں کی خاطر اوتار دھارنے والے سب کے گورو آنند روپ اپنے بنب کے آگے رادھنا کرے اور اپنے سب کرم ایشور ارپن کردے تو اُس کو سب پھل حاصل ہو جائیں۔ کیونکہ جو چیز بنب کو دیجاتی ہے وہ پرتی بنب میں آجاتی ہے۔ اس پربھاگوت کا پرمان ساتواں سکندھ پرہلاد کا وچن۔

شلوک

اگیانی شخص کو اپنے مان (عزت) کرانے کی ہرگز خواہش کرنی مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ خود ہی اپنے آنند سے آپ پورن ہے۔ جو شخص ایشور کا مان کرتا ہے۔ وہ مان اُس کو خود ہی مل جاتا ہے۔ جیسا کہ موہنہ کو تلک لگایا جاے تو پرتی بنب کو خود ہی لگ جاتا ہے۔

جب انسان ایشور بھگتی کرنا شروع کرتا ہے تب اِس کے انتھ کرن میں کوئی پاپ جس سے گیان نہیں ہوتا نہیں رہتا۔ اور جن پنوں سے گیان ہوتا ہے

اُن کا ظہور ہو جاتا ہے - اور وہ آہنگ برہم آسمی" یعنے میں برہم ہوں یہ برتی (تصور) پیدا ہو جاتی ہے - غرض اُس کا انتھ کرن ایسا نرمل صاف ہو جاتا ہے کہ اُس میں سم دم وغیرہ سادھن بھی پائے جاتے ہیں اور شروَن منن ندھیاسن بھی اور سب کرموں کا تیاگ بھی سم یعنے من روکنا اور دم یعنے اندریاں روکنا - ایسے نرمل انتھ کرن میں برھماکار (برہم کا روپ) برتی مانند صاف شیشہ کے پیدا ہو جاتی ہے اور اُس میں چیتن کے پرکاش سے فوراً ہی اودیا اور اُس کے فعلی کا اور برتی کا اس طرح ناش ہو جاتا ہے - جیسا روشنی سے اندھیرے کا - برہم گیان سے مایا کا ناش ہوتا ہے اِس میں شرتیاں پرمان

شرتی ارتھ

(۱) آتما کا دھیان کرے

(۲) آتما کو جانکر آتما ہی میں بدھی لگائے

(۳) آتما کا جاننا ہی موت سے بچنے کا اوپائے ہے -

جیسے اِن شرتیوں کا قول ہے - ویسے ہی شری بھگوان نے کہا ہے کہ مجھ کو جانکر ہی مایا کا ناش ہوتا ہے - مطلب یہ کہ جو مجھ سب اوپادھیوں سے رہت چیتن آکھنڈ آنند روپ کو تتوسی بھاوا کوں سے ساکھشات کار کر لیتے ہیں - وہ اس مایا کا جو مشکل سے ہٹنے اور تمام مصیبتوں میں ڈالنے والی ہے - بغیر کوشش ہی ناش کر دیتے ہیں - اِس میں شرتی پرمان -

شرتی ارتھ

تت جاننے والے کا دیوتا بھی بگاڑ نہیں کر سکتے - کیونکہ آتما سب کا اپنا آپ ہے -

ایسے لوگ جب مایا کا ناش ہو جاتا ہے - ست چت آنند روپ ہو جاتے ہیں -

اعتراض شلوک میں یہ وچن کہ میری شرن آنے والے میری مایا کا ناش کرتے ہیں فقرہ جمع کا ہے اور آتما ایک ہے پھر اس طرح سے کیوں کہا گیا -

جواب بلحاظ جسم اور حواسوں کے کیونکہ سب کو اسی میں آتما کا مغالطہ رہتا ہے

اعتراض میری شرن آکر یعنے مجھ کو پراپت ہو کر مایا کا ناش ہوتا ہے - درشن

کر کر ناش ہونا نہیں کہا۔ اِس لئے اس پراپت سے کیا مراد ہے
جواب پراپت میرے دھیان سے مراد ہے یعنے جو شخص مجھ باسدیو کا جو تمام خوبصورتی کا لب لباب تمام شکتیوں کا مجموعہ نئے بادل کی شوبھا کو مات کرنے والا برھما کی سرشٹی میں سب سے زیادہ خوبصورت ہوں دھیان لگائے ہوئے پریم کے سمندر میں مگن رہتا ہے اُس پر کبھی مایا کی خرابیاں اثر نہیں کرتیں۔ بلکہ مایا اُس سے اس طرح بھاگ جاتی ہے جیسے تپسوی کرودھ ہی سے بیسوا طوائف پس مایا سے بچنے کا طریقہ فقط ایشور کا دھیان ہے۔ یہی شری بھگوان کا مطلب ہے اور یہی ہزاروں شرتیوں سمرتیوں سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

تمہید ۱۵

اگر مہاراج بلا آپ کی شرن پڑے مایا کا ناش نہیں ہوتا تو پھر سبھی لوگ آپ کی شرن کیوں نہیں آتے۔ شری بھگوان نے فرمایا پاپیوں کی وجہ سے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

न मां दुष्कृतिनो मूढाः प्रपद्यन्ते नराधमाः ।
माययापहृतज्ञाना आसुरं भावमाश्रिताः ॥ १५ ॥

(۱۵) پاپی بے وقوف کھوٹے جن کا مایا سے گیان جاتا رہا اسری حالت کو پائے ہوئے میری شرن نہیں آتے۔

شرح - پاپی۔ نیچ - بدچلن - نرک میں جانے والے جو یہ نہیں جانتے۔ کہ اس کام کا نتیجہ نیک ہوگا یا بد جو کام کرتے ہیں اس کا نتیجہ خراب ہی ہوتا ہے

اعتراض - مہاراج اِس کا کیا سبب کہ اُن کو شاستروں سے بھلے بُرے کا گیان نہیں ہوتا۔

جواب - اُن کا گیان مایا کے سبب جاتا رہتا ہے اور جسم اور حواسوں کو ہی مغالطے سے آتما سمجھ لیتے ہیں۔ اور کام کرودھ وغیرہ جتنے آسری دھرم ہیں۔ جن کا تیسرے حصہ میں ورنن ہوگا۔ اُن کو اختیار رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے نہ مجھے بھجتے ہیں نہ مجھ کو پہنچنے کے لائق رہتے ہیں۔ یہ اُن کی بدنصیبی

ہے۔ یہ ایشور کے وچن کا تات پرج۔

تمہید

وہ لوگ جن کے دلوں میں سوائے نیک کاموں کے بُرائی کا کبھی خیال نہیں آتا۔ بباعث نیکیوں (پنوں) کی کمی بیشی کے چار طرح کے ہیں۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ।
आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥ १६ ॥

(۱۶) اے بھرت بنش میں سریشٹھ چار طرح کے انسان میرا بھجن کرتے ہیں۔ دکھی جگیاسو دھن کی کامنا والے اور گیانی۔

شرح۔ پچھلے جنم کی بھلائیوں (پنوں) کی وجہ سے جن کا پیدا ہونا آفرین کہنا چاہئے۔ میرا بھجن کرنے والے انسان چار طرح کے ہیں۔ تین طرح کی خواہش سے بھجن کرنے والے اور ایک طرح کے بلا خواہش کرنے والے۔ خواہشمندوں میں ایک دشمن کے خوف یا بیماری کے خطرہ یا اور مصیبت کے ڈر سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ جیسا کہ برج باسیوں نے اندر کے غصہ سے اور راجاؤں نے جراسندھ کے ڈر سے اور دروپدا نے بوقت ننگن (برہنہ) ہونے کے۔ اور ہاتھی نے بوقت گراہ کے پکڑنے کے مجھے دھیایا۔ اور دوسرے گیان کے خواہشمندوں (جگیاسوں) نے۔ جیسا کہ راجہ مچکند اور راجہ جنک نے اور بوقت یادوؤں کے ناش کے اودھو نے۔ اور تیسرے دولت کے خواہشمندوں نے جو دو طرح کے ہیں۔ ایک جن کو یہاں کی خواہش ہے۔ جیسا کہ سُگر۔ وبھیکشن اور اُوپ منیو اور دوسرے جن کو پرلوگ (عاقبت) کی خواہش ہے۔ جیسا کہ دھرو۔ اِس طرح یہ تینوں طرح کے بھگت میرا بھجن کرنے والے مایا سے ترجاتے ہیں۔ اِن میں فرق صرف یہ ہے۔ کہ جو ان میں جگیاسو گیان کے خواہشمند ہیں۔ وہ گیان حاصل کر کر مایا کا ناش کرتے ہیں۔ اور جو دوسرے ہیں وہ جگیاسو ہو کر پھر گیان حاصل کر کر دکھی جگیاسو دھن کی کامنا والے تین طرح کے بھگتوں میں جگیاسو کا ذکر درمیان میں ہے اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ جو دُکھ سے بھگتی کرتے ہیں وہ بھی آخر کو جگیاسو ہو جاتے ہیں اور جو دھن کی کامنا سے کرتے ہیں وہ بھی جگیاسو

ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ جگیاسو سنسار کی طرف سے دکھی رہتا ہے۔ اور گیان روپ دھن کی خواہش رکھتا ہے۔ اور چوتھے نسکام یعنے بلاخواہش بھگت کا ذکر ہے۔ جو مایا سے پرے ہے۔ اور کسی قسم کی خواہش نہیں رکھتا ہے۔ یعنے گیانی ہے مطلب یہ کہ جو بلاخواہش پریم سے بھگتی کرتا ہے وہ گیانی رہی ہے۔ اِس لئے اے بھرت بنش میں سریشٹھ تو گیانی کے درجہ میں ہے یا جگیاسو کے درجہ میں یہ سمجھ نہ کر کہ کس درجہ میں ہوں۔ سنکادک نارد پرہلاد راجہ پرتھو اور سکھدیو جی اِن سب کا درجہ نسکام بھگتی کا ہے۔ اور گوپیاں اور اکرور اور راجہ یدھشٹر وغیرہ کا خالص نسکام پریم بھگتی کا۔ اور کنس اور شِشپال وغیرہ اگرچہ ایشور کا ہر وقت سمرن رکھتے تھے۔ مگر بھگت نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ اُن میں ایشور کا پریم نہیں تھا۔ سمرن کرنا فقط ڈر۔ یا دشمنی کی وجہ سے تھا۔ بھگتی فقط ایشور پریم کا نام ہے اور اُس کی مفصل شرح یعنے بھگتی کا روپ اور اُس کا سادھن اور درجہ اور یہ کہ کون کون بھگت کس کس درجہ میں ہوا۔ بھگتی رسائن میں کی گئی ہے۔ اِس لئے یہاں اُس کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

تمہید ۱۷

چاروں طرح کی بھگتی بڑے پنوں کا نتیجہ ہے۔ مگر جو ان میں نسکام بھگتی ہے وہ بہت بڑے پنوں کا پھل ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک

तेषां ज्ञानी नित्ययुक्त एकभक्तिर्विशिष्यते ।
प्रियो हि ज्ञानिनोऽत्यर्थमहं स च मम प्रियः ॥ १७ ॥

(۱۷) ان میں گیانی جو کہ سدا یُکت ہے۔ ایک کی بھگتی رکھتا ہے وہ سب سے سریشٹھ ہے۔ میں گیانی کو بہت پیارا ہوں۔ اور وہ مجھ کو بہت پیارا ہے۔

شرح۔ چار طرح کے بھگتوں میں گیانی جو کہ بلاخواہش رہتا ہے سب سے اوتم ہے اور سدا یُکت رہتا ہے۔ یعنے ہمیشہ اُس پرماتما میں لگا رہتا ہے۔ جو جیو سے جدا نہیں ہے اور ایک کی بھگتی رکھتا ہے۔ یعنے سوائے پرماتما کے کسی شے

کی محبت نہیں رکھتا - اِس لیئے میں جو کہ جیو سے جدا نہیں ہوں گیانی کو بہت پیارا ہوں - اور گیانی مجھ کو بہت پیارا ہے - آتما کا بہت پیارا ہونا شرتیوں کے حوالہ سے بھی ثابت ہے - اور عام لوگوں کی رائے سے بھی -

تمہید ۱۸

ارجن نے کہا مہاراج کیا باقی تین طرح کے بھگت آپ کو پیارے نہیں - سری بھگوان نے فرمایا پیارے تو ہیں - مگر گیانی اُن میں بہت پیارا ہے - اس پر ذیل کا شلوک

उदाराः सर्व एवैते ज्ञानी त्वात्मैव मे मतम् ।
आस्थितः स हि युक्तात्मा मामेवानुत्तमां गतिम् ॥१८॥

(۱۸) یہ میرے بھگت سب ہی اچھے ہیں - پر گیانی تو میرا آتما ہی ہے - کیونکہ وہ مجھ میں جو سب کی سریشٹھ گتی ہوں - قائم رہتا ہے -

شرح - یہ کامنا رکھنے والے میرے تین طرح کے بھگت سب ہی اچھے ہیں - کیونکہ میری بھگتی بغیر پچھلے جنم کے پنوں کے ہو نہیں سکتی دکھی جگیاسو اور دھن کی کامنا والوں میں بعض لوگ اور دیوتاؤں کے بھگت بھی دیکھے جاتے ہیں اِس لیئے جو میرے بھگت ہیں - وہ خواہ گیانی ہوں خواہ اگیانی مجھ کو پیارے ہیں - نہ پیارے کبھی نہیں ہو سکتے - فرق صرف یہ ہے - جیسی جس کی بھگتی مجھ میں ہوتی ہے - ویسی ہی میری اُس میں ہوتی ہے - اور یہ نسبت کامنا والے کے جو ان میں بلا کامنا بھگت ہے اُس کی پریتی مجھ میں بہت زیادہ ہے - کیونکہ کامنا والے یعنے خواہشمند کے دل میں جس شے کی خواہش ہوتی ہے - اُس میں بھی اُس کی محبت ہوتی ہے اور مجھ میں بھی ہوتی ہے اور جس کو کوئی کامنا نہیں ہوتی - اُس کی فقط مجھ سے محبت ہوتی ہے - اِس لیئے اُس کی مجھ میں اور میری اُس میں محبت ہوتی ہے - اور اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر کرت گھن یعنے اُس کی کی ہوئی محبت کے ضائع کرنے کا الزام آجائے - اس لیئے گیانی کی نسبت شلوک میں آتما پیارا اپدیش کیا گیا ہے اور اس آتما پیارا سے ہی ظاہر ہے کہ گیانی بھگت اتی پیارا اور دوسرا

بھگت پیارا ہے۔ اس پر مثال کے طور پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

جو شخص کرم کا مدعا جانکر شردھا اور اوپاشنا سے کرم کرتا ہے
وہ کرم بہت ہی طاقتور ہو جاتا ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کرم کا مدعا جانے شردھا اور اوپاشنا سے کیا ہوا کرم طاقتور تو ہے۔ مگر بہت طاقتور نہیں۔ اسی طرح بہت پیارا کہنے کا بھی یہی مطلب ہے کہ تینوں طرح کے بھگت پیارے تو ہیں مگر بہت پیارے نہیں۔ اور یہ کہ جو جیسا مجھے بھجتا ہے۔ ویسا ہی میں اُس کو بھجتا ہوں اُس کو پہلے بھی کہا گیا ہے۔ غرض گیانی مجھے اپنا آتما جانتا ہے۔ غیر نہیں سمجھتا۔ اِس لئے میں اور گیانی ایک ہی ہیں۔ یہ یقیناً بات ہے۔ اور جو بھگت خواہش رکھنے والے ہیں۔ وہ مجھے الگ جانتے ہیں۔ خواہش نہ رکھنے والے الگ نہیں جانتے۔ اِس لئے جو بھگت بلا خواہش ہے۔ وہ اُن میں سریشٹھ ہے۔ اور سدا مجھ میں لگا رہتا ہے۔ اور مجھ آنند روپ بھگوان کو اپنا آپ جانکر مجھ میں قائم رہتا ہے مجھ سے غیر اور کچھ نہیں جانتا۔

تمہید ۱۹

گیانی کی تعریف میں ذیل کا شلوک

बहूनां जन्मनामन्ते ज्ञानवान् मां प्रपद्यते ।
वासुदेवः सर्वमिति स महात्मा सुदुर्लभः ॥ १९ ॥

(۱۹) بہت جنموں کے بعد اِس گیان کو پاکر کہ سارے واسدیو ہی ہے۔ گیانی مجھ کو پہونچتا ہے۔ ایسا گیانی مہاتما ہے۔ اور اُس کا ہونا مشکل ہے

شرح۔ نیک کام کرتے کرتے بہت جنموں کے بعد جب بہت بڑا پن بڑھ جاتا ہے۔ اور وقت بھی وہ آجاتا ہے جس کے بعد پھر جنم نہیں ہوتا تو اس گیان کو پاکر کہ سارے واسدیو ہی ہے۔ انسان مجھ پرم پریم کے سہارے کو پہنچ جاتا ہے

ایسا مہاتما انتھ کرن کا صاف جیون مکت - میرا بھگت سب سے سریشٹھ ہے مطلب یہ کہ اُس سے بڑھ کر تو کیا اس کے برابر بھی کوئی نہیں - ہزاروں انسانوں میں ایسا مشکل سے ہونے والا مجھ کو بہت پیارا ہے

تمہید ۲۰

گیانی بھگت کے متعلق کہ وہ سب سے اوتم ہے ذکر ہو چکا ہے - اب باقی تین طرح کے بھگتوں کی نسبت جو بلحاظ خواہشوں کے اور ایشور کو الگ جاننے کے بھگتوں جیسے ہیں - اور بوجہ میری بھگتی کے اُن سے سریشٹھ ہیں - ادھیائے کے آخیر تک ورنن ہوگا - دیوتاؤں اور میرے بھگتوں میں بوجہ اُن کی کوشش اور خواہش اور بھید گیان کے یعنے ایشور کو جاننے کے کوئی فرق نہیں ہے - بلکہ جو میری بھگتی کرتے ہیں وہ رفتہ رفتہ موکھش ہو جاتے ہیں اور جو دیوتاؤں کی کرتے ہیں - وہ بار بار پیدا ہوتے اور مرتے ہیں - اِس لئے دکھی جگیاسو یا دولت کا خواہشمند کوئی میری بھگتی کرے - اُس کی موکھش ضرور ہوگی - مگر دیوتا کے بھگت کی نہیں مجھ پرم کرپالو کا بھجن کرنا چھوڑ کر دیوتاؤں کی بھگتی کی وجہ فقط اُن کے پچھلے جنم کی نیچ باسنائیں ہیں - اِس پر ذیل کا شلوک -

कामैस्तैस्तैर्हृतज्ञानाः प्रपद्यन्तेऽन्यदेवताः ।
तं तं नियममास्थाय प्रकृत्या नियताः स्वया ॥२०॥

(۲۰) اُن اُن خواہشوں سے جن کا گیان جاتا رہا ہے - وہ اور دیوتا کو پہنچ جاتے ہیں - اور موافق اپنی پچھلی پرکرتی کے دیوتا پوجن کے نیموں کو پورا کرتے ہیں -

شرح - کسی کو موہ لینا یا بدن جوڑ دینا یا بس کر لینا یا دل اوچاٹ (اداس) کر دینا یا اپنی طرف کشش کرانا یا مار دینا وغیرہ وغیرہ جو نیچ خواہشیں ہیں - بھگوت سیوا کرنے والے کو ہرگز نہیں ہوتیں - اُن اُن خواہشوں سے جن کا گیان جاتا رہا ہے - یعنے ایشور سے بے پرواہ ہیں - وہ اُس دیوتا کو پہنچ جاتے ہیں - جس کا انجام اچھا نہیں - اور جیسی اُن کی پچھلی پرکرتی یعنے سبھاؤ ہے - اُس کے مطابق ہی جب

ہر گرمان نمسکار وغیرہ مشہور نیموں کو کرتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اِس طرح ان کے بھجن سے کوئی نیچ خواہش پوری ہو جاے اور دیوتاؤں میں بھی اُس اُس دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔جو مطابق اُن کی نیچ خواہشوں کے ہوتے ہیں۔

تمہید ۲۱

کیا مہاراج اور دیوتاؤں کو پوجتے ہوے اُن کی کرپا سے ایشور میں بھگتی نہیں ہوگی۔سری بھگوان نے فرمایا نہیں۔اس پر ذیل کا شلوک

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धयाऽर्चितुमिच्छति ।
तस्य तस्याऽचलां श्रद्धां तामेव विदधाम्यहम् ॥२१॥

(۲۱) جو جو شخص جس جس مورتی کا بھگت ہو کر شردھا سے اُس کی پوجا کرنا چاہتا ہے۔میں اُس کے لئے اُسی دیوتا کی شردھا بڑھا دیتا ہوں۔

شرح۔ خواہشمند انسان مطابق پچھلے جنموں کے بھگتوں میں جو جو جس مورتی کی پوجا کرنا چاہتا ہے۔میں اُسی مورتی میں اس کی شردھا بڑھا دیتا ہوں۔یہ نہیں ہوتا کہ اُس سے ہٹا کر میں اپنے میں لگاؤں

स तया श्रद्धया युक्तस्तस्याराधनमीहते ।
लभते च ततः कामान् मयैव विहितान् हितान् ॥२२॥

(۲۲) وہ شردھا سے یکت ہو کر اُسی دیوتا کا پوجن کرتا ہے اور اس پوجن سے میرے دیئے ہوے پھل کو پاتا ہے۔

شرح۔ کسی خواہش سے شردھا سے یکت ہو کر جو جس دیوتا کی پوجا کرتا ہے۔اس پوجا سے مطابق اُس کی خواہش کے میں سب کچھ جاننے والا انترجامی ہی اُس کا پھل (نتیجہ) دیدیتا ہوں۔مگر وہ پھل اس کے لئے مفید نہیں۔

تمہید ۲۳

خواہ اس وجہ سے کہ میں سب کی آتما ہوں دیوتا مجھ سے غیر نہیں ہیں

میرا ہی روپ اور میرا ہی جسم ہیں اور اُن کی پوجا میری ہی پوجا ہے۔ اور ہر ایک کام کا نتیجہ بھی مجھ سے ملتا ہے۔ پر تو بھی جو ساکھشات میرے بھگت ہیں اُن کو گیان سے موکھش ملتی ہے۔ اور جو دیوتاؤں کے بھگت ہیں اُن کو ناش ہونے والے نتائج۔ اِس پر ذیل کا شلوک

अन्तवत्तु फलं तेषां तद्भवत्यल्पमेधसाम् ।
देवान्देवयजो यान्ति मद्भक्ता यान्ति मामपि ॥ २३ ॥

(۲۳) کم عقل دیوتاؤں کے بھگتوں کا پھل ناش ہو جانے والا ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کے بھگت دیوتاؤں کو پاتے ہیں۔ اور میرے مجھ کو۔

شرح - کم عقل - دیوتاؤں کے بھگت جن کو کچھ تمیز نہیں جو نتیجہ دیوتاؤں کی پوجا سے حاصل کرتے ہیں۔ اُس نتیجہ کا دینے والا بھی خواہ میں ہی ہوں۔ پر تو بھی وہ پھل ناش ہو جاتا ہے اور ایسا نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ میرے بھگتوں کو ملتا ہے۔ کیونکہ اندر وغیرہ دیوتا جن کی وہ پوجا کرتے ہیں۔ وہ خود قائم نہیں رہتے۔ پس جو خواہش رکھنے والے تینوں طرح کے میرے بھگت ہوتے ہیں۔ پہلے اُس انجام کو حاصل کرتے ہیں۔ جو اُن کی خواہش کے مطابق ہوتا ہے۔ اور پھر بھگتی کر کر انتھ کرن کی صفائی سے موکھش۔ غرض بلحاظ خواہش کے جیسے میرے بھگت۔ ویسے دیوتاؤں کے مگر اُن کے انجام میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس لئے شری بھگوان کا یہ قول کہ میرے بھگت سب سے سریشٹ ہیں بہت ہی درست ہے۔

تمہید ۲۴

الغرض سمرن کا اس قدر مہاتم اور لوگ اُس سے بے پرواہ۔ اِس کا سبب کیا۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

अव्यक्तं व्यक्तिमापन्नं मन्यन्ते मामबुद्धयः ।
परं भावमजानन्तो ममाव्ययमनुत्तमम् ॥ २४ ॥

(۲۴) اگیانی مجھ اویکت کو نظر آنے والا مانتے ہیں اور میرے

نہ بدلنے والے اوتم روپ کو نہیں جانتے۔

شرح - بے وقوف مجھ اویکت کو یہ جانتے ہیں کہ یہ بسدیو کے گھر پیدا ہوا پانچ تتوں سے تجسیم کا ہے۔ اس سے پیشتر نہیں تھا۔ یا اویکت سے یہ مراد ہے کہ بے وقوف مجھ انسان وغیرہ شکلوں کو قبول کرنے اور سب اوتاروں کو دھارنے والے کو یہ نہیں جانتے کہ یہی سب کا کارن ہے یعنے نہ میرے سگن روپ کو جانتے ہیں۔ اور نہ نرگن روپ کو۔ مانند اور آدمیوں کے کام کرتا دیکھ کر منش سمجھتے ہیں۔ اس لئے مجھے چھوڑ کر اور دیوتا کو پوجتے ہیں۔ اس وجہ سے اُن کی پوجا کا جو انجام ہوتا ہے وہ ناش ہو جاتا ہے اور یہ کہ مورکھ مجھ کو منش جان کر آدر نہیں کرتے اس کو آگے بھی کہا جائیگا۔

تمہید ۲۵

ارجن نے کہا مہاراج میں آپ کے روپ اور لیلا کو دیکھ کر تعجب کرتا ہوں کہ لوگ آپ کو جیو کیونکر سمجھتے ہیں۔ جنم لیتے ہی آپ نے بسدیو اور دیوکی کو وہ روپ دکھادیا تھا۔ جس کا لوگ جن دھیان کرتے ہیں اور بیکنٹھ (بہشت) کے رہنے کا ہے۔ اور اس وقت بھی جو شکل دھاری ہوئی ہے۔ اُس میں لکشمی کا نشان کوستبھ منی بن مالا سر پہ مکٹ کانوں میں کنڈل ہاتھوں میں سنکھ کمل موہنی کی گدا اور چکر ہے۔ اور گھمر کی سلری ہے اور دبھوتی (سامان) بھی جو راجاؤں کے پاس اور اندر لوگ میں ہوتی ہے۔ سب موجود ہے اور دیوتا اور دولت سب پر فتح ہے اور جو جو لیلا کی گئی ہیں وہ ایسی ہیں کہ اُن کو اور کوئی کر نہیں سکتا اور یہ آپ کا اوتار بھی لوگوں کے کلیان کے لئے سب اوتاروں میں بڑا ہے۔ خوبصورتی بھی حد درجہ کی ہے یعنے برھما کی سرشٹی میں اور کوئی ایسا سندر نہیں ہے بال لیلا کے جو کام تھے وہ ایسے تھے کہ برھما بھی بھول گیا۔ اے پربھو اے شام سندر اے سورج کی سی کرنوں کے چمکیلے کپڑوں والے آپ کی مثال کسی سے دی نہیں جاتی۔ کلپ برکھش جب اکھاڑا تو اندر سے لڑائی کر کر اندر کو جیت لیا۔ اور جب دیوتا اور دیتوں کا یدھ ہوا تو بھوماسر کو جیت لیا۔ اور اس کی دبھوتی کو چھین لیا اور جب باناسر سے لڑائی ہوئی تو شوجی کو جیت لیا اور بخشش ایسی کین کہ سدامان وغیرہ غریبوں کو مالا مال کر دیا۔ اے سولہ ہزار روپ کے دھارنے والے۔ آپ کے گن اور مہان کا کچھ شمار نہیں۔ نارو مارکنڈے سبھی آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ اس حالت

میں آپ کو جیو سمجھنے کی کیا وجہ-اس پر ذیل کا شلوک

नाहं प्रकाशः सर्वस्य योगमायासमावृतः ।
मूढोऽयं नाभिजानाति लोको मामजमव्ययम् ॥ २५॥

(۲۵) میں اپنی یوگ مایا سے ڈھکا ہوا سب پر ظاہر نہیں ہوتا۔
بے وقوف مجھ نہ پیدا ہونے نہ ناش ہونے والے کو نہیں جانتے۔

شرح- میرا اصلی روپ سوائے میرے کسی کسی بھگت کے سب پر ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ میں اُس مایا سے ڈھکا ہوا ہوں- جس میں میرے ارادے (سنکلپ) کا دخل ہے- وہ ارادہ یہ ہے- کہ کوئی شخص بھی جب تک میری بھگتی نہ کرے مجھے نہیں جان سکیگا- اِس لئے ایسی مایا کے سبب خواہ گیان کے سادھن ہوں بھی تو بھی گیان نہیں ہوتا- ماسوائے میرے چار طرح کے بھگتوں کے جو بے وقوف مجھ کو نہیں جانتے- اور مایا کے سبب گیان سے بے بہرہ ہیں- وہ گیان کے سادھن ہوتے بھی مجھ آنادی اننت ایشور کو نہیں جانتے بلکہ الٹا یہ سمجھ کر کہ یہ منش ہے اصلی گیان بھول جاتے ہیں گویا انہیں اور کا اور وہم ہو جاتا ہے- جیسا کہ رسی میں سانپ کا-

تمہید ۲۶

مایا میرے بس رہتی ہے- مجھ پر اُس کا کوئی اثر نہیں- اس پر ذیل کا شلوک

वेदाहं समतीतानि वर्तमानानि चार्जुन ।
भविष्याणि च भूतानि मां तु वेद न कश्चन ॥ २६॥

(۲۶) اے ارجن میں بھوت (گذشتہ) بھوشت (آیندہ) برتمان (حال) سب کو جانتا ہوں پر مجھ کو کوئی نہیں جانتا-

شرح- مجھے ہر ایک بات کا علم ہے- کسی وجہ سے میرا گیان رکا ہوا نہیں ہے جیووں کا گیان مایا نے بھولا رکھا ہے میں تمام چراچر (ساکن متحرک) سنسار کو جو بھوت بھوشت برتمان ہیں یعنے ماضی حال مستقبل میں ہوتا ہے جانتا ہوں اس وجہ سے میں بلاشبہ سب کچھ جاننے والا سب کا ایشور ہوں پر تو بھی مایکے سے

بھولا ہُوا جیو بنا میری بھگتی مجھ کو نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ ایسے بُہت لوگ ہیں جو مجھے نہ پہچان کر میرا بھجن نہیں کرتے۔

تمہید ۲۷

انسان دو وجہ سے مجھے نہیں جانتا ایک اس وجہ سے کہ یوگ مایا سے ڈھکا ہُوا ہے اور دوسرا اس وجہ سے کہ جسم اور حواسوں کو آتما مانتا ہے اور لذات کی طرف مائل رہتا ہے۔ پہلی وجہ بیان کی گئی ہے۔ اور دوسری بیان کرنے والی ہے۔ اِس کے اظہار کے لئے ذیل کا شلوک۔

इच्छाद्वेषसमुत्थेन द्वन्द्वमोहेन भारत ।
सर्वभूतानि संमोहं सर्गे यान्ति परंतप ॥ २७ ॥

(۲۷) اے بھارت اے دشمنوں کو دُکھ دینے والے خواہش اور دویش سے جو دوندوں میں موہ پیدا ہوتا ہے اُس سے سب لوگ پیدائش سے ہی بھول جاتے ہیں۔

شرح۔ اِن چیزوں کے ملنے سے جن میں خواہش (اُلفت) اور دویش (نفرت) ہوتی ہے اور دوندوں (دو دو) میں موہ پیدا ہوتا ہے یعنے سردی گرمی وغیرہ سے دُکھ ہوتا ہے اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں سکھی اور دُکھی ہوں۔ سب لوگ پیدائش سے ہی بھول جاتے ہیں۔ اور کچھ طاقت بیبک (تمیز) کی نہیں رکھتے۔ بھاوت کہ کر ارجن کے خاندان کی تعریف کی اور پرم تپ کہکر [illegible] ت کی مطلب یہ کہ ارجن پر دوند اور موہ کوئی دشمن غالب نہیں آسکتا۔ [illegible] دوندوں کا نام ہے مثلاً سردی گرمی۔ بھوک پیاس دُکھ۔ سکھ وغیرہ وغیرہ اور موہ [illegible]

بھاؤ ارتھ

کوئی شخص بھی خواہش اور دویش سے بچا ہُوا نہیں ہے۔ اِس لئے ان دونوں کی خرابی سے آتما کا گیان نہ ہونا تو کیا باہر کی چیزوں کا ہی گیان نہیں ہوتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ انسان مجھے نہ پہچان کر مجھ بھجن کرنے لائق کا بھجن نہیں کرتے۔

تمہید ۲۸

ارجن نے کہا اگر مہاراج پیدائش سے ہی انسان بھول جاتا ہے تو پھر آپ کے چار طرح کے بھگت کس طرح ہو سکتے ہیں۔ شری بھگوان نے فرمایا یہ ذکر اُن لوگوں کا ہے جو پاپی ہوتے ہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

येषां त्वंतगतं पापं जनानां पुण्यकर्मणाम् ।
ते द्वंद्वमोहनिर्मुक्ता भजंते मां दृढव्रताः ॥ २८ ॥

(۲۸) جن لوگوں کا پُن کر کر پاپ ختم ہو جاتا ہے۔ وہ دوند اور موہ سے چھوٹ جاتے ہیں اور خوب یقین سے میرا سمرن کرتے ہیں۔

شرح:۔ پچھلے جنموں کے اکٹھے پُنوں کے سبب جن لوگوں کا راگ دویش سبھاوگ ہی ہٹ جاتا ہے۔ اور اواگون کا چکر (دور تناسخ) بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اور خیال بھی ایشور سے نہیں بدلتا۔ وہ تمام چیزوں کا سہارا چھوڑ کر خوب یقین سے میرا سمرن کرتے ہیں۔ اور یہ ذکر کہ پُن کاری لوگ میرے چار طرح کے بھگت ہیں پیچھے بھی کہا گیا ہے اِس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو انتھ کرن کی صفائی کے لئے پُن کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تمہید ۲۹

آٹھویں ادھیائے میں ارجن کے جن سوالوں پر سارے ادھیائے کا وستار (مفصل) ہے اُن سوالوں کا سبب پیدا کرنے کے لئے ذیل کے شلوک۔

जरामरणमोक्षाय मामाश्रित्य यतंति ये ।
ते ब्रह्म तद्विदुः कृत्स्नमध्यात्मं कर्म चाऽखिलम् ॥२९॥

(۲۹) جو بڑھاپا اور موت کے دور کرنے کے لئے میرا آشرا لیکر کوشش کرتے ہیں۔ وہ برہم اور ادھیاتم اور کرموں کو جانتے ہیں۔

شرح۔ جو دنیا سے دل اُٹھا کر بڑھاپا موت وغیرہ بے شمار تکلیفوں سے بچنے کے لئے میرا آشرا لئے ہوئے میرے ارپن نسکام (بلاخواہش) کرم کرتے ہیں۔ اُن

کا انتھ کرن صاف ہو جاتا ہے - اور اس سے وہ مجھ مایا کے آدھار جگت کے کارن تت پد (ایشور) کے لکھش نرگن برھم کو جان لیتے ہیں - اور ایسا ہی ادھیاتم یعنے توم پد کے لکھش جیو آتما کو - اور اسی طرح گورو کے ذریعہ شرون منن ندھیاسن ان کرموں کو جن سے برھم اور ادھیاتم دونوں کا گیان ہوتا ہے

साधिभूताधिदैवं मां साधियज्ञं च ये विदुः ।
प्रयाणकालेऽपि च मां ते विदुर्युक्तचेतसः ॥ ३० ॥

(۳۰) جو مجھ ادھی بھوت اور ادھی دیو اور ادھی یگ کو جانتے ہیں وہ مرتے وقت بھی یکت چت ہو کر مجھ کو جانتے ہیں -

شرح - مرنے کے وقت جبکہ انسان کے حواس قائم نہیں رہتے - تو ایسے شخص کی نسبت یہ اعتراض نہیں آسکتا کہ وہ ایشور کو بھول جائیگا - کیونکہ جو مجھ کو ادھی بھوت (عنصر) اور ادھی دیو (جیو) سے ملا ہوا ادھی یگ (پرماتما) روپ جانتے ہیں - اُن کو بباعث ٹھہرے ہوئے چت کے اور پہلے سنسکاروں کے میری کرپا سے بے حواس ہونے پر بھی بغیر کوشش ہی میرا گیان نہیں بھولتا - اور اُن کا خیال میری طرف ہی لگا رہتا ہے - اور میری بھگتی کے سبب کلیان ہو جاتا ہے - یہاں ادھی بھوت اور ادھی دیو - اور ادھی یگ کے معنے بیان کرنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ آٹھویں ادھیائے میں اُن کی مفصل شرح کی جائیگی -

ادھیائے کا خلاصہ

جو لوگ اوتم (اعلےٰ) ادھکاری ہیں اُن کے لئے جاننے لائق برھم کا ورنن ہوا ہے - اور جو متوسط درجہ کے ہیں اُن کے لئے دھیان کرنے قابل برھم کا ایسا برھم تت پد کا داچ ارتھ بھی ہے اور لکھش ارتھ بھی یعنے اوپادھی سے ملا ہوا بھی اور اوپادھی سے رہت بھی -

اِتی سری مدھی سودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا گیان یوگ نام ساتواں ادھیائے سماپت ہوا

ॐ तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे ज्ञानविज्ञानयोगो नाम सप्तमोऽध्यायः ॥ ७ ॥

اَدھیائے آٹھواں

ساتویں ادھیائے کے آخیر میں مختصراً سات باتیں بیان کی گئی ہیں برھم ادھیاتم - کرم ادھی بھوت - ادھی دیو - ادھی یگ اور مرنے کے وقت ایشور کا سمرن ان کی شرح جاننے کے قابل ہے اس لئے ان کو مفصل کہنے کے لئے آٹھویں ادھیائے کا آرمبھ انہیں باتوں کے متعلق ذیل کے شلوک ہیں -

अर्जुन उवाच ॥ किं तद्ब्रह्म किमध्यात्मं किं कर्म पुरुषोत्तम। अधिभूतं च किं प्रोक्तमधिदैवं किमुच्यते ॥१॥
अधियज्ञः कथं कोऽत्र देहेऽस्मिन्मधुसूदन।
प्रयाणकाले च कथं ज्ञेयोऽसि नियतात्मभिः ॥ २ ॥

(۱) ارجن نے پوچھا اے پرشوتم برھم کیا ہے - ادھیاتم کیا ہے کرم کیا ہے - اور کیا آدھی بھوت - اور کیا ادھی دیو ہے -

(۲) اور اے مدھوسودن ادھی یگ کون ہے - اور کیسے اس جسم میں رہتا ہے اور اخیر وقت تجھ کو من میں قائم رکھنے والے کیونکر جانتے ہیں -

شرح - مہاراج برھم جو جاننے قابل ہے کیا ہے یعنے مایا او پادھی والا یا اُس سے الگ اور ادھیاتم کیا ہے یعنے جسم میں رہنے والی اندریاں یا جیتن - ادھیاتم بمعنے جسم میں رہنیوالا اور کرم کیا ہے یعنے فقط یگ کا کرنا یا ہر طرح کا کام - شرتی میں کرم یگ کا نام بھی ہے اور ہر ایک کام کا بھی - اس پر شرتی پرمان -

شرتی ارتھ

بُدھی سے یگ بھی کیا جاتا ہے اور باقی ہر طرح کا کام بھی

اس طرح پوچھتے ہوے ارجن نے کہا مہاراج میں آپ کے برابر سمجھ نہیں رکھتا کیونکہ آپ پرشوتم ہیں یعنے پرشوں میں اوتم اور سربگیہ ہیں - یعنے سب کچھ جاننے والے - اور اسی طرح مہاراج اور پوچھتا ہوں کہ ادھی بھوت کیا ہے -

ادھی بھوت یعنے بھوتوں کے سہارے رہنے والی شے۔ مطلب یہ کہ پرتھوی وغیرہ بھوتوں کے سہارے رہنے والا کیا سارا جگت ادھی بھوت ہے یا اُس کا کوئی حصہ اور ادھی دیو کیا ہے۔ ادھی دیو یعنے دیوتا کا دھیان۔ اِس لئے کیا کسی خاص دیوتا کے دھیان سے مراد ہے یا دیوتاؤں میں ویاپک چیتن کے دھیان سے اور ادھی یگ کیا ہے یعنے یگ میں رہنے والے دیوتا سے مراد ہے۔ یا برھم سے اور اُس کا دھیان اُس کو الگ جانکر کیا جاتا ہے۔ یا اپنا روپ جانکر۔ اور وہ ادھی یگ اِس جسم کے اندر رہتا ہے یا جسم کے باہر۔ اور اگر اندر ہے تو بدھی وغیرہ ہے یا اُن سے الگ۔ یہانتک ادھی یگ کے متعلق ایک سوال ہے۔ اِس طرح کہکر ارجن بولا اے مدھوسودن یعنے مدھو راکھشس کے مارنے والے آپ کو میرے اس شبہ کا دور کرنا کچھ مشکل نہیں ہے اور مہاراج ایک اور سوال ہے۔ یعنے جب مرنے کا وقت آتا ہے اور حواس قائم نہیں رہتے تو اُس وقت حواسوں کا قائم رہنا اور آپ کا سمرن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس طرح ساتوں سوال کر کر ارجن کا مطلب یہ ہے اے سب کچھ جاننے والے پرم کرپالو میں آپ کی شرن آیا ہوں کرپا کر کے اِن سب کا جواب دیجئے۔

تمہید ۳

ذیل کے شلوکوں میں اِس کا جواب

श्रीभगवानुवाच ॥ अक्षरं ब्रह्म परमं स्वभावोऽध्यात्म-
मुच्यते । भूतभावोद्भवकरो विसर्गः कर्मसंज्ञितः ॥ ३ ॥

(۳) شری بھگوان نے کہا

برھم پرم اکشر ہے۔ سبھاو ادھیاتم ہے اور جس یاگ سے
بھوتوں کی پیدائش اور پرورش ہوتی ہے۔ وہ کرم ہے۔

شرح۔ جس سلسلہ سے سوال کئے گئے ہیں اُسی سلسلہ سے نمبروار اِن کا جواب دیا گیا ہے۔ اس شلوک میں تین سوالوں کا جواب ہے۔ اور اس کے بعد دو تین کا اور پھر ایک کا۔

شری بھگوان نے کہا برھم پرم اکھشر ہے۔ یعنے نہ اُس کی کوئی اوپادھی (علت غیر چیز) ہے۔ اور نہ ناش ہوتا ہے۔ اکھشر یعنے نہ ناش ہونے والا۔ اور شرتیاں بھی اس میں شرتیاں پرمان۔

شرتی ارتھ

(۱) یاگولک نے کہا اے گارگی تت جاننے والوں کے نزدیک برھم نہ استھول (موٹا) ہے اور نہ سوکھشم (لطیف)

(۲) چاند سورج سب اُسی کے زیر حکم گردش کرتے ہیں وہی سب کا دیکھنے والا ہے۔

(۳) اکاش بھی اُسی اکھشر میں اوت پوت ہے۔

ان شرتیوں کے مطابق جس کی یہ تعریف کی گئی ہے۔ کہ ابیاکرت سے آکاش تک سارا جگت جس میں اُوت پوت ہے۔ اور جسم اور حواس کا دیکھنے والا ہے اور تمام اوپادھیوں سے رہت ہے۔ وہی برھم ہے۔ اُسی کو پرم اکھشر کہا گیا ہے۔ پرم یعنے خود بخود روشن۔ اور پرمانند۔ اور یہ کہ سارا جگت اکھشر کے ادھار ہے یہ صفت بھی برھم کی ہے۔ اس پر ویاس سوتر پرمان۔

سوترارتھ

شرتی میں جو اکھشر پد دیا گیا ہے۔ اُس سے مراد برھم کی ہے کیونکہ آکاش تک سارا جگت سوائے برھم کے اور کسی میں نہیں رہ سکتا۔

اعتراض۔ اکھشر کے یہ معنے درست نہیں ہیں کہ جس کا کبھی (ناش) نہ ہو اُسے اکھشر کہا جاتا ہے۔ یعنے برھم۔ اکھشر فقط اونکار کا نام ہے۔ عام بول چال میں بھی اکھشر حرفوں کو کہا جاتا ہے اور جو بات عام مشہور ہوتی ہے اسی سے اُس کے اصلی معنے ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ یاگ میں رتھا کار نکھان کو کہا جاتا ہے۔ اگر لفظی معنوں کا لحاظ نہ ہو تو پھر جو رتھ کو بنائے وہی رتھا کار ہو سکتا ہے۔ مگر ایسا نہیں جو قوم کا نکھان ہوتا ہے۔ وہی یاگ میں رتھا کار سمجھا جاتا ہے۔

جواب۔ اکھشر اونکار نہیں ہے۔ برھم ہے۔ شرتی میں چاند سورج کی گردش

اکھشر کے حکم میں بیان کی گئی ہے۔ اگر اکھشر اونکار حرف ہوتا۔ تو پھر شرتی میں اِس طرح بیان نہ ہوتا۔ رتھاکار کے معنے سوائے نگھان کے اور کوئی نہیں ہو سکتے کیونکہ اور کوئی دلیل نہیں ملتی۔ شرتی میں اکاش پد بھی چد اکاش برھم کا نام ہے۔ اور اس کی مفصل تشریح گرنتھ شاریرک بھاشیہ میں کی گئی ہے۔ یہانتک ایک سوال کا کہ برھم کیا ہے۔ جواب دیا گیا ہے

اور سبھاؤ ادھیاتم ہے۔ یہ دوسرے سوال کا جواب ہے۔ یعنے جو چیتن روپی جیو اکھشر برھم کی ذات ہے اور جسم کے اندر رہتا ہے۔ وہ ادھیاتم ہے۔ اندریاں وغیرہ نہیں ہے۔

اور یگ دان ہوم جن سے بھوتوں کی پیدائش ہوتی ہے وہ کرم ہے یہ تیسرے سوال کا جواب ہے۔ یاگ اُس شے کو کہا جاتا ہے جو کسی دیوتا کے واسطے دیجاتی ہے اور دان اُس کو جس سے اپنا تعلق ہٹا کر دوسرے کا کر دیا جائے اور ہوم اس کو جبے سواہا کہکر آگ میں ڈالا جائے یگ دان ہوم تینوں سے بھوتوں کی پیدائش ہوتی ہے اِس پر منوجی کا وچن۔

شلوک ارتھ

(۱) جو آہوتی آگ میں ڈالی جاتی ہے وہ سورج کو پہنچ جاتی ہے۔ سورج سے بارش ہوتی ہے۔ بارش سے اناج (غلہ) اناج سے پرجا (رعایا)
(۲) آگ میں ڈالی ہوئی آھوتی اوپر کو جاتی ہے۔

تمہید ۴

اور تین سوالوں کا جواب

अधिभूतं क्षरो भावः पुरुषश्चाधिदैवतम् ।
अधियज्ञोऽहमेवात्र देहे देहभृतांवर ॥ ४ ॥

(۴) اے دیہ دھاریوں میں سریشٹھ ناش ہو جانے والی چیزیں۔ ادھی بھوت ہیں۔ اور پرش ادھی دیو ہے اور ادھی یگ اِس جسم میں رہنے والا میں ہوں۔

شرتی ارتھ

(۱) یہ جیو پہلے آتم روپ تھا اور پُرش جیسا۔

(۲) ہرن گربھ کو پُرش اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اُس کا
کوئی پاپ دنیا کے ظہور ہونے سے پیشتر نہیں رہا تھا۔

سمرتی ارتھ

(۱) برھما کو جو پہلا جیو ہے۔پرش کہا جاتا ہے۔

(۲) برھما ہی سب جیبوں کا آدی کرتا اور آدی جیو ہے

یہ پُرش کی تعریف ہے اور یہی سورج وغیرہ دیوتاؤں میں استھت ہو کر اندریوں کو طاقت دیتا ہے۔ اور اسی کو ادھی دیو کہا جاتا ہے اور ادھی یگ جو یگوں کا سہارا اور اُن کا پھل دینے والا ہے اور یہ خود ہی کہتا ہے کہ میں اِن کا کرتا ہوں وہ باسدیو بشن بھگوان میں ہی ہوں۔ مجھ سے غیر کوئی نہیں۔ مجھ کو ہی پار برھم جان اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

وشنو یگ روپ ہے

اِس وجہ سے یگ روپ اِس جسم میں رہنے والا میں ہی ہوں۔ اور میں ہی بشن ہوں نہ کہ بدی وغیرہ اِس سے ارجن کے اُس سوال کا بھی کہ ادہی یگ اس جسم کے اندر ہے یا باہر۔ اور بدھی ہے یا اُس سے الگ جواب دیا گیا ہے اور یہ کہ میں اِس جسم میں مقیم ہوں۔ جسم میں مقیم اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یگ جسم سے کیا جاتا ہے اِس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

پُرش ہی یگ روپ اور یگ کا کرتا ہے

ارجن کو دیہہ دھاریوں میں سریشٹھ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ ہر وقت شری بھگوان سے باتیں کرتا اور اُن کو سمجھتا ہے گویا اُس کا جنم دھن ہے اور جو کچھ کرنے کا فرض ہے۔ اُسے کر چکا ہے اِس طرح ارجن کا حوصلہ بڑھا کر یہ ظاہر کیا کہ میں ارجن پر بکمال مہربان ہوں

تمہید ۵
مہاراج جب موت کا وقت قریب آتا ہے تو انسان آپ کو کس طرح یاد رکھتا ہے۔ یہ ساتواں سوال ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک

अंतकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ।
यः प्रयाति स मद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः ॥ ५ ॥

(۵) جو اخیر وقت میرا سمرن کرتا ہوا جسم چھوڑتا ہے وہ بلا شُبہ میرے روپ کو پہنچ جاتا ہے۔

شرح۔ جو اخیر وقت مجھ ادھی یگ پرم اکھشر باسدیو بھگوان کے سگن یا نرگن روپ کے سمرن سے سنسکاروں کو قائم کرتا ہوا جسم چھوڑتا ہے۔ وہ خواہ بجواس ہی کیوں نہ ہو میرے نرگن روپ کو پہنچ جاتا ہے۔ سگن اور نرگن برھم کے اوپاشکوں میں فرق صرف یہ ہے۔ کہ جو سگن کا اوپاشک ہے وہ پہلے براستہ دیو جان برھم لوک کو جاتا ہے اور جب وہاں کے بھوگوں (لذات) کو بھوگ چکتا ہے تو پھر ہرن گربھ کی موکھش کے ساتھ موکھش ہو جاتا ہے اور جو نرگن کا اوپاشک ہے وہ جسم چھوڑتے ہی نرگن برھم کو پہنچ جاتا ہے۔ پہنچنا بھی صرف کہنے کا لفظ ہے۔ ورنہ وہ آتا جاتا کہیں نہیں۔ اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

جس کو تت (اصلیّت) کا گیان ہوتا ہے۔ اُس کے پران باہر نہیں جاتے اندر ہی لئے ہو جاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ اُس کا پران باہر نہیں جاتا۔ ساکھشات مجھ کو پہنچ جاتا ہے۔ اِس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

برھم ہوا ہوا برھم کو بھوگتا ہے۔

اور یہ کہ بلا شُبہ میرے روپ کو پہنچ جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو اُسے یہ شبہ ہوتا ہے۔ کہ آیا آتما جسم سے الگ ہے یا نہیں۔ اور نہ یہ کہ آخیر وقت

ایشور کے سمرن سے ایشور کو پائیگا۔یا نہیں۔جب آتما کا گیان ہوتا ہے۔تب کوئی شُبہ نہیں رہتا۔اِس پر شرتی کا پرمان

شرتی ارتھ

آتما کو جانکر کسی قسم کا شُبہ نہیں رہتا

اور یہ کہ میرا سمرن کرتا ہؤا جسم کو چھوڑتا ہے۔اِس سے ثابت ہے۔کہ آتما جسم سے الگ ہے اور یہ کہ مجھ کو پہنچ جاتا ہے۔اِس سے ایشور کے ساتھ یکتائی

تمہید ۶

فقط یہی نہیں کہ آخیر وقت جو ایشور کا سمرن کرے وہ ایشور کو پہنچتا ہے۔بلکہ یہ کہ جو جس کا دھیان کرتا ہے وہ اُسی کو پہنچ جاتا ہے۔اس پر ذیل کا شلوک

यं यं वापि स्मरन् भावं त्यजत्यंते कलेवरम् ।
तं तमेवैति कौंतेय सदा तद्भावभावितः ॥ ६ ॥

(۶) اے کُنتی کے بیٹے انسان جس جس شے کو یاد کرتا ہؤا اور اُس کے سنسکاروں کو پختہ کرتا ہؤا پرانوں کو چھوڑتا ہے۔وہ اُسی کو پا لیتا ہے۔

شرح۔ شری بھگوان فرماتے ہیں کہ یہ بات فقط اِس پر ہی موقوف نہیں کہ آخیر وقت میرا سمرن کرنے والا مجھ کو پہنچتا ہے۔بلکہ یہ کہ جو جس کا دھیان کرتا ہے وہ اُسی کو پہنچ جاتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ آخیر وقت کسی بات کے یاد کرنے کی کوشش نہیں ہو سکتی تو اُس کا یہ جواب دیا ہے کہ جو سنسکار (باسنائیں) اُس کے دل میں در تک بیٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔وہی اُس کے یاد کرانے کا کارن ہوتے ہیں۔

تمہید ۷

انسان کا وہ یقین ہی جو پچھلے سنسکاروں کے ابھیاس سے جم جاتا ہے اِس بے بس ہوئے ہوئے جیو کو دوسرے جنم میں ڈال دیتا ہے اِس حالت میں جیو کو کیا کرنا چاہئے۔اِس پر ذیل کا شلوک۔

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युध्य च ।
मय्यर्पितमनोबुद्धिर्मामेवैष्यस्यसंशयः ॥ ७ ॥

(۷) لڑائی بھی لڑ اور ہر وقت میرا سمرن کر۔ مجھ میں من اور بدھی لگاتا ہوا بلاشبہ تو مجھ کو پہنچ جائیگا۔

شرح۔ پیشتر اس کے کہ آخیر کا وقت آئے۔ سنسکاروں کو پختہ کرنے کے لئے تجھے ہر وقت میرے سگن روپ کا سمرن کرنا چاہیئے۔ اور اگر انتھ کرن صاف نہ ہو اور سمرن نہ ہو سکے تو پھر تجھے لڑائی جو تیرا سوئے (اپنا) دھرم ہے اُسے کرنا چاہیئے اِس طرح تو نِتیہ نمتیہ یعنے مقررہ کرموں سے انتھ کرن کی صفائی کر کر مجھ میں من اور بدی لگاتا ہوا بلاشُبہ مجھ کو پہنچ جائیگا۔ شری بھگوان کا یہ وچن اُن لوگوں کے لئے ہے جو سگن برہم کے اوپاشک ہیں اور سنسکاروں کو پختہ کرنے کی ضرورت رکھتے ہیں۔ اور جو نرگن برہم کے اوپاشک یعنے گیانی ہیں۔ وہ گیان کے ہونے ہی موکھش ہو جاتے ہیں اُن کو آخیر وقت کسی دھیان کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تمہید ۸

ساتویں سوال کے جواب میں بھگوت کے پانے کا جو ذکر بھگوت سمرن کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ نیچے لکھے شلوک ہیں اُس کا مفصل ورنن۔

अभ्यासयोगयुक्तेन चेतसा नान्यगामिना ।
परमं पुरुषं दिव्यं याति पार्थानुचिंतयन् ॥ ८ ॥

(۸) اے پارتھ (ارجن) ابھیاس یوگ سے یُکت کسی طرف نہ جانے والے من سے انسان پرم پُرش کا دھیان کرتا ہوا پرم دویہ پُرش کو پہنچ جاتا ہے۔

شرح۔ ابھیاس یوگ کے یہ معنے ہیں کہ تمام طرفوں سے خیال ہٹ کر فقط ایشور میں بندھ جائے۔ چھٹے ادھیائے میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اِس ابھیاس یوگ سے جڑ کر یعنے کسی طرف نہ جانے والے من سے جو سوریہ منڈل میں رہنے والے پُرش کا

دہیان کرتا ہے۔ وہ اُسی کو پہنچ جاتا ہے۔ پُرش سوریہ منڈل میں رہتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان

شرتی ارتھ

سوریہ منڈل میں اور پرش کی آنکھ میں ایک ہی پُرش رہتا ہے۔

تمہید ۱۰۹۹

جو پرش دہیان کرنے قابل بیان کیا گیا ہے۔ اُس کے روپ کا مفصل بیان۔

कविं पुराणमनुशासितारमणोरणीयांसमनुस्मरेद्यः ।
सर्वस्य धातारमचिन्त्यरूपमादित्यवर्णं तमसः परस्तात् ॥९॥

(۹) جو کوئی پورانا انوشاستا کرنے والا سوکھشم سے سوکھشم سب کا پالک اچنت سورج کی سی رنگت کا اگیان سے پرے ہے

प्रयाणकाले मनसाचलेन भक्त्या युक्तो योगबलेन चैव ॥
भ्रुवोर्मध्ये प्राणमावेश्य सम्यक् स तं परं पुरुषमुपैति दिव्यम् ॥ १० ॥

(۱۰) اُس کا مرنے کے وقت جو قائم من اور بھگتی یوگ کی طاقت سے پرانوں کو بھنووں میں روک کر دھیان کرتا ہے۔ وہ پرم پرش کو پہنچ جاتا ہے۔

شرح۔ کوی کے معنے تینوں زمانوں کا جاننے والا۔ پورانا کے معنے سب کا کارن آنادی۔ انوشاستا کے معنے سب کو طاقت دینے والا۔ سوکھشم سے سوکھشم بمعنے اکاش وغیرہ سوکشموں کا کارن سب کا پالک بمعنے ہر ایک کام کا پھل دینے والا۔ سب پھل ایشور سے ملتا ہے۔ اس پر ویاس سوتر پرمان

سوتر ارتھ

ایشور ہی سب پھل کا دینے والا ہے۔ سوائے اُس کے اور کوئی نہیں۔ اچنت بمعنے بے حد صفات سے موصوف۔ سورج کی سی رنگت بمعنے سب کا روشن کرنے والا۔ اگیان سے پرے بمعنے اگیان کی ضد۔ ایسے پرم پرش کا جو بھگتی اور یوگ سے قائم من ہو کر دھیان کرتا ہے۔ اور ہردے میں روکے ہوئے پرانوں

کو سکھمنا ناڑی سے اوپر کر کر گورو سے سیکھے ہوئے قاعدے کے مطابق اوپر لاکر بھرہبنوؤں کے بیچ آگیا چکر میں روک کر دسویں دوار سے باہر نکال دیتا ہے۔ وہ پرم پرش کو پہنچ جاتا ہے

تمہید ۱۱

اب تک یہ ذکر نہیں ہوا کہ اخیر وقت کس نام کا سمرن کرنا چاہیئے وہ نام اونکار ہے۔ شرتیوں میں اس کی بہت بڑی تعریف کی گئی ہے۔ اس پر شرتیاں پرمان

شرتی ارتھ

(۱) یم نے کہا اے نچکیتا جس پد کا سارے ویدوں میں ذکر آتا ہے اور جس کو پانے کے لئے ہر طرح کا تپ اور برہمچریہ کیا جاتا ہے وہ پد اوم روپ ہے اس کو مجھ سے سُن۔

(۲) اس اوم کے سہارے سے ہی انسان سگن برہم کو پہنچتا ہے اور اسی کے سہارے نرگن برہم کو

اِس نام کی تعریف میں ذیل کا شلوک

यदक्षरं वेदविदो वदन्ति विशन्ति यद्यतयो वीतरागाः।
यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण प्रवक्ष्ये॥११॥

(۱۱) وید کے جاننے والے جس کو اکھشر کہتے ہیں اور راگ رہت جتی جس کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور برہمچاری جس کی خواہش سے برہمچریہ کرتے ہیں۔ وہ پد میں تم کو اختصار سے کہتا ہوں

شرح۔ جیسے یہ کہا گیا ہے کہ وید جاننے والے اوم روپ برہم کو اکھشر کہتے ہیں۔ اسی طرح وید میں اس کا ذکر آتا ہے۔ اس پر شرتی پرمان (حوالہ)

شرتی ارتھ

یاگولک نے کہا اے گارگی جن کو برہم کا گیان ہوتا ہے وہ اکھشر کو نہ استھول کہتے ہیں اور نہ سوکھشم اور نہ لمبا اور نہ چوڑا۔

اور اُن کا اسے اکھشر کہنا ہی نہیں۔ بلکہ اُسے اپنا روپ جاننے اور اُسے پہنچ بھی جاتے ہیں اور برہمچاری جن کو یہ خواہش ہے کہ ہم کو موکھش ملے وہ گورو کے

پاس جاکر تپ بھی کرتے ہیں۔ ایسا اکھشر روپ برھم میں تجھ کو انتصار سے کہتا ہوں مطلب یہ کہ جس طرح تجھے گیان ہوگا اُسی طرح کہونگا۔ گھبرانا مناسب نہیں۔ اُونکار یا برھم پرماتما کا نام ہے۔ یا پرتما (مورتی) کی طرح اس کی مورتی جو شخص اس مورتی کا یا اُس نام کا دھیان کرتا ہے وہ بلحاظ ادنےٰ یا اوسط درجہ کی سمجھ کے اوپاشنا سے رفتہ رفتہ موکھش ہو جاتا ہے۔ اِس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

جو شخص اونکار اکھشر سے جس کی تین ماترا ہیں پرم پُرش کا دھیان کرتا ہے وہ اُسی پرم پرش کو پہنچ جاتا ہے

اِس شرتی کے مطابق ہی یعنے یوگ دہارنا سے اونکار کی اوپاشنا کرنا۔ اور اُس سے مجھ کو پہنچنا۔ اور براستہ دیو جان جانا اور پھر واپس نہ آنا سارے ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے۔

تمہید ۱۲

وہ روپ جس کے کہنے کا اقرار کیا گیا ہے۔ اور جس طریقہ سے اُسے حاصل کیا جاتا ہے اُس پر ذیل کے دو شلوک

सर्वद्वाराणि संयम्य मनो हृदि निरुध्य च ।
मूर्ध्न्याधायात्मनः प्राणमास्थितो योगधारणाम् ॥१२॥

(۱۲) سب اندریوں کے سوراخ بند کر کر اور من کو ہردے میں روک کر اور پرانوں کو دسویں دوار میں روک کر یوگ میں لگا ہوا

ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन् मामनुस्मरन् ।
यः प्रयाति त्यजन् देहं स याति परमां गतिम् ॥१३॥

(۱۳) اوم روپ برھم اکھشر کا اوچارن (بولنا) کرتا ہؤا مجھ کو یاد کر کر جسم چھوڑ کر پرم گتی پاتا ہے۔

شرح۔ بباعث وشیوں (محسوسات) کی خرابیوں کے وشیوں سے اندریاں

(حواس) روک کر اور پھر من کو بھی کہ مبادا وشیوں میں نہ لگ جائے ابھیاس ویراگ سے روک کر پرانوں کو رفتہ رفتہ پیشانی میں لے آئے اور پھر یوگ سے آتما میں سمادھی لگے

شرح۔ جو اوم روپ برھم اکھشر کا جو کہ پرماتما کا نام ہے یا پرتما کی طرح اُس کی مورتی ہے اوچارن کرتا ہے اور اس ایک اکھشر کا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اوچارن (پڑھنا) مشکل نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ ایک یعنے لاثانی ہے اور اکھشر یعنے غیر فانی اور محیط کل (سرووپاپی) ہے یا یہ کہ اوم ایک اکھشر کا جاپ کرتا ہوا مجھ اوم کے ارتھ کا دھیان کرتا ہے اور دسویں دوار کی موردھنا ناڑی سے پرانوں کو چھوڑتا ہے وہ دیوجان راستہ سے گذر کر برھم لوک میں جا کر وہاں کی لذات حاصل کر کر بعد ازاں میری سب سے اعلےٰ حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ اس پر مہاراج پاتنجلی بھگوان کا

سوتر کا ارتھ

(۱) جو ابھیاس کرتے رہتے ہیں اُن کی سمادھی جلد لگ جاتی ہے۔

(۲) اور جو اپاشنا کرنے والے ہیں اُن کی بھی لگ جاتی ہے

(۳) اونکار یہ ایشور کا نام ہے اور اس کا ارتھ بچار یا یہ اُس کا جاپ

شلوک اور سوتروں میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔ سری مہاراج نے بھگوت پراپتی کا کارن اونکار کا جاپ اور اپنا سمرن بتایا ہے۔ اور پاتنجلی بھگوان نے سمادہی اور اونکار کا جاپ دونوں۔

تمہید ۱۴

جو نہ پرانوں کا روکنا جانتا ہے اور نہ اُن کا نہوڑوں میں روک کر موردھنا ناڑی سے چھوڑنا فقط کرموں کے بس ہے۔ اُس کے فرائض کے متعلق ذیل کا شلوک۔

अनन्यचेताः सततं यो मां स्मरति नित्यशः ।

तस्याहं सुलभः पार्थ नित्ययुक्तस्य योगिनः ॥ १४ ॥

(۱۴) اے پرتھا کے بیٹے جو سب طرفوں سے رک کر مجھ میں من لگا کر ہمیشہ یوگ میں رہتا ہے اُس کو میرا ملنا بہت آسان ہے

شرح۔ جو سب طرفوں سے من ہٹا کر ہمیشہ میرا سمرن کرتا ہے۔ اُس کا خواہ جسم چھوڑنا اُس کے اختیاری نہیں بھی ہو تو بھی اُس من جیتے ہوئے کو میرا ملنا

آسان ہے اور اے پارتھ اِس کا بھاؤ (مطلب) یہ ہے کہ اے ارجن اور کسی کو میرا ملنا مشکل ہو تو ہو پر تجھ کو مشکل نہیں ہے۔ شلوک کے پدوں کا بھاؤ "انن چیتا" یعنے سب طرفوں سے من ہٹا کر اس کا بھاؤ یہ ہے کہ میرے دھیان کا آور کر او ست تنگ یعنے دیر تک اور نت شل یعنے ہمیشہ ان پدوں (فقروں) کا مطلب یہ ہے کہ میرا دھیان پختہ اور دیر تک اور آدر سے کرے۔ اس پر پاتنجلی بھگوان کا سوتر

سوتر کا ارتھ

جو ابھیاس ہمیشہ دیر تک اور اُور سے کیا جاتا ہے وہ پختہ ہو جاتا ہے

تمہید ۱۵

ایشور کو پراپت ہو کر انسان پھر جنم نہیں پاتا۔ اس پر ذیل کا شلوک

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम् ।

नाप्नुवंति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥ १५ ॥

(۱۵) مہاتما مجھ کو پا کر مہا سدھ ہوئے ہوئے تھوڑے عرصہ کے قیام والے دُکھ کے دینے والے جسم کو نہیں پاتے۔

شرح۔ مہاتما لوگ جب مجھ کو پہنچ جاتے ہیں پھر اُن کو اور کوئی قالب (جسم) قبول کرنا نہیں پڑتا اور وہ جو تمو گنوں سے چھوٹ کر موکھش ہو جاتے ہیں۔

تمہید ۱۶

تت جاننے والا مکر پیدا نہیں ہوتا۔ مگر جو نہیں جانتا وہ پیدا ہوتا ہے اِس پر ذیل کا شلوک

आब्रह्मभुवनाल्लोकाः पुनरावर्तिनोऽर्जुन ।

मामुपेत्य तु कौन्तेय पुनर्जन्म न विद्यते ॥ १६ ॥

(۱۶) اے ارجن برھم لوک تک جتنے لوک ہیں سب میں آنا اور جانا ہوتا ہے۔ مگر مجھ کو پا کر پھر جنم نہیں ہوتا۔

شرح۔ بھوگوں (لذات) کی غرض سے برھم لوک تک جتنے لوک ہیں سب

میں آنا اور جانا رہتا ہے۔ مگر اُن لوگوں کے لیئے جو مجھ سے بے پرواہ اور اگیانی ہیں شلوک میں ایک دفعہ ارجن کہا گیا ہے اور دوسری دفعہ کنتی کا بیٹا۔ ارجن نام لے کر اُس کی پوترتا (پاکیزگی) بیان کی گئی ہے۔ اور کنتی کا بیٹا کہ کر اس کی خاندان کی بزرگی مطلب یہ کہ ارجن کو دونوں لحاظ سے گیان ضرور ہو گا۔

کیفیت

برھم لوک میں جانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک اوپاشنا اور دوسرا پنچ اگنی ودیا اوپاشنا کا انجام موکھش ہے اور اُس کو رفتہ رفتہ باقاعدہ کرتے ہوئے برھم لوک میں جا کر برھما سے گیان پا کر برھما کی موکھش کے ساتھ موکھش ہو جاتی ہے۔ اور پنچ اگنی ودیا سے واپس لوٹنا پڑتا ہے۔ یعنے برھم لوک تک چلے تو جاتے ہیں مگر واپس آجاتے ہیں اوپاشنا سے موکھش ملتی ہے۔ اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

جو اوپاشنا کے ذریعہ برھم لوک کو جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آتا

اس پر بیاس جی کا سوتر ارتھ

برھم لوک میں جانے والا پھر پیدا نہیں ہوتا شرتی سے اس کا حوالہ ملتا ہے۔

جو لوگ برھم لوک سے واپس آجاتے ہیں اُن کے متعلق دوسری شرتی

شرتی ارتھ

اوپاشنا کرنے والا دوبارا اس منو کے لوک میں نہیں آتا۔

اس منو کا یہ مطلب ہے کہ اس لوک میں نہیں دوسرے منو کے لوک میں آتا ہے۔

تمہید ۱۷

برھم لوک تک جتنے لوک ہیں وہ ایک میعاد تک قائم رہتے ہیں۔ اِس وجہ سے جو اِن لوکوں میں جاتا ہے وہ ضرور ہی واپس آتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

सहस्रयुगपर्यंतमहर्यद्ब्रह्मणो विदुः ।
रात्रिं युगसहस्रांतां तेऽहोरात्रविदो जनाः ॥ १७ ॥

(۱۷) ہزار یگ کا برھما کا دن ہے اور ہزار یگ کی اُس کی رات جو اُس کو جانتے ہیں وہ رات دن کے گیاتا ہیں۔ یعنے جاننے والے

شرح۔ ہزار یگ سے مراد ہزار چوکڑی (چار ہزار) یگ سے ہے۔ اس پر کسی پُران کا حوالہ

شلوک

ہزار یُگ کا برھما کا ایک دن ہے اور ایک یُگ بحساب چار یُگ کے ہے۔ ایسے دن کے برابر برھما کی رات ہے جو اس دن اور رات کو جانتے ہیں۔ وہی دن اور رات کے گیاتا یعنے جاننے والے ہیں اور جو فقط یہ جانتے ہیں کہ سورج کا طلوع دن ہے اور چاند کا رات اُن کا گیان الپ ہے یعنے محدود۔

تمہید ۱۸

اِس قسم کے دن اور رات کے شمار سے پکھش ماہ اور سال بن کر برھما کی سو سال کی عمر ہوتی ہے۔ جو بلحاظ اس شمار کے میعادی ہے اور وقت آنے پر ختم ہو جاتی ہے۔ اِس لئے جو اُس لوک میں جاتا ہے۔ اُسی پھر آنا پڑتا ہے اور جو لوک اُس سے نیچے کے ہیں وہ برھما کے دن میں ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

अव्यक्ताद्व्यक्तयः सर्वाः प्रभवन्त्यहरागमे ।
रात्र्यागमे प्रलीयंते तत्रैवाव्यक्तसंज्ञके ॥ १८ ॥

(۱۸) جب برھما کا دن آتا ہے اویکت سے سب کا ظہور ہو جاتا ہے اور جب رات آتی ہے تو اُسی میں سب کا لئے (فنا)

شرح۔ اویکت نام تو مایا کا ہے مگر یہاں برھما کی رات کا ذکر ہے۔ کیونکہ اُس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب برھما کا دن آتا ہے تو اویکت سے سب کا ظہور ہو جاتا ہے یہ ظہور عالم موجودات کا ہے نہ کہ عنصروں کا۔ برھما کی رات میں اکاش وغیرہ عنصر بدستور قائم رہتے ہیں۔ پس جب برھما جاگتا ہے اویکت سے سب کا ظہور ہو جاتا ہے اور جب سوتا ہے۔ اُسی میں سب کا لئے (غائب)

تمہید ۱۹

اس طرح اس سنسار سے جو بباعث کلیش اور کرموں کے کبھی ختم نہیں ہوتا اور جلد ناش ہو جاتا ہے انسان کو کبھی رہائی نہیں ہوتی - بار بار پیدا ہونا اور مرنا یہ بڑی بھاری مصیبت ہے - اِس لئے اِس بیان سے ایک غرض یہ ہے کہ اس سے ویراگ ہو جائے اور دوسرا یہ ثابت ہو جائے کہ اس سنسار کا جیسا نام روپ پہلے ہوتا ہے ویسا ہی پھر ہو جاتا ہے اور نیز یہ کہ جن کرموں کو کیا جاتا ہے اُن کا ناش نہیں ہوتا اور جن کو کیا ہی نہیں اُن کا اثر نہیں ہوتا - اِس پر ذیل کا شلوک -

भूतग्रामः स एवायं भूत्वा भूत्वा प्रलीयते ।
रात्र्यागमेऽवशः पार्थ प्रभवत्यहरागमे ॥ १९ ॥

(۱۹) اے پرتھا کے بیٹے یہ تمام بھوتوں کا مجموعہ دن میں ظہور ہوتا اور رات کو لئے ہو جاتا ہے -

یہ تمام چراچر سنسار یعنے بھوتوں کا مجموعہ جو پہلے کلپ میں تھا - اُسی کا اس کلپ میں ظہور ہوا ہے - نیا نہیں بنایا گیا - اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

چاند سورج سورگ پرتھوی انترکھش (اکاش) دیو لوک
یہ جو کچھ برھما نے بنایا ہے یہ ویسا ہی ہے - جیسا پہلے کلپ میں تھا

سوترارتھ

بقول شرتیوں سمرتیوں کے نام و روپ کے لحاظ سے جیسا پہلا جگت تھا ویسا ہی یہ جگت ہے -

شلوک میں اوتمہید (فقرا) دیکر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انسان تین باتوں کے بس رہتا ہے ایک اودیا کے دوسرے خواہش کے تیسرے کرموں کے -

تمہید ۲۰

برھم لوک تک جتنے لوک ہیں سب کا ظہور اور لئے ہوتا رہتا ہے - اسی وجہ

سے جو اُن میں جاتا ہے وہ پھر واپس آجاتا ہے۔ مگر جو اس راستہ کو چھوڑ کر بھگوت شرن آجاے۔ وہ پھر نہیں آتا۔ نہ اُس کا کبھی ناش ہوتا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک

परस्तस्मात्तु भावोऽन्यो ऽव्यक्तोऽव्यक्तात्सनातनः ।
यः स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु न विनश्यति ॥ २० ॥

(۲۰) اس اوئیکت سے الگ ایک اور سناتن اوئیکت ہے جس کا بھوتوں کے ناش سے ناش نہیں ہوتا۔

شرح۔ اس اوئیکت سے یعنے ہرن گربھ سے جو تمام چراچر (جڑھ چیتن) سنسار کا کارن ہے الگ ایک اور اوئیکت ہے۔ جو سب سے اعلے اور بے مثال ہے یعنے اُس کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ اس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

اور کوئی دوسرا ایسا نہیں جو اُس کی برابری کر سکے۔

ایسا اوئیکت رنگ روپ سے مبرّا نظر نہ آنے والا اپنے ست روپ سے اُن تمام چیزوں میں وبا پایا ہوا ہے۔ جو اُس میں کلپت یعنے فرضی ہیں اور نہ کچھ لیتا ہے (گرہن)، اور نہ کچھ چھوڑتا (تیاگ) ہے ہرن گربھ بھوتوں کی پیدائش کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے اور ناش کے ساتھ ناش۔ مگر اس اوئیکت کی نہ بھوتوں کی پیدائش کے ساتھ پیدائش ہوتی ہے اور نہ ناش کے ساتھ ناش

अव्यक्तोऽक्षर इत्युक्तस्तमाहुः परमां गतिम् ।
यं प्राप्य न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ २१ ॥

(۲۱) اوئیکت جس کو اکشر اور برہم گتی بھی کہتے ہیں۔ وہ میرا پرم دہام ہے۔ اُس کو پا کر پھر جنم نہیں ہوتا۔

شرح۔ شرتیوں سمرتیوں میں بھی اسی اوئیکت اکشر کا ذکر ہے اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

وہ پُرش ہی سب سے اعلےٰ اور سب کا انجام ہے اُس سے پرے کچھ نہیں
نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ ناش ہوتا ہے۔ کیول (فقط) شانت روپ خود بخود
روشن ہے۔ اُس کو پا کر پھر جنم نہیں ہوتا وہ میرا دھام ہے یعنے میری ذات خاص
دہام مجھ سے الگ نہیں۔ جس طرح راہو اور کیتو یعنے راہو سر اور کیتو دہڑ ہے۔
پر تو بھی راہو کو راہو کا سر کہا جاتا ہے۔ اِسی طرح میری ذات کو میرا دہام۔

تمہید ۲۲

سب طرفوں سے رُک کر جیسا کہ پیچھے چودھویں شلوک میں کہا گیا ہے مجھ
میں من لگانا میرے ملنے کا آسان طریقہ ہے اِسی کا نام بھگتی یوگ ہے اور اسی کا میرے دہام کی پراپتی اِمیر ذیل کا شلوک

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ।
यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥ २२ ॥

(۲۲) اے پرتھا کے بیٹے وہ پُرش جس کے اندر سب بھوت
رہتے ہیں اور جس نے اِس سب کو ڈھک رکھا ہے۔ اُس کے ملنے
کا طریقہ انن (سب طرفوں سے رک کر) بھگتی ہے۔

شرح۔ مجھ سے بڑھکر کوئی نہیں ۔ سب جگت مجھ سے ڈھکا ہوا ہے میرے ملنے
کا طریقہ انن بھگتی ہے۔ یعنے سب طرفوں سے رُک کر مجھ میں من لگانا سب
جگت مجھ میں ہے۔ اِس میں شرتی پرمان

شرتی ارتھ

(۱) جس سے کوئی چیز نہ اور ے نہ پرے نہ چھوٹی نہ بڑی۔
اور درخت کی طرح اکٹھا ہے اور دیوؤ لوک میں استھت ہے
اُس سے سارا جگت بھر رہا ہے۔
(۲) اِس سنسار میں جو کچھ سُننے اور دیکھنے میں آتا ہے سب
کے اندر اور باہر نارائین استھت ہے۔
(۳) پرماتما سب سے پرے ہے اور شُدھ ہے

تمہید ۲۳

جو لوگ سگن برھم کی اوپاشنا سے برھم لوک کو جاتے ہیں اور وہاں کے بھوگوں

کو بھوگ کر گیان حاصل کر کر مجھ کو پہنچ جاتے ہیں۔ یعنے رفتہ رفتہ موکھش ہو جاتے ہیں۔ وہ واپس نہیں آتے اُن کے جانے کا راستہ جاننا ضروری ہے۔ برھم لوک کو جانے کا ایک راستہ دیوجان ہے۔ جو اعلےٰ ہے اور دوسرا پتری یان ہے۔ جو اُس سے ناقص ہے اِن دونوں راستوں کے متعلق ذیل کا شلوک

यत्र काले त्वनावृत्तिमावृत्तिं चैव योगिनः ।
प्रयाता यान्ति तं कालं वक्ष्यामि भरतर्षभ ॥ २३ ॥

(۲۳) اے بھرت بنش میں سریشٹھ جس وقت میں مرے ہوئے یوگی پھر سنسار میں نہیں آتے۔ اور جس میں مرے ہوئے آتے ہیں۔ وہ دونوں راستے میں تجھ کو بتاؤنگا۔

شرح۔ وقت یہاں مراد وقت کے دیوتا کی ہے ایک وقت اوترائین ہے اور دوسرا دکھشنائین -اِس لئے وقت کے دیوتا کے گذر میں مرکر جانے والے انسان دو طرح کے ہیں۔ ایک اوپاشنا کرنے والے جو یہ راستہ دیوجان جاکر پھر واپس نہیں آتے اور دوسرے کرم کرنیوالے جو پتری یان سے جاتے ہیں اور واپس آجاتے ہیں۔

اعتراض۔ پہلے یہ بیان کیا گیا ہے کہ برھم لوک تک جتنے لوک ہیں۔ سب میں جاکر واپس آنا پڑتا ہے اور اب یہ کہ دیوجان کے جانے والے نہیں آتے اور پتری یان کے جانے والے آجاتے ہیں۔ یہ اختلاف ہے۔

جواب۔ جس کا گذر پتری یان راستہ سے ہوتا ہے وہ ضرور ہی واپس آتا ہے اور جس کا دیوجان راستہ سے اُس میں وہ واپس آتا ہے جو ایشور کو الگ جانکر اوپاشنا کرتا ہے۔ اور نیز پنچ اگنی ودیا سے جانے والا بھی۔ یہ دونوں طرح کے انسان بجلی کے لوک تک راستہ کے لوکوں سے ہوتے ہوئے اُن دیوتاؤں کے ذریعہ پہنچ جاتے ہیں جو اُن لوکوں کے ہیں اور پھر اُنہیں بجلی کی لوک سے آگے ہرنا گربھ کے لوک تک جس کا نام برھم لوک ہے اَمانو پرش آکر لے جاتا ہے۔ اَمانو پرش اُسے کہتے ہیں۔ جو منو کے لوک سے اوپر کا ہو۔ گویا بجلی تک منو کا لوک ہے یہ لوگ جب وہاں کے بھوگ بھوگ چکتے ہیں تو پھر وہاں سے واپس آجاتے ہیں۔ اور جن کی اوپاشنا ایشور کو الگ جانکر ہوتی ہے۔ وہ وہاں کے بھوگوں کو بھوگ کر وہیں موکھش ہو جاتے ہیں۔ پھر واپس نہیں آتے۔ اِس کا مطلب یہ ہے

کہ پتری یان راستہ سے جانے والوں کا واپس آنا لازمی ہے اور دیوجان سے جانے والوں کا لازمی نہیں۔ کوئی واپس آتاہے اور کوئی نہیں آتا۔ اس وجہ سے پتری یان اچھا راستہ نہیں ہے اور دیوجان کو اُس سے فضیلت ہے اور یہ کہ جو دیوجان سے جاتاہے وہ واپس نہیں آتا۔ اِس میں کچھ اختلاف نہیں۔ اِس قسم کے دیوجان اور پتری یان دونوں راستے میں تجھ کو بتاؤنگا۔

تمہید - ۲۴

اوپاشنا کرکر برھم لوک کو جانے والوں کے لئے دیوجان راستے کا بیان۔

अग्निर्ज्योतिरहः शुक्लः षण्मासा उत्तरायणम् ।
तत्र प्रयाता गच्छंति ब्रह्म ब्रह्मविदो जनाः ॥ २४ ॥

(۲۴) اگنی جیوتی دن شکل پکھش اور چھ ماہ اوترائین کے اِن میں مرکر برھم جاننے والے برھم کو پہنچتے ہیں۔

شرح - اگنی جیوتی دن وغیرہ اِن سب سے مراد اُن کے دیوتا کی ہے یعنے اگنی سے اگنی کے دیوتا کی اور دن سے دن کے دیوتا کی وغیرہ وغیرہ مطلب یہ کہ جب کوئی اوپاشک مرتاہے تو اُس کو اگنی وغیرہ دیوتا آکر لے جاتے ہیں۔ اِس پر بیاس سوتر برماں۔

سوتر ارتھ

اپاشنا کرنے والے کو دیوتا آکر لے جاتے ہیں۔ شرتیوں کے قول سے اسکی تائید ہوتی ہے۔

جن دیوتاؤں کا ذکر بھگوان کرشن چندر نے کیاہے اُن میں بموجب ذیل کی شرتی کے اور دیوتا بھی شامل ہیں۔

شرتی ارتھ

اوپاشنا کرنے والا اول اگنی کو جاتاہے۔ پھر دن کو پھر چاندنے پکھش کو۔ پھر چھ ماہ کے اوترائین کو۔ پھر برس کو پھر سورج کو پھر چاند کو پھر بجلی کو۔ وہاں پہنچنے پر پھر اُسی

امانو پرش لینے آتا ہے اور برھم لوک کو لے جاتا ہے۔ یہ دیوجان راستہ ہے۔ اِسی کا نام برھم راستہ ہے جو اِس راستہ سے جاتے ہیں وہ پھر منو کے لوک کو نہیں آتے۔

سری سوامی شنکر آچاریہ نے بحوالہ ایک اور شرتی کے اِس میں اور دیوتا بھی شامل بیان کئے ہیں۔ یعنے برس کے دیوتا کے بعد دیولوک کا دیوتا آتا ہے۔ اور اُس کے بعد بایو کا اور اُس کے بعد سورج وغیرہ کا۔ اور بجلی کے لوک کے بعد جہاں سے آمانو پُرش آتا ہے۔ ورن اندر پرجاپتی کا لوک بھی آتا ہے۔ یہانتک مکمل دیوجان راستہ کا بیان ہے اِس راستہ سے گذرنے والے ہرن گربھ کو پہنچ جاتے ہیں۔ اِس پر بیاس جی کا سوتر

سوتر ارتھ

وادری چاریہ کا قول ہے کہ اوپاشنا کرنے والا کاریہ برھم یعنے ہرن گربھ کو پہنچ جاتا ہے کیونکہ پہنچنا سوائے اس کے اور کہیں نہیں ہو سکتا نرگن برھم کو پہنچنا اِس کے بعد ہوتا ہے۔ شرتی میں کہا ہے جو لوگ سگن برھم کی اوپاشنا کرتے ہیں اور دیوجان راستہ سے گذر کر سگن برھم کو پہنچ جاتے ہیں۔ وہ پھر اِس منو کے لوک کو نہیں آتے۔ اِس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بعض جو اُن میں آتے ہیں۔ وہ اِس منو کے لوک میں نہیں۔ دوسرے منو کے لوک میں آتے ہیں۔ یہ شرح سری بھگوان کے قول کی مطابق شرتیوں کے کی گئی ہے

تمہید ۲۵

پتری یان دوسرے راستہ کا بیان

धूमो रात्रिस्तथा कृष्णः षण्मासा दक्षिणायनम् ।
तत्र चान्द्रमसं ज्योतिर्योगी प्राप्य निवर्तते ॥ २५ ॥

(۲۵) کرم کرنے والا دھواں راتری کرشن پکھش۔ دکھشنا ئین کے چھٹے ماہ جیوتی ان راستوں سے گذرتا ہوا پھر واپس آجاتا ہے

شرح۔ دھواں وغیرہ ان سب سے مراد اُن کے دیوتا کی ہے۔ اور ان

میں بموجب ذیل کی شرتی کے اور دیوتا بھی شامل ہیں۔

شرتی ارتھ

کرم کرنے والا اوّل دھواں کو جاتا ہے۔ پھر راتری کو پھر اندھیرے
پکش کو پھر دکھشنائین کے چھ ماہ کو پھر برس کو پھر پتری
لوک کو پھر آکاش کو پھر چاند کو جو سب دیوتاؤں کا راجہ اور
اُن کی خوراک ہے۔ اس طرح کرموں کی میعاد تک وہاں رہ کر
پھر اُسی راستہ سے واپس آجاتا ہے

جن دیوتاؤں کا ذکر شری بھگوان نے کیا ہے اُن میں مطابق اِس شرتی کے
برس اور پتری لوک کا دیوتا اور اکاش اور چاند کو بھی شامل کر لینا چاہئے یہ پتری یان
راستہ ہے جہاں سے کرم کرنے والا جا کر کرموں کا پھل بھوگ کر پھر واپس آجاتا
ہے اور اِسی وجہ سے دیوجان راستہ اس سے اعلےٰ ہے

تمہید ۲۶

دونوں راستوں کا بیان

शुक्लकृष्णे गती ह्येते जगतः शाश्वते मते ।
एकया यात्यनावृत्तिमन्यया वर्तते पुनः ॥ २६ ॥

(۲۶) اِس سنسار کے آنے جانے کے شُکل پکھش اور کرشن پکھش
دو راستے ہیں ایک سے جا کر واپسی نہیں ہوتی اور دوسرے سے
ہو جاتی ہے۔

شرح۔ اگنی وغیرہ شُکل راستہ گیان کی روشنی سے روشن ہے اور دھواں
وغیرہ کرشن راستہ اگیان کی تاریکی سے پُر۔ سگن اوپاشنا کرنے اور کرم کرنے والوں کے
لئے یہ دونوں قدیمی راستے ہیں۔ شُکل راستہ سے جانے والا واپس نہیں آتا۔
اور کرشن راستہ سے جانے والا آجاتا ہے۔

تمہید ۲۷

دونو راستوں کے جاننے کا پھل

नैते सृती पार्थ जानन्योगी मुह्यति कश्चन ।
तस्मात्सर्वेषु कालेषु योगयुक्तो भवार्जुन ॥ २७ ॥

(۲۷) اے ارجن یوگی ان دونوں راستوں کو جانتا ہوا بھولتا نہیں اس لئے اے ہر تھا کے بیٹے تو ہر وقت یوگ ہی کر۔

شرح ۔یوگی جب یہ جان لیتا ہے کہ ایک راستہ سے مدت کے بعد موکھش ہوتی ہے اور دوسرے سے واپسی تو اسکو دونوں کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس لئے اے ارجن یوگ ہی یعنے چت کا روکنا ہی سب سے بہتر ہے۔ اسی کو کرتا کہ پھر سنسار میں آنا نہ پڑے

تمہید ۲۸

یوگ میں ارجن کی شردھا (اعتقاد) بڑھانے کے لئے یوگ کی تعریف۔

वेदेषु यज्ञेषु तपःसु चैव दानेषु यत्पुण्यफलं प्रदिष्टम् ।
अत्येति तत्सर्वमिदं विदित्वा योगी परं स्थानमुपैति चाद्यम् ॥ २८ ॥

(۲۸) ویدوں یگوں تپوں دانوں کا جو پھل ہے اُس سے اِس اَدھیاے کا ارتھ بچار کر یوگی سب سے بڑھ جاتا ہے اور اُس استھان (مقام) کو پہنچ جاتا ہے۔ جو سب سے پرے اور سب کا کارن ہے۔

شرح ۔ ویدوں کو ہاتھوں میں پوترے ڈال کر شرق کی جانب بیٹھ کر گورو کی تواضع کر کر پڑھا جاتا ہے اور یگوں کو پوری ودھی (قاعدہ) اور شردھا سے اور تپوں کو من گفتگو اور بدھی کی یکسوئی سے اور دانوں کو تلا وغیرہ سے جو اچھی جگہ اور اچھے وقت اور اچھے کال (موقعہ) میں کئے جاتے ہیں۔ اِس طرح سے ویدوں یگوں تپوں دانوں کا جو پھل ہوتا ہے۔ یوگی اُس سے اِس ادھیاے کے ساتوں سوالوں کے جواب کو خوب بچار کر اس پر عمل کرتا ہوا سب سے بڑھ جاتا ہے اور اس مقام کو پہنچ جاتا ہے جو سب سے اعلےٰ ہے اور سب کا کارن ہے اِس ادھیاے میں دھیان کرنے لائق تت پدارتھ کا بیان کیا گیا ہے۔

ॐतत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीता सूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्री कृष्णार्जुन संवादे अक्षरब्रह्मयोगो नाम अष्टमोऽध्याय: ॥ ८ ॥

ادھیائے ناواں

آٹھویں ادھیائے میں موکھش پانے کے دو طریقے بیان کئے گئے ہیں ایک اوپاشنا دوسرا گیان۔ اوپاشنا کا طریقہ ہر طرح مشکل ہے۔ اُس کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلے پران ہردے میں روکے جاتے ہیں۔ پھر کنٹھ (گلو) میں پھر بھنووں میں بعد ازاں جب اِس کا کرنے والا اپنی مرضی سے پرانوں کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر برہ آ دیوجان برھم لوک کو جاتا ہے اور پھر وہاں کے بھوگوں کو بھوگ کر موکھش ہو جاتا ہے۔ اِس طرح سے اِس کے کرنے کا طریقہ بھی مشکل اور دیوجان راستہ سے جانا بھی مشکل اور پھر دیر کے بعد موکھش یہ بھی مشکل۔ اور دوسرا گیان یہ طریقہ آسان ہے۔ اور ساکھشات موکھش کا دینے والا ہے اِس کے متعلق چودھویں شلوک میں شری بھگوان نے فرمایا ہے کہ جو سب طرفوں سے رُک کر میرا بھجن کرتا ہے وہ جلد مجھے پا لیتا ہے۔ اور اسی طرح بائیسویں شلوک میں بھی یعنے پرم پرش اننی بھگتی سے ملتا ہے۔ گویا گیان کے مارگ میں نہ کوئی مشکل کام اور نہ اُس کے انجام موکھش میں دیر اس لئے بھگوت کا گیان اور بھگوت بھگتی کا اظہار کرنے کے لئے ناویں ادھیائے کا ارتھ

آٹھویں ادھیائے میں دھیان کرنے لائق برھم کا اور جو اُس کے دھیان کرنے کا پھل ہے اُس کا ورتن ہوا اور ناویں ادھیائے میں اُس برھم کا جو جاننے کے لائق ہے اور جو اُس کے جاننے کا انجام ہے ورنن ہوگا۔ یہ سارے ادھیائے کا خلاصہ ہے قبل اس کے کہ گیان کا ورنن کیا جائے پہلے تین شلوکوں میں گیان کی بڑائی۔

श्रीभगवानुवाच ॥ इदं तु ते गुह्यतमं प्रवक्ष्याम्यनसूयवे।
ज्ञानं विज्ञानसहितं यज्ज्ञात्वा मोक्ष्यसेऽशुभात् ॥ १ ॥

(۱) شری بھگوان نے کہا
تجھ رابیر کہا رہت کو یہ بہت پوشیدہ گیان وگیان کے
ساتھ سناؤنگا جس کو پاکر تو سنسار سے چھوٹ جائے

شرح - یہ پوشیدہ گیان جس سے برھم کا گیان ہوتا ہے اور پہلے بھی کہا گیا ہے اور پھر بھی کہنے کے لائق ہے - میں تجھے وگیان کے ساتھ سناؤنگا یہ گیان اُس دھیان سے بہت اعلےٰ ہے - جس کو آٹھویں ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے کیونکہ اِس سے بغیر کسی اور سادھن (وسیلہ) کے موکھش ملتی ہے اور دھیان سے پہلے انتھ کرن کی صفائی پھر گیان پھر موکھش دھیان خود ایسا نہیں کہ اُس سے اگیان ناش ہو جائے - اِس لئے یہ گیان بمقابلہ دھیان کے پوشیدہ ہے اور وگیان کا کرنے والا ہے یعنے اُس گیان کا جس سے ظاہر بات کا علم ہوتا ہے اور تو حسد سے بھی بری ہے یعنے جو علامتیں شِشوں میں ہونی چاہئیں وہ تجھ میں موجود ہیں اِس لئے میں تجھے یہ گیان سناؤنگا - حسد (ابرکھا) اُسے کہتے ہیں جب انسان کسی کی تعریف سن کر سہار نہیں سکتا اور اُس کے نقص ڈھونڈنے لگ جاتا ہے اور پھر اُن کا اظہار کرتا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ میں نے اپنی بہت تعریف تجھ کو سنائی - پر تیرے دل میں اس کا خیال تک بھی نہیں اور تو اُس کو چپ چاپ سنتا رہا - اِس خاموشی سے تجھ میں دو بڑی صفات پائی جاتی ہیں ایک نمرتا یعنے حلیمی - اور دوسرا اندریوں کا سنجم یعنے ضبط حواس - اِس لئے میں تجھے ایسا گیان سناؤنگا - جسے پاکر پھر سنسار بندھن نہ ہو -

تمہید ۲

राजविद्या राजगुह्यं पवित्रमिदमुत्तमम् ।
प्रत्यक्षावगमं धर्म्यं सुसुखं कर्तुमव्ययम् ॥ २ ॥

(۲) یہ گیان تمام گیہ (پوشیدہ) چیزوں اور ودیاؤں کا راجہ ہے اور سب سے اوتم اور ظاہرا پھل کا دینے والا اور دھرم سے میکت ہے اور آسانی سے کیا جاتا ہے۔

شرح۔ گیان سے تمام اگیان کا ناش ہوتا ہے اور باقی ودیاؤں (علموں) سے اگیان کا کوئی حصہ اس لئے گیان سب پوشیدہ چیزوں کا اور ودیاؤں کا راجہ ہے اور حاصل بھی تب ہوتا ہے جب کئی جنموں کے پن جمع ہوں۔ یعنے عام فہم نہیں۔ اور بڑا پوتر ہے یعنے نہایت پاک اور سب سے زیادہ تعریف یہ ہے کہ گیان کے سوائے اور جس قدر پراسچت گناہوں کے دور کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اُن سے فقط وہی گناہ دور ہوتا ہے جس کا پراسچت کیا جاوے اور وہ بھی قطعی طور سے نہیں اُس کی سوکشم باسنا اندر رہ جاتی ہیں۔ اور اُن سے وہ گناہ پھر ہو جاتا ہے۔ اور گیان سے جب اگیان کا ناش ہوتا ہے تو کروڑہا جنموں کے گناہ کیا استھول اور کیا سوکشم یعنے بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے سب دور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گیان سب سے اوتم ہے اور اس کا پھل بھی ظاہر ہے یعنے یاگ وغیرہ کرموں کی طرح یہ شبہ نہیں کہ ہوگا یا نہیں اس کا پھل اُسی وقت ہو جاتا ہے۔ یعنے جب برھم کا گیان ہوتا ہے تب ہی یہ ہو جاتا ہے کہ مجھ کو اگیان نہیں۔ مگر ایسا گیان بلا نیک کئی جنموں کے نشکام کرم جمع نہ ہوں نہیں ہوتا اور یہ کہ یہ گیان آسانی سے کیا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ویدانت وچنوں کا گورو کے ذریعے بچار کیا جاتا ہے تو اُس میں نہ کسی اچھی جگہ کی خصوصیت ہوتی ہے اور نہ تیرتھ اور پرب کی اور نہ ہی یہ شک ہوتا ہے کہ جو اس قدر آسانی سے کیا جاویگا۔ اُس کا پھل تھوڑا ہوگا۔ پھل بھی بہت بڑا ہے اور ناش نہیں ہوتا ہے اور جو پھل بڑی بڑی محنتوں سے کرموں سے ہوتا ہے وہ ناش ہو جاتا ہے اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

یاگولکے ہے کہا اے گارگی جو شخص بغیر جانے آتما کے ہزاروں سال تک یگ ہون اور تپ کرتا ہے۔ وہ پھل اُس کے لئے قائم رہنے والا نہیں ہوتا اسلئے یہ گیان سب سے اعلےٰ ہے۔ اِس پر یقین کر۔

تمہید ۳

ارجن نے جب یہ سُنا کہ اُس گیان تُمّے کرنے میں بھی آسانی ہے اور اِس سے اواگون (زنا سنخ) چھوٹ جاتا ہے۔ تو پھر اُسے یہ حیرانی ہوئی کہ کیا وجہ ہر ایک گیان کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

अश्रद्दधानाः पुरुषा धर्मस्यास्य परंतप ।
अप्राप्य मां निवर्तन्ते मृत्युसंसारवर्त्मनि ॥ ३ ॥

(۳) اے پرم تپ جو لوگ اِس گیان میں شردھا نہیں کرتے۔ وہ مجھ کو نہ پہنچ کر اس مرنے اور پیدا ہونے والے سنسار میں واپس آجاتے ہیں۔

شرح۔ باوجود اِس کے کہ ویدوں میں آتم گیان کا روپ یعنے آتما کیا ہے۔ اور اُس کا سادھن یعنے حاصل ہونے کا طریقہ اور اُس کا پھل یعنے انجام سب کچھ لکھا ہے۔ مگر تو بھی شاستروں کے خلاف اعتراضوں سے جن کا انتہ کرن ناپاک ہے۔ اور ویدوں پر اعتقاد نہیں وہ بوجہ نیچ خیالوں کے اور اپنا نیا طریقہ بنا لینے کے مجھ کو نہ پہنچ کر اس مرتیو روپ سنسار میں بار بار پیدا ہوتے اور مرتے ہیں اور کبھی نرک اور کبھی سورگ اور کبھی ٹیڑھی جونوں میں پھرتے رہتے ہیں

تمہید ۴

اِس طرح جب مہاراج کرشن چندر نے گیان کی تعریف سنا کر۔ اور اُن تمام طریقوں کو منع کر کر جو گیان کے سوائے کئے جاتے ہیں ارجن کو گیان کی طرف مائل کر لیا۔ تو اِس بات کو پورا کرنے کے لئے کہ میں تجھ کو گیان سناؤنگا ذیل کے دو شلوکوں میں کہا۔

मया ततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ।
मत्स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥ ४ ॥

(۴) میں ہی اِس جگت میں پھیلا ہوا اویکت روپ ہوں سب

جگت میرے ہی ادھار ہے۔ لیکن میں کسی کے ادھار (سہارا) نہیں

شرح۔ اس دنیا میں جو بہ سبب میرا گیان نہ ہونے کے نظر آتی ہے۔ میں ست چت آنند روپ ہی پھیلا ہؤا ہوں۔ اور سب کا ادھار ہوں۔ یہ سنبندھ مجھ میں اس طرح ہے۔ جیسے رسّی میں سانپ اور مالا وغیرہ کا وہم۔ اور رسّی ہی اُن میں ویاپی ہوئی اور اُن کا ادھار ہوتی ہے اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ بسدیو کے گھر پیدا ہؤا ہؤا سارے ویاپک کیسے۔ تو اُس کے جواب میں مہاراج فرماتے ہیں۔ میں اویکت روپ ہوں۔ یعنے پرمانند روپ خود بخود روشن مجھ کو جاننے کی نہ طاقت من کو ہے اور نہ گویائی کو۔ یہ دنیا میری ستا سے ست ہے۔ اور میری چیتنا سے چیتن۔ درحقیقت میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ شاستروں کا قول ہے۔ کہ جو شئے جس میں کلپت یعنے فرضی ہوتی ہے۔ اُس کا اصلی شئے پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔

न च मत्स्थानि भूतानि पश्यमे योगमैश्वरम् ।

भूतभृन्न च भूतस्थो ममात्मा भूतभावनः ॥ ५ ॥

(۵) اِن بھوتوں میں مجھ میں کوئی بھوت نہیں ہے۔ اِس سے میرے پرتاپ اور ایشورتا کو دیکھ میرا آتما باوجود سب بھوتوں کو دھارن کرنے اور پرورش کرنے کے کسی کے بیچ نہیں ہے۔

شرح۔ جس طرح ہلتے چلتے پانی میں آسمان کا سورج بھی ہلتا چلتا معلوم ہوتا ہے۔ مگر وہ حرکت اصلی کچھ نہیں۔ اسی طرح سب بھوت مجھ میں ہیں اصلی کوئی بھوت نہیں۔ اِس سے میرے پرتاپ اور ایشورتا کو دیکھ۔ پرتاپ سے یہ کہ میری انسبت منش کا خیال چھوڑ دے۔ اور ایشورتا سے یہ کہ میں اُس مایا سے یکت ہوں۔ جس میں ناممکن باتیں بھی ممکن ہو جاتی ہیں۔ غرض نہ میں کسی کے سہارے ہوں اور نہ کوئی چیز اِس مجھ میں ہے۔ پر تو بھی سب بھوت مجھ میں اور میں سب بھوتوں میں ہوں۔ یہی میری بڑی مایا ہے۔ اور میں جو اُس کا اوپادان یعنے اصلی سبب اور نمت کارن یعنے بنانے والا ہوں۔ اور پیدائش اور پرورش کرتا ہوں فقط اسی کے سبب سے۔ درحقیقت میں ست چت آنند اودتی روپ کسی میں نہیں

ہوں جس طرح خواب دیکھنے والا خواب کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ مگر اس میں کسی کا لگاؤ نہیں ہوتا۔ اسی طرح مجھ میں کسی کا لگاؤ نہیں

تمہید ٦

دنیا میں ایک چیز سہارا دینے والی ہوتی ہے اور دوسری اُس کے سہارے رہنے والی۔ دونوں کو ہی اکٹھا دیکھا جاتا ہے۔ پر تو بھی ان دونوں کا ایک تعلق نہیں ہوتا۔ اس پر ذیل کا شلوک

यथाऽऽकाशस्थितो नित्यं वायुः सर्वत्रगो महान् ।
तथा सर्वाणि भूतानि मत्स्थानीत्युपधारय ॥ ६ ॥

(٦)۔ جیسے آکاش میں وایو سب جگہ ویاپک ہے۔ اُسی طرح یہ جان میں ہی سب ہیں استھت ہوں۔

شرح۔ اکاش کا سبھاؤ الگ ہے یعنے بے تعلق ہے۔ اور بایو کا الگ یعنے پیدا ہونا قیام کرنا ناش ہونا اور حرکت کرنا۔ اِس طرح جیسے اکاش میں بایو سب جگہ محیط ہونے پر اکاش سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔ اُسی طرح مجھ سے اکاش وغیرہ بھوتوں کا کوئی تعلق نہیں۔ پر تو بھی یہ جان میں سب میں قائم ہوں۔

تمہید ٧

آتما نہ فقط پیدائش اور قیام عالم میں ہی اِس سے بے تعلق رہتا ہے۔ بلکہ پرلے یعنے قیامت میں بھی اِس پر ذیل کا شلوک

सर्वभूतानि कौन्तेय प्रकृतिं यान्ति मामिकाम् ।
कल्पक्षये पुनस्तानि कल्पादौ विसृजाम्यहम् ॥ ७ ॥

(٧) اے کنتی کے بیٹے سارا سنسار پرلے میں میری مایا میں لئے ہو جاتا ہے اور پھر جب کلپ کا شروع ہوتا ہے۔ مجھ سے سب کا ظہور ہو جاتا ہے۔

شرح۔ جب پرلے (قیامت) کا وقت آتا ہے۔ سارا سنسار میری تین

گنوں کی مایا میں لئے ہو جاتا ہے۔ اور پھر جب ظہور کا وقت آتا ہے تو میرے ذریعے سے مایا میں ملا ہوا سب جگت الگ الگ پیدا ہو جاتا ہے۔

تمہید ۸

ایشور اس دنیا کو پیدا کرتا ہے۔ کیا اس پیدائش سے اُس کی اپنی کوئی غرض ہے۔ یا کسی اور کے لئے۔ اپنی غرض نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ سب کا ساکھشی یعنے ظاہر کرنے والا اور ابھوگتا یعنے نہ بھوگنے والا اور چیتن ہے اپنی غرض ہوتی تو مانند جیو کے ہو جاتا اور اگر کسی اور کے لئے ہے تو پھر یہ سوال ہوتا ہے کہ آیا وہ چیتن ہے یا جڑھ چیتن ہو کر جیو کسی صورت سے ایشور سے جدا نہیں ہو سکتا اور جڑھ بھوگتا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ سوال بھی چھوڑ دیا جائے اور یہ کہا جائے کہ دنیا بنانے کی غرض بھوگوں کی نہیں موکھش کی ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اس سے بندھن (عذاب) کسی کو نہ ہوتا۔ شری بھگوان نے فرمایا۔ اِس سے کہ دنیا کے بنانے کے لئے کوئی بات قرار نہیں پاتی اِس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا محض وہم اور خواب و خیال ہے۔ اس پر ذیل کے تین شلوک۔

प्रकृतिं स्वामवष्टभ्य विसृजामि पुनः पुनः ।

भूतग्राममिमं कृत्स्नमवशं प्रकृतेर्वशात् ॥ ८ ॥

(۸) میں اس سنسار کو بار بار پرکرتی کی طاقت اور اس کے سہارے سے پیدا کرتا ہوں۔

شرح سے پرکرتی (مایا) مجھ میں کلپت یعنے فرضی ہے۔ اِس لئے میں اسی اپنی طاقت سے طاقتور کر کر اور ن اور وکھشیپ اس کی شکتیوں سے بار بار مانند مداری کے تماشوں اور خواب کی چیزوں کے اِس سنسار کو پیدا کرتا ہوں۔ آورن کے معنے پردہ کسی چیز کو ڈھک دینا۔ اور وکھشیپ کے معنے ڈھکی ہوئی چیز کی اور شکل ظاہر کرنا۔

न च मां तानि कर्माणि निबध्नन्ति धनञ्जय ।

उदासीनवदासीनमसक्तं तेषु कर्मसु ॥ ९ ॥

(۹) اے دھننجے کوئی کرم مجھ کو بندھن نہیں کرتا۔ میں سب کرموں میں لگا ہؤا بے تعلق رہتا ہوں۔

شرح۔ میں خواہ دنیا پیدا کروں خواہ پرورش خواہ ناش مجھ کو کوئی کرم بندھن نہیں کرتا۔ کیونکہ دنیا ہیچ ہے۔ نہ مجھے اِس کے بنانے کا کوئی ثواب ہے۔ اور نہ مارنے کا پاپ۔ جس طرح مداری تماشے کرتا ہے اور خواب دیکھنے والا خواب کی چیزیں اور اس سے اُن کو نہ کچھ ثواب ہوتا ہے اور نہ عذاب۔ اِسی طرح مجھے کچھ نہیں میں سب سے بے تعلق ہوں۔ یعنے خواہ کوئی جیتے خواہ ہارے۔ مجھے نہ کسی سے راگ نہ دوش یعنے نہ دوستی نہ دشمنی۔ ہمیشہ نردکار یعنے یکساں رہتا ہوں۔ اور دنیا کے پیدا کرنے کی خودی بھی نہیں۔ مطلب یہ کہ کرم تبھی بندھن کرتا ہے جب خودی سے کیا جاوے۔ پس جو شخص کسی راگ دویش سے کرم کرتا ہے۔ وہ مانند مکڑی کے جالے کے خود ہی پھنس جاتا ہے۔

تمہید ۱۰

یہ دونوں باتیں متضاد ہیں کہ میں بار بار دنیا کو پیدا بھی کرتا ہوں۔ اور پھر اس سے بے تعلق بھی ہوں۔ اِس اعتراض کو رفع کرنے کے لئے شری بھگوان نے اِس کا یہ جواب فرمایا ہے کہ سنسار مایا مٹی ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

मयाऽध्यक्षेण प्रकृतिः सूयते सचराचरम् ।
हेतुनानेन कौन्तेय जगद्विपरिवर्तते ॥ १० ॥

(۱۰) اے کنتی کے بیٹے پرکرتی جس سے سارا سنسار بدلتا رہتا ہے۔ میری طاقت پا کر سنسار کو پیدا کرتی ہے۔

شرح۔ یہ پرکرتی مجھ نہ بدلنے والے پرکاشیہ روپ کی روشنی پا کر تمام چراچر سنسار کو پیدا کرتی ہے۔ میں فقط اِس کا روشن کرنے والا ہوں۔ اور کچھ نہیں کرتا۔ اِس پرکرتی اور میری طاقت سے ہی سنسار پیدا ہوتا اور ناش ہوتا رہتا ہے۔ جہاں شری بھگوان نے یہ فرمایا ہے کہ میں بار بار دنیا کو پیدا کرتا ہوں وہ فقط اِس پرکاشیہ ماتر کو لے کر ہے اور جہاں یہ کہ میں بے تعلق ہوں وہاں

سورج کی طرح جو روشن کرتا اور بے تعلق رہتا ہے۔ اِس وجہ سے ان دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اِس پر شرتی پرمان۔

شرتی اَرتھ

اِس سنسار کا اوپادان کارن اگیان ہے۔ اگیان برھم کے آشرے رہتا ہے اِس لیئے برھم کو بھی اس کا کارن کہا جاتا ہے۔
سوائے اِس کے اور کئی شرتیاں اور سمرتیاں اور مہاتماؤں کے وچن ملتے ہیں۔ جن سے اسکی تائید ہوتی ہے۔

تمہید ۱۱

میں نت شُدھ بُدھ مُکت سبھاؤ آنند روپ ہوں اور سب کا اپنا آپ۔ پر بے وقوف مجھ کو نہیں جانتے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

अवजानन्ति मां मूढा मानुषीं तनुमाश्रितम् ।
परं भावमजानन्तो मम भूतमहेश्वरम् ॥ ११ ॥

(۱۱) بے وقوف میرے اِس انسانی جسم کو دیکھ کر آنادر کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ یہ سب بھوتوں کا ایشور پرم روپ ہے
شرح۔ میں ساکھشات ایشور ہوں۔ پر جن بے وقوفوں کو یہ سمجھ نہیں۔ وہ میرا انسانی قالب دیکھ کر آدر نہیں کرتے۔ بلکہ مذمت (نندا) کرتے ہیں۔ میں نے اِس جسم کو بھگتوں پر کرپا کر کے باختیار خود دھارا ہوا ہے۔ جن کا انتہ کرن صاف نہیں۔ وہ مجھے اپنی طرح انسان خیال کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ یہ پرم روپ سب بھوتوں کا ایشور ہے۔

تمہید ۱۲

ایشور کی نندا اور آدر نہ کرنا یہ بڑا بھاری پاپ ہے اور نتیجہ اِس کا نرک ہے اِس پر ذیل کا شلوک۔

मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ।
राक्षसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥ १२ ॥

(۱۲) ایشور کا انادر کرنے والے جن کی پرکرتی راکھشی اسری اور تامسی ہوتی ہے اور چت ناپاک رہتا ہے۔ اُن کی تمام خواہشیں اور کرم اور گیان سب بے فائدہ ہے۔

شرح۔ جن کا ایشور کا انادر کر یعنے ایشور کو نہ مانکر یہ خیال ہے کہ سواے کرموں کے ایشور کے کچھ اختیار نہیں۔ اُن کی تمام خواہشیں اور اگنی ہوتر وغیرہ کرم اور گیان یعنے وہ شاستر جس میں ایشور کا نام نہیں سب بے فائدہ ہے۔ اور سراسر باعث تکلیف ہے ایشور کا انادر یعنے نندا یہ بڑا بھاری پاپ ہے۔ اِس سے ہردا ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور پرکرتی (سبھاؤ) راکھشی اکسری تامسی اور کام کرودھ لوبھ ہوکر آخر کار نرک۔

تمہید ۱۳

خلاصہ اوپر کے بیان کا یہ ہے کہ ایشور کو نہ مانکر جو جو خواہشیں اور جو جو کرم کئے جاتے ہیں اور جو جو اِس طرح کے شاستر پڑھے جاتے ہیں وہ سب بیفائدہ ہیں۔ ان سے نہ کچھ عاقبت کا بھلا نہ یہاں کا بھلا نہ بیک نہ گیان۔ غرضیکہ لذات (بھوگ) دنیا اور عاقبت (موکھش) کچھ بھی نہیں۔ اور جو لوگ اِن کے برعکس بھگونت شرن ہوتے ہیں اُن کی نسبت اِس قسم کا کوئی فکر نہیں اس پر ذیل کا شلوک۔

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिताः ।
भजन्त्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम् ॥ १३ ॥

(۱۳) اے پارتھ جو مہاتما ہیں اور دیوی پرکرتی رکھتے ہیں وہ مجھ سب کے کارن کو جانکر انن من ہو کر مجھے بھجتے ہیں۔

شرح۔ جو سابقہ جنموں کے پنوں سے صاف دل اور بلا خواہش رہتے ہیں۔ اور دیوی پرکرتی رکھتے ہیں۔ وہ انن من ہو کر یعنے سب طرفوں سے من روک کر مجھ ابناشی جگت کے کارن (فاعل) کا سمرن کرتے ہیں۔

تمہید ۱۴

سب طرفوں سے من روک کر مہاتما لوگوں کے بھجن کرنے کے طریقہ کا بیان۔

सततं कीर्तयंतो मां यतंतश्च दृढव्रताः ।
नमस्यंतश्च मां भक्त्या नित्ययुक्ता उपासते ॥ १४ ॥

(۱۴) مہاتما لوگ بھگتی سے میرا دھیان کر کر مجھ کو نمسکار کر کر درڑھ برت ہو کر میرا سمرن کرتے ہیں۔

شرح۔ مہاتما لوگ کسی برھم نیشٹی (برھم میں قائم) گورو کے پاس جا کر اوّل ویدانت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پھر اونکار کا جاپ پھر اونیشدوں کا پاٹھ پھر اونیشدوں کے ارتھ کا تذکرہ اِس طرح کرتے کرتے گورو کے پاس یا تنہائی میں بیٹھ کر مطابق وید اور گورو کے بتائے ہوئے طریقہ کے میرا دھیان کرتے ہیں۔ یعنے جیسا میں ہوں۔ اس کا نسچہ کرتے ہیں۔ اور یہ کو درڑھ برت دھار لیتے ہیں یعنے اہنسا ست۔ استے (چوری نہ کرنا) برھم چریہ اپری گرہ (دان نہ لینا) اور سم (من کا روکنا) دم (اندریوں کا روکنا) وغیرہ ان سادھنوں کو جن کا چوتھے ادھیائے میں ذکر آتا ہے کرتے ہیں۔ اور مجھ کو نمسکار کرتے ہیں۔ نمسکار نو طرح کی بھگتی سے مراد ہے شروَن۔ کیرتن۔ سمرن۔ پادسیون۔ ارچن۔ بندنا۔ داس بھاؤ سکھا بھاؤ۔ اتم نویدن۔

غرض ان تمام سادھنوں کی تکمیل کے بعد کسی قسم کا بگھن میرا سمرن کرنے کے لئے نہیں رہتا۔ اس پر سوا لو اونیشد پرمان

شرتی اَرتھ

جس مہاتما کے دل میں بہت بڑی بھگتی جیسی ایشور میں ویسی ہی گورو میں ہوتی ہے۔ وہ ویدوں کے سب ارتھوں کو جان لیتا ہے

سوتر ارتھ

سب بگھنوں کا ناش اور چیتن آتما کا پانا یہ ایشور بھگتی کا پھل ہے۔

اِس طرح سم دم وغیرہ سادھنوں اور شروَن منن ندھیاسن سے یکت مجھ کو نمسکار کر کر کسی قسم کا بگھن نہ پہنچنے اور من رُک جانے سے مہاتما لوگ میرا دھیان کرتے ہیں۔ اور ازاں بعد پھر انہیں اِس گیان میں کہ میں برھم ہوں کسی

قسم کا شُبہ نہیں ہوتا۔ جیسے دیا سے اندھیرا دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گیان سے اگیان اور اس کا فعل دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر نہ کسی کرم کرنے نہ اوپاشنا کرنے اور نہ برھم لوک جانے کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ پوشیدہ گیان ہے اور اسی کے بتانے کا ادھیائے کے شروع میں یہ ذکر تھا کہ میں تجھ کو گُپیہ گیان بتاؤنگا۔

تمہید ۱۵

جو لوگ شرون یعنے سُننے اور منن یعنے اُس کو یاد رکھنے اور ندھیاسن یعنے اُس پر ٹھہرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ تین طرح کے ہیں۔ اعلےٰ اوسط ادنیٰ اِس لئے جیسا اُن کا ادھکار ہے ویسی ہی میری اوپاشنا کرتے ہیں۔ اِس پر ذیل کا شلوک

ज्ञानयज्ञेन चाप्यन्ये यजंतो मामुपासते ।
एकत्वेन पृथक्त्वेन बहुधा विश्वतोमुखम् ॥ १५ ॥

(۱۵) بعض مجھ کو ایک روپ جانکر گیان یگ سے میری اپاسنا کرتے ہیں اور بعض الگ الگ جانکر اور بعض انیک روپ جانکر۔

شرح۔ اُن لوگوں میں جن کو اوپر بیان کئے ہوئے سادھنوں کی طاقت حاصل نہیں۔ بعض میری گیان یگ سے اوپاشنا کرتے ہیں۔ یعنے یہ کہ اے ایشور تو میرا روپ ہے اور میں تیرا روپ ہوں۔ اِس کے سوائے اور کوئی سادھن نہیں کرتے۔ اِن کی اوپاشنا میں اوپاشیہ کا یعنے جس کی اوپاشنا کی جاتی ہے۔ اور اوپاشنا کرنے والے کا کچھ بھید (فرق) نہیں ہوتا۔ اِس لئے یہ اعلےٰ ہیں۔ اور بعض میری الگ الگ جانکر اوپاشنا کرتے ہیں۔ یعنے سورج کو برھم جانکر یا من کو برھم جانکر یہ بھی میری اوپاشنا ہے۔ مگر ان میں اوپاشیہ اوپاشک کا بھید ہے اس وجہ سے یہ متوسط درجہ کے ہیں۔ اور بعض انیک روپ جانکر اوپاشنا کرتے ہیں یعنے الگ الگ دیوتا کی۔ یہ اوپاشنا بھی میری ہے۔ کیونکہ دیوتا مجھ سے غیر نہیں۔ پہلی قسم کی اوپاشنا اَہنگرہ کہلاتی ہے۔ اور دوسری قسم کی پرتیک (الگ الگ) اور یہ تیسری اِن دونوں میں نہیں۔ اِس وجہ سے یہ ادنےٰ ہے۔

تمہید ۱۶

ارجن نے کہا مہاراج یہ الگ الگ تین طرح کی اپاشنا آپ کی کیسے ہو سکتی ہے
شری بھگوان نے کہا الگ الگ ہوئی بھی میں ہی ہوں - اس پر ذیل کا شلوک -

अहं क्रतुरहं यज्ञः स्वधाहमहमौषधम् ।

मंत्रोऽहमहमेवाज्यमहमग्निरहं हुतम् ॥ १६ ॥

(۱۶) میں ہی کرتو ہوں - میں ہی یگ ہوں میں ہی کھشدا ہوں
اور میں ہی اوشدی ہوں - اور میں ہی منتر اور میں ہی گھرت اور
میں ہی اگنی اور میں ہی آہوتی ہوں -

شرح - میں ہی کرتو اور میں ہی یگ وغیرہ ہوں - اس طرح الگ الگ کہنے کا
مطلب یہ ہے کہ سرب روپ میں ہی ہوں - کرتو سے مراد جوتی شٹوم وغیرہ یگوں
کی ہے جو شرتیوں کے حوالہ سے کئے جاتے ہیں - اور یگ سے ویش دیو وغیرہ
کی جو مہا یگ کہلاتے ہیں - اور سمرتیوں کے حوالہ سے کئے جاتے ہیں اور کھشدا
ہوں یعنے غذا جو پتروں کے واسطے دیجاتی ہے اور اوشدی ہوں یعنے ہر ایک
خوراک یا ادویات یعنے بوٹیاں اور منتر ہوں یعنے دیوتاؤں کے واسطے آہوتی
ڈالنے کا منتر - اور گھرت ہوں یعنے گھی - اور اگنی ہوں یعنے ہون کی آگ
اور آہوتی ہوں - یعنے آگ میں ڈالی جانے والی سامگری - اس طرح سب میں
ہی ہوں - الگ الگ کہنے کا مطلب بغرض الگ الگ اوپاشنا کے ہے -
غرض کریا یعنے حرکت اور کرم یعنے فعل اور پھل یعنے انجام ایشور سے
الگ کچھ بھی نہیں -

पिताहमस्य जगतो माता धाता पितामहः ।

वेद्यं पवित्रमोंकार ऋक् साम यजुरेव च ॥ १७ ॥

(۱۷) میں اس جگت کا پتا ہوں - ماتا ہوں - پرورش کرنے
والا ہوں - دادا ہوں جاننے کے لائق ہوں اور پوتر ہوں اونکار

ہوں۔ اور رگ شام اور یجر ہوں۔

شرح۔ پوتر سے مراد شری گنگا کے اشنان اور گایتری کے جاپ کی ہے۔ اور اُونکار سے گیان کے سادھنوں کی۔ اور رگ سے اُس منتر کی جس میں حرفوں کا شمار مقرر ہوتا ہے اور شام جو گائیں سے پڑھا جاتا ہے اور یجر جو بلا شمار حرفوں کے اور گائین کے ہوتا ہے اور ایسا ہی اتھرون بھی ان میں شامل ہے۔ اسطرح سرب روپ میں ہی ہوں۔

गतिर्भर्ता प्रभुः साक्षी निवासः शरणं सुहृत् ।

प्रभवः प्रलयः स्थानं निधानं बीजमव्ययम् ॥ १८ ॥

گتی اور بھرتا اور پربھو اور ساکھشی اور نواس اور شرن اور سوہرد اور پیدائش اور فناہ اور استھان اور ندھیان اور نہ بدلنے والا وبیج یہ سب میں ہی ہوں۔

شرح ۔ ۱۔ گتی۔ کرموں کا پھل۔

۲۔ بھرتا۔ سُکھ دینے والا۔

۳۔ پربھو۔ سوامی مالک

۴۔ ساکھشی۔ نیک و بد کا جاننے والا

۵۔ نواس۔ گھر مندر وغیرہ رہنے کی جگہ

۶۔ شرن۔ شرناگت کی رکھشا

۷۔ سوہرد۔ نیکی کا بدلہ نہ چاہنے والا

۸۔ پیدائش۔ پیدائش

۹۔ فناہ۔ فناہ

۱۰۔ استھان۔ سہارا

۱۱۔ ندھیان۔ سکھ اور دھیان وغیرہ

۱۲۔ وبیج۔ سب کا پیدا کرنے اور نہ ناش ہونے والا یہ سب کچھ میں ہی ہوں۔

तपाम्यहमहं वर्षं निगृह्णाम्युत्सृजामि च ।
अमृतं चैव मृत्युश्च सदसच्चाहमर्जुन ॥ १९ ॥

(۱۹) میں ہی گرمی کرتا ہوں اور میں ہی پانی کھینچتا ہوں اور میں ہی چھوڑ دیتا ہوں ۔ اور میں ہی امرت روپ اور میں ہی مرتیو روپ ہوں اور اے ارجن ست بھی میں ہوں اور است بھی میں ہی ہوں ۔

شرح ۔ میں ہی سورج ہو کر گرمی کرتا ہوں اور آٹھ ماہ کے عرصہ میں جس قدر بارش کا پانی ہوتا ہے کرنوں سے کھینچ لیتا ہوں اور پھر چار ماہ میں اُس کو چھوڑ دیتا ہوں ۔ اور میں ہی دیوتاؤں اور جیووں کا امرت روپ جیون ہوں اور میں ہی سب کا ناش کرنے والا کال ہوں ۔ اور جو ست است چیزیں ہیں ۔ وہ میں ہی ہوں ۔ اس لئے اے ارجن مجھ سرب روپ کو جانکر جیسی جس کی خواہش ہوتی ہے وہ ویسی ہی میری اوپاسنا کرتا ہے یہ اُس کا مطلب ہے ۔

تمہید ۲۰

میری تین طرح کی بھگتی جو ایک روپ جانکر اور الگ الگ جانکر اور انیک روپ جانکر کی جاتی ہے اگر بلا خواہش کی جائے تو اُس سے انتہ کرن کی صفائی ہوتی ہے ۔ پھر گیان ہوتا ہے اور پھر موکش اور اگر خواہش سے کی جائے ۔ تو پھر سوائے اُن طریقوں کے جن سے خواہش پوری ہو میری اوپاسنا نہیں ہوتی اس لئے وہ لوگ بار بار پیدا ہوتے اور مرتے رہتے ہیں ۔ اس پر ذیل کا شلوک

त्रैविद्या मां सोमपाः पूतपापा यज्ञैरिष्ट्वा स्वर्गतिं
प्रार्थयन्ते । ते पुण्यमासाद्य सुरेन्द्रलोकमश्नन्ति दिव्यान्
दिवि देवभोगान् ॥ २० ॥

(۲۰) تین ویدوں کی ودیا والے امرت کے پینے والے پاپ سے بچے ہوئے یگ کر کر سورگ کو جاتے ہیں اور پنوں کے نتائج سے اندر لوک کو پہنچ کر بڑے بڑے بھوگوں کو بھوگتے ہیں ۔

شرح ۔ جن کو رگ یجر شام تین ویدوں کی ودیا حاصل ہے اور جو تی شٹوم

وغیرہ یگ کرکر امرت پیتے ہیں۔ یعنے گلو کا رس۔ وہ میرے اصلی روپ کو نہ جانکر تینوں وقت کی سندھیا میں وسو رودر آدت روپ کی پوجا کرتے ہیں۔ امرت گلو کے رس کا نام ہے جو یگ میں پیا جاتا ہے۔ اور اس سے انسان پاپوں سے چھوٹ کر سورگ کو چلا جاتا ہے۔ اس طرح کے انسان جن کا انتہ کرن صاف نہیں ہوتا اور گیان نہیں ہوتا پنوں کے نتائج سے اندر لوک کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور بڑے بھوگوں کو جو اچھی حیثیت کے آدمیوں کو حاصل نہیں ہوتے بھوگتے ہیں۔

تمہید ۲۱

کیا کوئی سورگ میں جانا اور وہاں کی لذات حاصل کرنا ناقص بات ہے اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

ते तं भुक्त्वा स्वर्गलोकं विशालं क्षीणे पुण्ये मर्त्यलोकं
विशन्ति । एवं त्रयीधर्ममनुप्रपन्ना गतागतं काम-
कामा लभन्ते ॥ २१ ॥

(۲۱) اس بڑے سورگ کو بھوگ کر پن ختم ہو جانے پر منش لوک کو آجاتے ہیں۔ اس طرح خواہش سے تینوں ویدوں کے عامل کبھی آتے اور کبھی جاتے ہیں۔

شرح۔ اس بڑے سورگ کو جو نیک کاموں سے حاصل ہوتا ہے۔ بھوگ کر پنوں کے ختم ہو جانے پر جب سورگی جسم نہیں رہتا تو پھر اور جسم پانے کے لئے منش لوک میں آجاتے ہیں اور حمل وغیرہ کئی طرح کا دکھ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح خواہش سے کرم کرنے والے بار بار کبھی سورگ کو جاتے اور کبھی واپس منش لوک کو آجاتے ہیں۔

تمہید ۲۲

اور جن کے کرم بلا خواہش ہوتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے۔

اُن کی حفاظت میرے متعلق ہوتی ہے اس پر ذیل کا شلوک۔

अनन्याश्चिन्तयंतो मां ये जनाः पर्युपासते ।
तेषां नित्याभियुक्तानां योगक्षेमं वहाम्यहम् ॥ २२ ॥

(۲۲) جو لوگ سدا مجھ میں لگ کر سب طرفوں سے رُک کر میرا ہی سمرن کرتے ہیں۔ اُن کا یوگ اور کھشیم میں ہی کرتا ہوں

شرح - جن کے دل میں سوائے میرے کبھی دوسرا خیال نہیں آتا نہ لذات محسوسات کی خواہش سب طرف ایک پرماتما جانکر۔ سب میں میرا جلوہ دیکھ کر چاروں سادھنوں سے یُکت ہو کر۔ تیاگ کر کر مجھے سب سے پرے دیکھ کر اور جو کرنے کا فرض ہے اُسے کر کر وحدانیت میں پختہ ہو کر بلا کسی خواہش کے اَور بلا کچھ کرنے کے میرا سمرن کرتے ہیں۔ اُن کا یوگ اَور کھشیم میں ہی کرتا ہوں۔ یوگ کے معنے کسی چیز کا ملنا اَور کھشیم کے معنے اس کی حفاظت۔ غرض اُن کے جسم کی حفاظت کے لئے جو کچھ درکار ہوتا ہے وہ میرے ذمہ ہے۔ اور اس کی تائید مہاراج کرشن چندر کے پچھلے وچن سے بھی کہ گیانی مجھ کو بہت پیارا ہے اور میں گیانی کو بہت پیارا ہوں۔ اَور نیز گیانی میرا آتما ہی ہے ہوتی ہے۔

اعتراض - کسی پُرانی (جیو) کا بھی یوگ اور کھشیم سوائے ایشور کے اور کرنے والا نہیں ہے۔ پھر ایشور کو اس کے کہنے کی کیا ضرورت کہ یوگ اَور کھشیم میں ہی کرتا ہوں۔

جواب - اور لوگوں کا یوگ کھشیم ایشور کی تحریک سے اور لوگوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور بھگتوں کا ساکھشات ایشور سے۔

تمہید ۲۳

ارجن نے کہا مہاراج اس سے کہ وسو رودر اور آدت وغیرہ دیوتاؤں کے بھگت بار بار پیدا ہوتے اور مرتے ہیں اَور میرے بھگت پیدا نہیں ہوتے مجھ کو نہایت تعجب ہے کیونکہ جب کوئی شے بھی آپ سے غیر نہیں تو اور دیوتا غیر کس طرح ہو سکتے ہیں۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

येऽप्यन्यदेवताभक्ता यजंते श्रद्धयान्विताः ।
तेऽपि मामेव कौंतेय यजंत्यविधिपूर्वकम् ॥ २३ ॥

(۲۳) اے کنتی کے بیٹے جو لوگ شردھا سے اور دیوتاؤں کے بھکت ہو کر اُن کو پوجتے ہیں۔ وہ بھی مجھ کو ہی پوجتے ہیں مگر بے قاعدہ طور پر۔
شرح۔ جو لوگ شردھا (یقین) سے اور دیوتاؤں کے بھکت ہو کر جوتی شٹوم وغیرہ یگوں سے ان کی پوجا کرتے ہیں وہ پوجا بھی میری ہی ہے۔ مگر بے قاعدہ طور پر یعنے وہ یہ نہیں جانتے کہ ایشور سب روپ ہے اسی وجہ سے اُن کو متوسط درجہ میں گنا جاتا ہے۔

تمہید ۲۴
جو پوجا بے قاعدہ یعنے مجھ کو نہ جان کر کی جاتی ہے اس کا کچھ پھل نہیں ہوتا۔ اِس پر ذیل کا شلوک

अहं हि सर्वयज्ञानां भोक्ता च प्रभुरेव च ।
न तु मामभिजानंति तत्त्वेनातश्च्यवंति ते ॥ २४ ॥

(۲۴) میں ہی سارے یگوں کا بھوگنے والا ہوں اور پربھو ہوں۔ جو مجھ کو اِس طرح نہیں جانتے اُن کو کچھ پھل نہیں ہوتا
شرح۔ بحوالہ شرتیوں سمرتیوں کے جو جو یگ جس جس دیوتا کے واسطے کیا جاتا ہے اُس اُس روپ سے میں ہی اُن کا بھوگنے والا ہوں۔ اور پربھو ہوں۔ یعنے نتائج کا دینے والا اور انتریامی۔ لیکن جو اور دیوتا کے بھکت ہیں۔ وہ مجھے بھوگنے والا اور پربھو نہیں جانتے۔ اِس لئے اُن کا کرم کرنا میرے واسطے نہیں ہوتا۔ اور دھواں وغیرہ راستہ سے جا کر وہاں کی لذات حاصل کر کر پُن ختم ہو جانے پر منش لوک کو واپس آجاتے ہیں۔ اور دوبارا پھر کرم کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جو اور دیوتاؤں کو میرا روپ جانکر کرم کرتے ہیں وہ اترائین مارگ سے برھم لوک کو جا کر وہیں گیان حاصل کرتے اور وہیں موکھش ہو جاتے ہیں۔

تمہید ٢٥

اور دیوتاؤں کی بھکتی کرنے سے موکھش نہیں ملتی۔ جیسا دیوتا ہوتا ہے ویسا ہی اُس کا نتیجہ مل جاتا ہے۔ ایشور کا بھگت سب سے اونچا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

यान्ति देवव्रता देवान् पितॄन्यान्ति पितृव्रताः ।
भूतानि यान्ति भूतेज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम् ॥२५॥

(٢٥) دیوتاؤں کے پجاری دیوتاؤں کو پہنچتے ہیں اور پتروں کے پتروں کو اور بھوتوں کے بھوتوں کو اور میرے مجھ کو۔

شرح۔ انتہ کرن کے فرق سے بے قاعدہ پوجا کرنے والے انسان تین طرح کے ہیں۔ ساتکی۔ راجسی۔ تامسی۔ ساتکی بھینٹ (نذر) اور نمسکار سے دیوتاؤں کو پوج کر دیوتاؤں کو پہنچ جاتے ہیں۔ کیونکہ جو جس روپ سے ایشور کو پوجتا ہے وہ اسی روپ کو پہنچ جاتا ہے۔ اس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

ایشور کا پوجنے والا جس روپ سے ایشور کو پوجتا ہے
وہ اُس کے اسی روپ کو پہنچ جاتا ہے۔

اسی طرح راجسی شرادھ وغیرہ سے پتروں کو پوج کر پتروں کو پہنچتے ہیں۔ اور تامسی بھوت پریت راکھش وغیرہ کو پوج کر بھوت وغیرہ کو اور جو میری پوجا کرتے ہیں وہ مجھ کو یعنی میرے نہ ناش ہونے والے مقام کو۔ اس سے ثابت ہے کہ میری پوجا کا نہ کرنا اگیان کا بڑا ہی زور ہے۔

تمہید ٢٦

انسان کو سوائے ایشور کے اور کسی دیوتا کی بھکتی کرنی نہیں چاہئے کیونکہ ایک تو اس کا کرنا آسان ہے اور دوسرا اس کا نتیجہ اعلےٰ ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

पत्रं पुष्पं फलं तोयं यो मे भक्त्या प्रयच्छति ।
तदहं भक्त्युपहृतमश्नामि प्रयतात्मनः ॥ २६ ॥

(٢٦) جو شخص بھگتی سے مجھ کو پتے پھول پھل یا پانی دیتا ہے میں اُس بھگتی سے دی ہوئی چیز کو خود کھا لیتا ہوں۔

شرح۔ جو شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد پریم سے مجھ کو پتے پھول پھل وغیرہ چیزیں دیتا ہے۔ میں اُسے خود کھا لیتا ہوں۔ یعنے قبول کر لیتا ہوں جیسے کوئی شخص راجہ کا ملازم ہو۔ اور وہ کسی شے سے راجہ کی خدمت کرے تو وہ اُسے قبول کر لیتا ہے۔ اُسی طرح میں اپنے بھگتوں کی پریم سے دی ہوئی تھوڑی چیز کو بھی لے لیتا ہوں۔ ایشور کھانا یا لینا کچھ نہیں۔ اِس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

دیوتا کھاتے پیتے کچھ نہیں فقط امرت کو دیکھ کر سیر (ترپت) ہو جاتے ہیں۔

دیوتاؤں کا دیکھ کر سیر ہو جانا مثال ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کچھ کھانے اور لینے کے سروگیہ (ہمہ داں) ایشور پریم دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ مثلاً سداماں برہمن نے پریم سے دان دئے گئے۔ اور وہ ایشور نے خوشی سے بغیر کچے پکے کا خیال کرنے کے اس طرح کھائے۔ جس طرح اپنے کھا لیتے ہیں۔ غرض ایشور کی ہی بھگتی کرنی چاہئے۔ یہ اس کا مطلب ہے۔

تمہید ٢٧

مہاراج آپ کی بھگتی کا طریقہ کیا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत् ।
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥ २७ ॥

(٢٧) اے کُنتی کے بیٹے جو تو کرے۔ جو کھائے۔ جو آہوتی ڈالے جو دے۔ جو آگ میں تپ کرے۔ سب میرے ارپن کر۔

شرح۔ جو تو کرے۔ یعنے شاستر کا کام کرنے کے بغیر چلنا پھرنا جو کچھ کرے۔ اور جو کھائے۔ یعنے جس سے بھوک مٹ جائے اور جو آہوتی ڈالے یعنے اگنی ہوتر وغیرہ جو کرم کرے اور جو دے یعنے اتتھی وغیرہ کو سونا وغیرہ جو دان دے۔

اور جو آگ میں تپ کرے - یعنے غفلت سے کئے ہوئے گناہوں کو دور کرنے
کے لئے چندرائین وغیرہ جو برت کرے - اِن سب کاموں کو بلکہ جو اِن کے علاوہ
خود بخود ہوں سب کو میرے ارپن کر - اسی کا نام میری بھکتی ہے اور میری خاطر نیا کوئی کام کرنے والا
نہیں - یہ مطلب ہے -

تمہید ۲۸

بھکتی کا انجام کیا ہے اِس پر ذیل کا شلوک

शुभाशुभफलैरेवं मोक्ष्यसे कर्मबन्धनैः ।
संन्यासयोगयुक्तात्मा विमुक्तो मामुपैष्यसि ॥ २८ ॥

(۲۸) اِس طرح تو کرتے کرتے اچھے بُرے کاموں کے بندھن
سے چھوٹ جائیگا - اور پھر سنیاس یوگ سے مُکت ہو کر مجھکو پہنچ جائیگا -
شرح - اِس طرح ہر ایک کام میرے ارپن کرتے کرتے جب تیرا کسی کام سے
تعلق نہیں رہیگا - تو پھر تو اچھے بُرے سب کاموں کے بندھن سے چھوٹ
جائیگا - سب کرموں کا ایشور ارپن کرنا سنیاس یوگ کہلاتا ہے - اِس سنیاس
یوگ سے انتھکرن کی صفائی کر کر کرموں کے بندھن سے چھوٹ کر جیون مکت
ہوا ہوا بدیہہ مکتی کے بعد مجھ کو پہنچ جائیگا - مطلب یہ کہ اب بھی تو مجھ سے غیر تو
نہیں - مگر جب او پادھی یعنے جسم ہی ناش ہو جائیگا - تو پھر فرضی بھید بھی
نہیں رہیگا -

تمہید ۲۹ -

ارجن نے کہا مہاراج بھکتوں پر دیا کرنا اور دوسروں پر نہ کرنا یہ راگ
دویش ہونا سخت قابل اعتراض ہے - اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک -

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ।
ये भजंति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम् ॥२९॥

(۲۹) میں سب پرانیوں کو برابر جانتا ہوں - میرا نہ کسی سے
راگ ہے اور نہ دویش - جو مجھ کو بھکتی سے پوجتے ہیں میں اُنمیں

رہتا ہوں۔

شرح۔ میں سب پرانیوں میں ست چت آنند روپ ہو کر دیا پک ہوں۔ اور سب کا انتریامی ہوں۔ مجھ کو نہ کسی سے راگ ہے یعنے الفت اور نہ دویش ہے۔ یعنے نفرت۔ بھگتوں میں زیادہ روشن اس وجہ سے ہوں۔ کہ اُن کا انتھ کرن سب کرم میرے ارپن کر کر صاف ہو جاتا ہے۔ یعنے رجو تمو گنوں سے پاک۔ فقط ایک ستو گن رہ جاتا ہے۔ جس سے اُن کی چت برتی (تصور) میرا روپ ہو جاتی ہے۔ اور میرے عکس سے بھر جاتی ہے کیونکہ جو شے صاف اور روشن ہو اس کا خاصہ ہی یہی ہے۔ یعنے کوئی شے صاف چیز کے نزدیک آئے۔ اُس میں اُس کا عکس آجاتا ہے۔ اور جو صاف نہ ہو۔ اُس میں اُس کا عکس نہیں آتا۔ جیسا کہ سورج کی روشنی سب جگہ یکساں ہوتی ہے۔ مگر جہاں شیشہ ہوتا ہے وہاں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور جہاں گھڑا وغیرہ اشیائے وہاں نہیں ہوتی۔ گویا سورج کا نہ شیشے سے راگ ہوتا ہے اور نہ گھڑا سے دویش۔ اسی طرح بھگتوں کے دل صاف ہوتے ہیں۔ اور میں اُن میں ظاہر ہو جاتا ہوں۔ اور دوسرے جن کا دل صاف نہیں ہوتا۔ اُن میں نہیں ہوتا مطلب یہ کہ میرا راگ دویش کسی سے نہیں۔ جہاں دل کی صفائی ہے میرا ظہور ہے۔ اور جہاں نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ اسی طرح اور مثالیں بھی ہیں مثلاً جو شے آگ کے نزدیک آتی ہے۔ وہ روشن بھی ہو جاتی ہے۔ اور گرم بھی ہو جاتی ہے اور جو نزدیک نہیں آتی اس پر اُس کا اثر نہیں آتا اور ایسا ہی کلپ برکھش (درخت) ہے جو شخص اس کے نزدیک آتا ہے۔ اُس کی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔ اور جو نزدیک نہیں آتا اس پر اُس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ مطلب یہ کہ جس طرح اِن چیزوں کا کسی سے راگ دویش نہیں ہوتا فقط ان کا خاصہ ہے اسی طرح میرا کسی سے راگ دویش نہیں ہے۔

تمہید ۳۰

میری بھگتی کا جو مجھ یکساں رہنے والے کو بھی یکساں رہنے نہیں دیتی تو اُس کا مہاتم سُن۔

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक्।
साधुरेव स मंतव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥ ३० ॥

(۳۰) اگر کوئی بھگت بدچلن بھی سب طرفوں سے من روک کر میرا بھجن کرنے لگے تو تو اُس کو سادھو جان کیونکہ اُسکا یقین اچھا ہے

شرح۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اجامل کی طرح بدچلن ہو کر بھی پچھلے جنموں کے سبب سب طرفوں سے من روک کر میرا بھجن کرنے لگ جاوے وہ سادھو ہی ہے کیونکہ اُس کا یقین اچھا ہے۔

تمہید ۳۱

ایسے اچھے یقین سے جب بدچلنی چھوٹ جاتی ہے پھر وہ کس طرح رہتا ہے اِس پر ذیل کا شلوک۔

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति।
कौन्तेय प्रतिजानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥ ३१ ॥

(۳۱) اے کُنتی کے بیٹے وہ جلد دھرماتما ہو کر ہمیشہ کی شانتی پالیتا ہے۔ اِس لئے تو منادی سے کہہ دے کہ کرشن دیو کے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

شرح۔ میرا سمرن بدت کے پاپی کو بھی جلد دھرماتما کر دیتا ہے اور بدچلنی سے چھوٹ کر ہمیشہ کی شانتی پالیتا ہے جس سے تمام دشمنوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ ارجن نے کہا مہاراج اگر آپ کا بھگت ہو اور بدچلنی نہ چھوڑ سکے تو پھر اُس کا ناش ہو جاوے گا۔

اِس کے جواب میں بھگتوں کے بس ہوئے بھگوان کرشن چندر نے قدرے ناراضگی سے فرمایا اے کُنتی کے بیٹے میری بھگتی کی مہمان میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں جن کا اُس پر یقین نہیں۔ اُن کے روبرو باحوصلہ پکار کر کہدے کہ کرشن دیو کا بھگت خواہ کیسا ہی بدچلن مصیبت زدہ کسی نایاب چیز کا خواہشمند بے وقوف بے سہارا ہو۔ اُس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ موکش جاتا

ہے۔ جیساکہ اجامل سے جو کہ بدچلن تھا اور ہاتھی سے جو مصیبت زدہ تھا۔ اور دھرو سے جو کہ نادان اور نایاب چیز (اٹل پدوی) کا خواہشمند تھا۔ اور پر ہلاد سے جو کہ بے سہارا تھا۔ اس کی نظریں ملتی ہیں۔ اور رتن سہسر نام کے حوالہ سے بھی ثابت ہے کہ باسدیو کے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

تمہید ۳۲

بعض تو کسی بُری صحبت سے بدچلن ہو جاتے ہیں۔ جیساکہ اجامل جن کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ اور بعض قدرتاً ہی ناقص اور بدچلن ہوتے ہیں۔ بھگتی سے اُن کا بھی کلیان ہو جاتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ।
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥३२॥

(۳۲) اے پرتھا کے بیٹے میرا بھجن کر کر پاپی اور استریاں اور ویش اور شودر سب پرم گتی کو پہنچ جاتے ہیں۔

شرح۔ خواہ کوئی چانڈال ہو یا ٹیڑھی جونوں میں پیدا ہونے والا۔ یا استری ویش شودر جن کو وید کا ادھکار نہیں۔ وہ باوجود بدچلن ہونے کے بھی میری شرن آکر پرم گتی کو پہنچ جاتے ہیں۔ ویش کو وید کا ادھکار تو ہے مگر نہ ادھکاریوں میں اِس وجہ سے گنا گیا ہے کہ اُس کو کام کی کثرت ہوتی ہے۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व मां ॥ ३३ ॥

(۳۳) اور پوتر براہمنوں اور راج رشیوں کی موکش میں تو شک ہی کیا ہے یہ دنیا فانی اور سکھ سے خالی ہے اِسمیں آکر میرا سمرن کر۔

شرح۔ برہمنوں اور راج رشیوں (کھشتریوں) کی جن کو سوکھشم باتوں کے سمجھنے کی طاقت ہوتی ہے اور کرم اور کل کے لحاظ سے بھی سریشٹھ ہیں موکش ہونے میں شک ہی کیا ہے۔ میری بھگتی سے سب موکش ہو جاتے ہیں اِس لئے ضروری

ہے۔ کہ اِس منش شریر کو پاکر پیشتر اِس کے کہ دُکھ پلنے والا جسم چھوٹے میرا سمرن کر۔ اِس میں دیر مت کر سکھوں کی تلاش میں مت بھٹک۔ راجرشی ہو کر میرے بھجن سے جنم کا سدھار کر ورنہ یہ جنم اکارتھ جائیگا۔

تمہید ۳۴

بھجن کرنے کا طریقہ۔ اور ادھیائے کی سماپتی

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥ ३४ ॥

(۳۴) مجھ میں من لگا میرا بھکت بن میری پوجا کر مجھ کو نمسکار کر۔ اِس طرح میرے آشرے مجھ میں من لگائے ہوئے مجھ کو پہنچ جائیگا۔

شرح۔ مجھ میں من لگا یعنے میری خدمت اِس طرح نہ کر جس طرح راجہ کی کی جاتی ہے۔ اور من بیٹا وغیرہ میں رہتا ہے۔ بھکت بن کر پوجا کر اور مجھ کو نمسکار کر۔ یعنے من زبان اور جسم سے جھک کر نمسکار کر۔ اِس طرح میرے آشرے ہو کر مجھ میں من لگا کر مجھ کو جو بمانند خود بخود روشن بغیر کسی اوپادھی (جسم) کے ہوں آ پہنچ جائیگا۔

شری سوامی مدھوسودن جی کے شلوک کا ارتھ

بعض تو شری گوبندجی کے چرن کملوں کا رس پی کر انتہ کرن کی صفائی سے سنسار سمدر سے پار ہو جاتے ہیں۔ اور جلد ہی اپنی روشن آتما کو دیکھ لیتے ہیں۔ اور بعض ویدانت شاستر کے بچار سے اس خواب و خیال دنیا کو چھوڑ کر نرمل آنند روپ موکھش کو پہنچ جاتے ہیں۔

اِت سری مدسودن سرسوتی کرت شری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا راج گہیہ نام نانواں ادھیائے سماپت ہوًا۔

ॐ तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां
योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे राजविद्याराजगुह्ययो-
गो नाम नवमोऽध्यायः ॥ ९ ॥

اَدھیائے دسُواں

تمہید-۱

ساتویں- آٹھویں- اور نانویں ادھیاؤں میں بھگوان کرشن چندر کے سگن اور نرگن دو طرح کے روپ کا بیان کیا گیا ہے- اور نیز اُن وبھوتیوں کا بھی جو سگن برھم کا دھیان ہیں اور نرگن برھم کے گیان کا کارن- مثلاً میں رس روپ ہوں- اِس کا ساتویں ادھیائے میں ورنن ہے اور میں کرتو اور یگ وغیرہ ہوں اس کا نانویں ادھیائے میں- اِس دسویں ادھیائے میں انہیں کا دستار (مفصل) ہے یعنے شری بھگوان کی وبھوتیوں کا اور اُن کے اصلی روپ کا اور پیشتر اِس سے کہ ارجن کچھ پوچھے اُس کی تسلّی کے لئے اُس کے بغیر پوچھے ہی-

श्रीभगवानुवाच । भूय एव महाबाहो शृणु मे परमं वचः ।
यत्तेऽहं प्रीयमाणाय वक्ष्यामि हितकाम्यया ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

(۱) اے مہا باہو تو پھر میرے بڑے اُوتم وچن کو سُن- جو میں تجھ کو بڑا عزیز جانکر تیری بھلائی کے لئے کہتا ہوں-

تمہید-۲

مہاراج جیسے آپ نے پیچھے بہت طرح کہ دیا ہے- اس کو بغیر پوچھے پھر کہنے کی کیا ضرورت- اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک

न मे विदुः सुरगणाः प्रभवं न महर्षयः ।
अहमादिर्हि देवानां महर्षीणां च सर्वशः ॥ २ ॥

(۲) میرے پرتاپ کو نہ دیوتا جانتے ہیں اور نہ مہرشی - کیونکہ میں سب دیوتاؤں اور رشیوں کا کارن ہوں -

شرح - میرا پرتاپ یعنے طاقت جو کئی طرح کی وبہوتیوں سے ظاہر ہے اس کو نہ اندر وغیرہ دیوتا جانتے ہیں اور نہ بھرگو وغیرہ مہرشی - کیونکہ میں سب کا کارن (فاعل) ہوں - اور سب کی بدہی کا پریرک یعنے بدھی کو طاقت دینے والا - اِس لئے جو میرا بنایا ہوا ہے - وہ مجھ کو کس طرح جان سکتا ہے -

تمہید ۳

جن کے بہت بڑے نیک کام ہوتے ہیں وہ میرے پرتاپ کو جانتا ہے اِس پر ذیل کا شلوک -

यो मामजमनादिं च वेत्ति लोकमहेश्वरम् ।
असंमूढः स मर्त्येषु सर्वपापैः प्रमुच्यते ॥ ३ ॥

(۳) جو ودوان یعنے صاحب علم مجھ کو آنادی اجنما لوگوں کا ایشور جانتا ہے وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے -

شرح - جو صاحب علم بلا کسی قسم کے موہ کے مجھ سب کے کارن آنادی آجنما (نہ پیدا ہونے والا) کو لوگوں کا ایشور جانتا ہے - وہ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے - اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگیان کا جو سب پاپوں کا باعث ہے - جب اُس کا ناش ہوتا ہے تو موکھش ہو جاتا ہے -

تمہید ۴ و ۵

میں سب کا میشور ہوں اِس پر ذیل کے شلوک

बुद्धिर्ज्ञानमसंमोहः क्षमा सत्यं दमः शमः ।
सुखं दुःखं भवो भावो भयं चाभयमेव च ॥ ४ ॥

(۴) بدھی اور گیان اور آسم موہ یعنے جاننے اور کام کرنے کی پریتی اور کھشما اور سچ اور دم اور سم اور سکھ دُکھ اور ہونا اور نہ ہونا اور ڈرنا اور نہ ڈرنا

अहिंसा समता तुष्टिस्तपो दानं यशोऽयशः ।
भवंति भावा भूतानां मत्त एव पृथग्विधाः ॥ ५ ॥

(۵) اور اہنسا اور سمتا (برابری) اور سنتوش اور تپ اور دان اور نیک نامی اور بدنامی یہ پرانیوں کی سب الگ الگ حالتیں مجھ سے ہی ہوتی ہیں۔

شرح - بدھی - سوکھشم باتوں کے سمجھنے کی طاقت -
گیان - یہ جاننا کہ کیا آتما اور کیا نہ آتما ہے -
اسم موہ - قدرتی چیزوں کے جاننے اور ہوشیار ہو کر کام کرنے کی بردرتی (میلان)
کھشما - نہ مارنا نہ ناراض ہونا
ست - حالجات کے مطابق چیزوں کا جاننا
دم - باہر کی اندریاں روکنا
سم - من کا وشیوں سے روکنا
سکھ - موافق طبع اور مطابق دھرم
دُکھ - ناموافق طبع اور نامطابق دھرم
بھاؤ - ہونا
ابھاؤ - نہ ہونا
بھے - ڈرنا
ابھے - نہ ڈرنا
اہنسا - کسی کو دکھ نہ دینا
سمتا - یکساں یعنے نہ کسی سے دوستی نہ دشمنی
سنتوش - جس قدر ملے اسی میں خوش
تپ - بحوالہ شاستر کے جسم اور حواسوں کا سُکھانا
دان - اعتقاد سے تیرتھ پرب اور وقت کا لحاظ رکھ کر حسب

حیثیت مستحق کو دینا۔
نیکنامی۔ دھرم میں مشہوری
بدنامی۔ پاپ میں مشہوری
اِس طرح دھرم ادھرم کے سبب یہ سب پرانیوں کی حالتیں مجھ سے ہی ہوتی ہیں۔

تمہید۔ ۶
اور وبھوتیوں کا ورنن

महर्षयः सप्त पूर्वे चत्वारो मनवस्तथा ।
मद्भावा मानसा जाता तेषां लोक इमाः प्रजाः ॥ ६ ॥

(۶) سات مہرشی اَور چار پہلے جن کی یہ سرشٹی یہ سب لوک ہیں۔ یہ سب میرے مانسی ظہور ہیں۔

شرح ۔ بھرگو وغیرہ ساتوں مہرشی جن کو ہر ایک بات کا علم (ہمہ دان) ہے اَور وید اَور اس کے ارتھوں کا گیان ہے۔ اور ودیا کا شروع بھی اُنہیں سے ہؤا ہے۔ یہ پیدائش عالم سے پہلے میرے مانسی ظہور ہیں۔ رشیوں کی پیدائش کے متعلق ایک پوران کا حوالہ۔

شلوک
بڑے تیج دہاری برھمانے اپنے ساتوں بیٹوں بھرگو مریچی
اَتری پُلست رکرتو پُلہ وششٹ کو جو کہ براہمن ہیں۔ من سے پیدا کیا

اَور چار پہلے اِن چاروں سے یا چاروں ساورتی منوؤں سے مراد ہے۔ یا چاروں سنکادکوں سے۔ اَور منو سے سونبھو وغیرہ چودہ منوؤں سے یہ سب جن میں میرے سمرن سے گیان اَور ایشوریہ کی شکتی (طاقت) ہوئی ہے۔ میرے سنکلپ سے پیدا ہوے ہیں۔ جُونی سے نہیں ہوے۔ اِس لئے میرے برن گربھ روپ سے ہؤا ہؤا اُن کا پوتر جنم سب پر ظاہر ہے اور جس قدر اچھی کُل کے براہمن اَور ودوان ہوے ہیں۔ وہ سب انہیں بھرگو وغیرہ مہرشیوں اَور

چاروں سنکادکوں اور چودہ منوؤں سے ہوئے ہیں۔

تمہید ۔ ۷

سگن برہم کا پرتاپ یعنے تتوکی جان لینے کے بعد گیان کا پھل

एतां विभूतिं योगंच मम यो वेत्ति तत्त्वतः।
सोऽविकंपेन योगेन युज्यते नात्र संशयः ॥ ७ ॥

(۷) جو میرے یوگ اور وبھوتی کو ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے۔
وہ اس نہ ہٹنے والے یوگ کو پالیتا ہے اس میں شک نہیں۔

شرح ۔ جو بدھی اور گیان وغیرہ اور ساتوں رشی وغیرہ میری وبھوتی کو اور میرے یوگ یعنے پرم ایشوریہ کو ٹھیک ٹھیک جان لیتا ہے۔ وہ میرے اس سچے گیان کو جو سمادھی روپ ہے۔ اور کسی خرابی سے ہٹنے والا نہیں ہے۔ بلاشبہ پالیتا ہے۔

تمہید ۔ ۸

جو یوگ۔ یوگ اور وبھوتی کو جانکر قائم ہوتا ہے۔ اس کا ذیل کے چار شلوکوں میں ورنن۔

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते।
इति मत्वा भजंते मां बुधा भावसमन्विताः ॥ ८ ॥

(۸) مجھ سے سب کی پیدائش ہوتی ہے اور مجھ سے سب کی حرکت۔ ایسا جانکر بدھماں پریم سے میرا سمرن کرتے ہیں۔

شرح ۔ میں ہی سب کی پیدائش اور فناو کا کارن ہوں یعنے اپادان کارن بھی اور نمت کارن بھی اوپادان کارن وہ فاعل ہے جس سے کوئی چیز بنائی جاتی ہے جیسا کہ مٹی سے گھڑا۔ اور نمت کارن وہ فاعل جو کسی شے کو بناتا ہے۔ جیسا کہ کمہار گھڑے کو اور سب کو مجھ سے حرکت ہوتی ہے۔ یعنے ہر ایک کام میں جو قانون قدرت کے مطابق ہیں۔ مجھ سربگیہ (ہمہ دان) انتریامی ہی کی طاقت ہے۔ جو عقلمند مجھ کو

اِس طرح جانتے ہیں۔ وہ بڑے پریم سے میرا سمران کرتے ہیں۔

تمہید ۹

پریم سے بھجن کرنے کا بیان

मच्चित्ता मद्गतप्राणा बोधयंतः परस्परम् ।
कथयंतश्च मां नित्यं तुष्यंति च रमंति च ॥ ९ ॥

(۹) مجھ میں من اور پران لگائے ہوئے ایک دوسرے کو اُپدیش دیتے ہوئے میرا ذکر کرتے ہوئے خوش ہوتے اور آنند مناتے ہیں

شرح۔ مجھ میں من اور پران لگائے ہوئے اِس کا یہ مطلب ہے۔ کہ تمام حواسوں کو مجھ میں لگا دیتے ہیں یا حواسوں سے کام ہی میرے بھجن کا کرتے ہیں۔ یا سوائے میرے اور کچھ دیکھتے ہی نہیں۔ یا اُن کی زندگی ہی میرے نمت ہے۔ اور ایک دوسرے کو اپدیش دیتے ہوئے۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جہاں پنڈت (عالم) لوگ جمع ہوتے ہیں۔ وہاں شرتیوں اور دلیلوں کے ساتھ میرا ہی اظہار کرتے ہیں۔ اور نیز میرا ہی ذکر کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ مجھ میں من اور اندریاں لگائے ہوئے میرے نمت زندگی کئے ہوئے برابر عمر والوں میں میرا ذکر کرتے ہوئے اور چھوٹوں کو سمجھاتے ہوئے سنتوش رکھتے اور خوش رہتے ہیں۔ سنتوش کے برابر کوئی سکھ نہیں ہے۔ اِس پر بھگوان پاتنجلی کا

سوترارتھ

سنتوش (قناعت) سے بڑا اعلےٰ سکھ حاصل ہوتا ہے

اور کسی پُران میں بھی کہا ہے

شلوک

جو سکھ اِس لوک کے وشیوں سے اور پرلوک کے وشیوں سے ہوتا ہے وہ بمقابلہ ترشنا نہ رکھنے والے کے سکھ کے سولھویں حصہ کے برابر بھی نہیں۔

تمہید ۱۰

اپنے بھجن کرنے کا نتیجہ

तेषां सततयुक्तानां भजतां प्रीतिपूर्वकम् ।

ददामि बुद्धियोगं तं येन मामुपयान्ति ते ॥ १० ॥

(۱۰) اس طرح میں پریم سے بھجن کرنے والوں کو وہ بدھی یوگ دیدیتا ہوں۔ جس سے وہ مجھ کو پہنچ جاتے ہیں۔

شرح۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ بغیر کسی قسم کے فائدہ، پوجا اور ناموری کی خواہش کے یک سو ہو کر پریم سے ایشور میں من لگاتے ہیں۔ میں اُن کو وہ بُدھی یوگ دیدیتا ہوں جس سے وہ مجھ کو پہنچ جاتے ہیں۔

تمہید ۱۱

بدی یوگ اور میرے ملنے کے درمیان کی کیفیت مجھ سے سُن

तेषामेवानुकम्पार्थमहमज्ञानजं तमः ।

नाशयाम्यात्मभावस्थो ज्ञानदीपेन भास्वता ॥ ११ ॥

(۱۱) بڑی کرپا سے اُن پرشوں کے من میں قائم ہو کر روشن ہوئے ہوئے گیان کے دیا سے۔ اگیان سے پیدا ہوئے اندھیرے کو دور کر دیتا ہوں۔

شرح۔ بڑی کرپا سے یعنے اُن کی بھلائی کی غرض سے بھجن کرنے والوں کے من میں قائم ہو کر یعنے اُن کی برتی میں اپنا عکس ڈال کر برتی روپ گیان کے دیا سے اگیان سے پیدا ہوئے اندھیرے کو دور کر دیتا ہوں۔ اگیان سے پیدا ہؤا اندھیرا مراد آورن سے ہے آورن بھنگ پر دیا کی مثال دو وجہ سے دی گئی ہے۔ ایک یہ کہ جس طرح اندھیرا سوائے دیئے کے اور کسی طرح دور نہیں ہوتا اسی طرح اگیان سوائے گیان کے اور کسی کرم یا ابھیاس سے دور نہیں ہوتا۔ اور دوسرا یہ کہ دیا فقط اُنہیں چیزوں کو روشن کرتا ہے۔ جو وہاں موجود ہوتی ہیں۔ نئی کوئی چیز روشن نہیں کرتا۔ اسی طرح گیان سے

بھی وہی برہم روپ موکھش ظاہر ہوتی ہے - جو پہلے ہی سے ہے - نئی نہیں ہوتی اگر
نئی ہوتی ناش ہوجاتی اور دیا کو روشن دیا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ جیسے ہوا سے محفوظ
رہ کر دیا روشن ہوتا ہے - اِسی طرح یہ گیان ہے یعنے نہ کوئی اِس میں غلط فہمی ہے اور
نہ شک ہے اور یہ کہ جس طرح دیا کو روشنی کی غرض سے اور دیا کی ضرورت نہیں - اُسی
طرح گیان کو اور گیان کی ضرورت نہیں -

تمہید ۱۲ و ۱۳

اِس طرح ایشور کی وبھوتی اور یوگ سُن کر بڑے شوق سے ارجن نے کہا -

अर्जुन उवाच ॥ परं ब्रह्म परं धाम पवित्रं परमं भवान्।
पुरुषं शाश्वतं दिव्यमादिदेवमजं विभुम् ॥ १२॥

(۱۲) سب رشی اور دیورشی اور ناردا اور است اور دیول اور
ویاس اور آپ خود بھی

आहुस्त्वामृषयः सर्वे देवर्षिर्नारदस्तथा।
असितो देवलो व्यासः स्वयं चैव ब्रवीषि मे ॥ १२॥

(۱۳) یہ سب آپ کو پار برہم پرم پوتر آدی پرش سدا رہنے والا
اج اور وبھو کہتے ہیں -

شرح - دیول اِن میں دھوم کے بھائی کا نام ہے - جو پانڈوں کا پروہت تھا -

सर्वमेतदृतं मन्ये यन्मां वदसि केशव।
न हि ते भगवन्व्यक्तिं विदुर्देवा न दानवाः ॥ १४॥

(۱۴) اے کیشو جو کچھ آپ کہتے ہیں میں اُس کو سچ مانتا ہوں -
اے بھگوان آپ کے روپ کو نہ دیوتا جانتے ہیں اور نہ دانو

شرح - آپ اے کیشو جو کچھ فرماتے ہیں - بالکل درست ہے مجھے اِس میں کسی
طرح کا شبہ نہیں - کیشو کے معنے سرب گیہ سب کچھ جاننے والا - مطلب یہ کہ جیسا

میرا یقین ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ میرے پرتاپ کو دیوتا اور مہرشی بھی نہیں جانتے اور سب رشی بھی ایسا ہی کہتے ہیں

تمہید ۱۵

آپ سب کے کارن ہیں یعنے فاعل کل۔ یہ جو کچھ ہے آپ کے بعد کا ظہور ہے اس پر ذیل کا شلوک۔

स्वयमेवात्मनाऽऽत्मानं वेत्थ त्वं पुरुषोत्तम ।
भूतभावन भूतेश देवदेव जगत्पते ॥ १५ ॥

(۱۵) اے پرشوتم بھوتوں کے ایشور بھوتوں کے پالنے والے دیوتاؤں کے دیوتا جگت پتی آپ ہی اپنے سے آپ کو جانتے ہیں۔

شرح - ارجن نے بہت تعریف کے ساتھ بھگوان کرشن چندر سے کہا مہاراج بغیر کسی اور کے بتانے کے آپ خود ہی اپنے نرگن اور سرگن دونوں روپوں کو جانتے ہیں۔ نرگن من اور گفتگو سے جانا نہیں جاتا اور سرگن گیان ایشوریہ اور شکتی کی وجہ سے شری بھگوان نے فرمایا جو اوروں سے جانا نہیں جاتا وہ میں آپ اپنی آتما سے کس طرح جانتا ہوں۔ ارجن نے کہا مہاراج آپ پرشوتم ہیں یعنے پرشوں میں بڑے بھوتوں کے ایشور بھوتوں کے سوامی دیوتاؤں کے دیوتا جگت پتی یعنے وید کے بھی کرتا سب کے پتا سب کے مالک سب کے گورو اور سب کے ارادھنا کرنے لائق۔

تمہید ۱۶

ارجن نے کہا مہاراج آپ کی بڑی بڑی و بھوتیاں جو جاننے کے لائق ہیں۔ اور سوائے آپ کے اور کسی سے بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ آپ کو بتانی چاہئیں۔ اس پر ذیل کا شلوک

वक्तुमर्हस्यशेषेण दिव्या ह्यात्मविभूतयः ।
याभिर्विभूतिभिर्लोकानिमांस्त्वं व्याप्य तिष्ठसि ॥ १६ ॥

(۱۶) آپ اپنی الٰہی وبھوتیوں کو جن سے آپ سب کو دیاپے ہوئے

قائم ہیں۔ اُن سب کو بتائیے۔

شرح۔ یہ جیو الپگیہ ہے۔ یعنے اس کا گیان محدود ہے۔ اور آپ سرگیہ ہیں۔ یعنے سب کچھ جاننے والے۔ اِس لئے جن وبھوتیوں سے آپ سب میں دیاپے ہوئے قائم ہیں۔ وہ وبھوتیاں آپ کو بتانی چاہئیں۔

تمہید ۔ ۱۷

شری کرشن نے فرمایا تو کس غرض سے اِن وبھوتیوں کو پوچھتا ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کے دو شلوکوں میں ارجن نے کہا۔

कथं विद्यामहं योगिंस्त्वां सदा परिचिन्तयन् ।
केषु केषु च भावेषु चिन्त्योऽसि भगवन्मया ॥ १७॥

(۱۷) اے یوگیش میں آپ کا سدا دھیان کرتا ہؤا آپ کو کیسے جانوں۔ اور کن کن چیزوں میں آپ کا دھیان کروں۔

شرح۔ اے یوگیش تیرے بڑے گیان اور ایشوریہ وغیرہ شکتیوں کو دیوتا بھی جان نہیں سکتے تو پھر میں کیونکر جانوں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ وبھوتیوں کے دھیان سے مجھ کو جان۔ تو پھر اِس تمام چراچر سنسار میں بتلائیے۔ کن کن وبھوتیوں میں آپ کا دھیان لگاؤں۔

विस्तरेणात्मनो योगं विभूतिं च जनार्दन ।
भूयः कथय तृप्तिर्हि शृण्वतो नास्ति मेऽमृतम् ॥ १८॥

(۱۸) اے جناردن آپ اپنا یوگ اور وبھوتی پھر مفصّل کہئے۔ میں آپ کے امرت روپی وچن سنتا سیر نہیں ہوتا۔

شرح۔ اے جناردن آپ اپنے یوگ یعنے ہر ایک بات کے جاننے (ہمہ دان ہونا) اور تمام طرح کی شکتی کو۔ اور اس وبھوتی کو جس کا ذکر ساتویں اور نا ویں ادھیائے میں کیا گیا ہے۔ پھر مفصل کہئے۔ جناردن اُسے کہتے ہیں۔ جس سے ہر ایک سوال کا جواب مل سکتا ہے۔ اِس لئے مہاراج جو کچھ میں نے پوچھا ہے۔ یہ غیر

مناسب نہیں ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایک ہی بات کو مکرّر کہنے کی کیا ضرورت۔ تو اِس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ میں آپ کے امرت روپی وچن سنتا سیر نہیں ہوتا زیادہ سے زیادہ آنند آتا ہے

تمہید ۱۹

اِس کے جواب میں

श्रीभगवानुवाच ॥ हंत ते कथयिष्यामि दिव्या ह्यात्मविभूतयः । प्राधान्यतः कुरुश्रेष्ठ नास्त्यंतो विस्तरस्य मे ॥ १९ ॥

(۱۹) شری بھگوان نے کہا

اے کورون میں سریشٹھ اب میں اپنی وبھوتیوں میں مکھ مکھ تجھ کو سُناتا ہوں۔ تفصیل کا تو انت ہی نہیں۔

شرح۔ اے ارجن جیسا تو نے پوچھا ہے۔ اُس کے مطابق دویہ وبھوتیوں میں سے جن کا کچھ انت ہی نہیں کوئی کوئی اعلےٰ وبھوتی سناتا ہوں۔

تمہید۔ ۲۰

سب سے اعلےٰ وبھوتی کا بیان

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः । अहमादिश्च मध्यं च भूतानामंत एव च ॥ २० ॥

(۲۰) اے گوڑاکیش (ارجن) میں سب کے ہردے میں رہنے والا سب کا آتما ہوں۔ اور سب بھوتوں کا آدمدہ اور انت بھی ہوں

شرح۔ اے گوڑاکیش تو مجھے چیتن باسدیو آنند روپ جانکر میرا دھیان کر۔ کیونکہ میں سب پرانیوں کے ہردے میں رہنے والا سب کا آتما ہوں۔ گوڑاکیش اُس کو کہتے ہیں۔ جس نے نیند کو جیتا ہوا ہو۔ اِس سے سری مہاراج کا مطلب یہ ہے کہ ارجن اِس دھیان کو کر سکتا ہے اور اگر یہ دھیان مشکل معلوم ہو۔ تو پھر میری استھول وبھوتیوں کا یعنے مجھ کو پیدا کرنے پرورش کرنے اور ناش کرنے والا جانکر میرا دھیان کر۔

اور اگر یہ بھی مشکل معلوم ہو۔ تو جو دھیان اِس سے زیادہ استھول ہے یعنے جلدی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اُس کو سُن

आदित्यानामहं विष्णुर्ज्योतिषां रविरंशुमान् ।
मरीचिर्मरुतामस्मि नक्षत्राणामहं शशी ॥ २१ ॥

(۲۱) آدتوں میں وشنو ہوں روشن چیزوں میں کرنو والا سورج ہوں۔ بایو میں مریچی ہوں۔ تاروں میں چاند ہوں۔

شرح۔ آدتی کے بارہ بیٹوں میں وشنو نام آدیتہ میں ہوں۔ یا جس کا نام باون بھگوان ہے وہ مَیں ہوں۔ اور روشن کرنے والی چیزوں میں کرنوں والا سورج مَیں ہوں اور انچاسوں پونوں میں مریچی ہوں۔ اور تاروں میں اُن کا راجہ چاند ہوں۔

वेदानां सामवेदोऽस्मि देवानामस्मि वासवः ।
इंद्रियाणां मनश्चास्मि भूतानामस्मि चेतना ॥ २२ ॥

(۲۲) ویدوں میں شام وید ہوں۔ دیوتاؤں میں اندر ہوں۔ اندریوں میں من ہوں۔ اور سب پرانیوں میں چیتنا ہوں۔

شرح۔ شام وید گائین سے پڑھا جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے ویدوں میں اسکی تعریف کی گئی ہے۔

रुद्राणां शंकरश्चास्मि वित्तेशो यक्षरक्षसाम् ।
वसूनां पावकश्चास्मि मेरुः शिखरिणामहम् ॥ २३ ॥

पुरोधसां च मुख्यं मां विद्धि पार्थ बृहस्पतिम् ।
सेनानीनामहं स्कंदः सरसामस्मि सागरः ॥ २४ ॥

महर्षीणां भृगुरहं गिरामस्म्येकमक्षरम् ।
यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि स्थावराणां हिमालयः ॥ २५ ॥

(۲۳) رودروں میں شنکر ہوں یکھش راکھشوں میں کبیر ہوں۔ وسوؤں میں اگنی ہوں۔ اونچے پہاڑوں میں میرو ہوں۔

(۲۴) پروہتوں میں برہسپتی ہوں سینا پتیوں میں سوامی کارتک جی ہوں کھڑے پانیوں میں سمندر ہوں

(۲۵) مہرشیوں میں بھرگو ہوں۔ شبدوں میں اونکار ہوں۔

یگوں میں جپ یگ ہوں استھاورن میں ہمالیہ ہوں۔

अश्वत्थः सर्ववृक्षाणां देवर्षीणां च नारदः ।
गन्धर्वाणां चित्ररथः सिद्धानां कपिलो मुनिः ॥ २६ ॥

(۲۶) سب درختوں میں پیپل ہوں۔ دیورشیوں میں نارد ہوں گندھربوں میں چترر تھ ہوں۔ سدھوں میں کپل مُن ہوں۔

उच्चैः श्रवसमश्वानां विद्धि माममृतोद्भवम् ।
ऐरावतं गजेन्द्राणां नराणां च नराधिपम् ॥ २७ ॥

(۲۷) گھوڑوں میں اونچی سروا ہوں۔ جو سمندر کے متھنے سے نکلا ہے اور ہاتھیوں میں ایراوت ہوں اور انسانوں میں راجا۔

आयुधानामहं वज्रं धेनूनामस्मि कामधुक् ।
प्रजनश्चास्मि कन्दर्पः सर्पाणामस्मि वासुकिः ॥ २८ ॥

(۲۸) ہتھیاروں میں بجر ہوں۔ گائیوں میں کام دھین ہوں۔ اور نسل پیدا کرنے والوں میں کام دیو ہوں اور سانپوں میں واسکی ہوں

अनंतश्चास्मि नागानां वरुणो यादसामहम् ।
पितॄणामर्यमा चास्मि यमः संयमतामहम् ॥ २९ ॥

(۲۹) ناگوں میں شیش ناگ ہوں۔ پانی کے جانوروں میں ورن ہوں۔ پتروں میں ارجما ہوں۔ اور ڈنڈ دینے والوں میں یم ہوں۔

प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानां कालः कलयतामहम् ।
मृगाणां च मृगेंद्रोऽहं वैनतेयश्च पक्षिणाम् ॥ ३० ॥

(۳۰) دیتوں میں پرہلاد ہوں۔ گنتی والوں میں کال ہوں۔ مرگوں میں شیر ہوں۔ پرندوں میں گرڑ ہوں۔

पवनः पवतामस्मि रामः शस्त्रभृतामहम् ।
झषाणां मकरश्चास्मि स्रोतसामस्मि जाह्नवी ॥ ३१ ॥

(۳۱) پوتر کرنے والوں میں پون ہوں۔ شستر دھاریوں میں رام ہوں۔ مچھوں میں مگرمچھ ہوں۔ بہتی ندیوں میں گنگا ہوں۔

شرح ۔ پوتر لفظ کے دو معنے ہیں۔ ایک پاک اور دوسرے چلنا۔ اور مہاراج رامچندر کا ذکر اس غرض سے نہیں کیا گیا کہ وہ دبھوتی میں شامل ہیں یہ نام فقط دھیان کی غرض سے لیا گیا ہے۔ رامچندر اُن کا اپنا روپ ہے

सर्गाणामादिरन्तश्च मध्यं चैवाहमर्जुन ।
अध्यात्मविद्या विद्यानां वादः प्रवदतामहम् ॥ ३२ ॥

(۳۲) اے ارجن اِس سنسار کا آدمدہ انت میں ہی ہوں۔ ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا ہوں۔ اور بحث کرنے والوں میں مباحثہ ہوں۔

شرح ۔ یہ جو تمام جڑھ جگت ہے۔ اُس کا شروع بھی میں ہوں۔ اور درمیان بھی میں ہوں۔ اور اخیر بھی میں ہوں۔ اس سے پہلے شلوک نمبر ۲۰ میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر وہ چیتن سرشٹی کے لحاظ سے ہے اور یہ جڑھ جگت کے اس لئے اِس کے دوبارا کہنے کا اعتراض نہیں ہے۔ ودیاؤں میں ادھیاتم ودیا ہوں۔ یعنے ویدانت شاستر (علم الہی) اور بحث کرنے والوں میں مباحثہ ہوں۔ مباحثہ تین طرح کا ہے۔ ایک باد دوسرا جلپ۔ تیسرا وتنڈا۔ باد اس بحث کا نام ہے جو درمیان تت جاننے والوں یا گورو شش کے بغیر پکھش پات (طرفداری) کی جاتی ہے اور اس میں بڑی بڑی دلیلیں اور شاستر کے پرمان دیئے جاتے ہیں۔ اِس میں کھنڈن گرنتھ کا حوالہ

شلوک ارتھ

دلیل اور پرمانوں کے ساتھ است مت کا کھنڈن ہو کر جو بات
قائم ہوتی ہے۔ اُس کا نام باد کہلاتا ہے۔

اور جلپ اُس بحث کا نام ہے جس سے اپنا مت خواہ جھوٹا ہو۔ خواہ سچا اُس کو سدھ کیا جائے۔ اور وتنڈا اُس بحث کا جس سے اپنا مت ثابت نہ ہو۔ اور دوسرے کا کھنڈن کیا جائے۔

अक्षराणामकारोऽस्मि द्वन्द्वः सामासिकस्य च ।
अहमेवाक्षयः कालो धाताऽहं विश्वतोमुखः ॥ ३३ ॥

(۳۳) اکھشروں میں اکار ہوں۔ سماسوں میں دوند سماس ہوں
اور نہ ناش ہونے والوں میں کال ہوں اور سب پھل کا دینے والا
داتا ہوں۔

شرح۔ اکھشروں میں اکار میں ہوں۔ یعنے اکار سب سے بڑا ہے۔ اِس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

جتنے شبد یعنے کلام ہیں۔ سب اکار سے نکلے ہیں

اور سماسوں میں دوند سماس ہوں۔ دوند سماس میں دو نام ہوتے ہیں۔ اور دونوں مکھ ہوتے ہیں۔ یعنے ایک جیسے جیسا کہ رام کرشنؤ یعنے رام اور کرشن۔ اور نہ ناش ہونے والوں میں کال ہوں۔ یعنے وقت کا مالک کال کا جاننے والا نہ ناش ہونے والا ایشور اِس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

ایشور کال کا بھی کال ہے۔ اور سب گنوں والا اور سب کا
جاننے والا

اِس سے پہلے شلوک نمبر ۳۰ میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر وہ ناش ہونے والے کال کا ذکر ہے۔ اور یہاں نہ ناش ہونے والے کا۔ اِس لئے یہ دوبارا نہیں

کہا گیا ہے۔ جو قابل اعتراض ہو۔ اور سب پھل کا دینے والا داتا ہوں۔ یعنے
سب کا ایشور ہوں۔

मृत्युः सर्वहरश्चाहमुद्भवश्च भविष्यताम् ।
कीर्तिः श्रीर्वाक्च नारीणां स्मृतिर्मेधा धृतिः क्षमा ॥३४॥

(۳۴) سب کا ناش کرنے والوں میں مرتیو ہوں پیدا ہونے
والی چیزوں میں پیدائش ہوں۔ اور استری لنگوں میں شری
اور واکیہ اور سمرتی اور میدھا اور دھرتی اور کھشما ہوں۔

شرح۔ ناش ہونے والی چیزوں میں موت ہوں۔ اور پیدا ہونے والوں میں پیدائش
اور استری لنگوں میں دھرم کی سات استریاں۔ کیرتی شری واکیہ سمرتی۔ میدھا
دھرتی کھشما ان کی شرح۔

۱۔ کیرتی۔ تمام ملکوں میں دھرم کی نیکنامی
۲۔ سغری۔ خوبصورتی یا دھرم اور ارتھ کے کام آنے والی لکھشمی۔
(دولت)۔
۳۔ واک۔ علم سنسکرت
۴۔ سمرتی۔ دیر تک یاد رکھنے کی قوّت
۵۔ میدھا۔ زیادہ علم حاصل کرنے کی طاقت
۶۔ دھرتی۔ بیردنی دُکھ میں حواسوں کے قائم رکھنے کی طاقت۔
۷۔ کھشما۔ تکلیف اور آرام میں من کو یکساں رکھنا

اِن ساتوں اِستریوں میں جس کے پاس تھوڑی استری بھی ہوتی ہے
وہ قابل تعظیم ہو جاتا ہے۔ اِس لئے استری لنگوں میں کیرتی وغیرہ میں ہوں۔

बृहत्साम तथा साम्नां गायत्री छन्दसामहम् ।
मासानां मार्गशीर्षोऽहमृतूनां कुसुमाकरः ॥ ३५ ॥

(۳۵) شام وید میں برہت شام ہوں۔ چھند دن میں گایتری

ہوں - مہینوں میں گھر ہوں - رتوں میں بسنت ہوں

شرح - اس سے بیشتر شلوک نمبر ۲۲ میں یہ کہا گیا ہے - ویدوں میں شام وید میں ہوں - اور یہاں شام وید میں برہت شام ہوں - اس کا مطلب یہ ہے کہ ویدوں میں شام وید بلحاظ گائین (گانا) کے سرلیشٹھ ہے - اور گانوں میں برہت تام گانوں میں بہت اعلےٰ ہے - اور اُس میں اندر کی تعریف کی گئی ہے اور چھندوں میں گاتیری چھند ہوں - گاتیری چھند تین وجہ سے قابل تعریف ہے - ایک یہ کہ براہمن کھشتری ویش تینوں کا جنم بلحاظ پیدائش کے شودر کا ہوتا ہے اور اس کے سبب سے بدل جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ تینوں وقت کی سندھیا میں اور سب منتر بدل جاتے ہیں - مگر گاتیری منتر نہیں بدلتا - اور تیسرا یہ کہ ترشٹپ اور جگتی چھندوں میں سے اس کے حروف زیادہ ہیں - وید میں اس کی بابت یہ ذکر ہے کہ ایک موقعہ پر جگتی اور ترشٹب اور گاتیری چھند باری باری اندر کے پاس امرت لینے گئے - وہاں جگتی کے تین حرف کم کئے گئے اور ترشٹپ کا ایک حرف اور امرت سے جواب ملا اور گاتیری کو امرت بھی ملا اور اُن کے چاروں حروف بھی اس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

۱- پہلے ہر ایک چھند چار چار حرف کا تھا - مگر جب سے جگتی اور ترشٹپ چھند امرت لینے کے لئے اندر کے پاس گئے - تب سے جگتی کے تین حرف اور ترشٹپ کا ایک حرف کم کیا اور اُن کو امرت بھی نہیں ملا - اور جب گاتیری گئی تو اُسی امرت بھی اور وہ چاروں حرف بھی دے گئے - اُس روز سے گاتیری کے آٹھ حرف مقرر ہوئے -

۲- شت پت براہمن کا پرمان

شرتی ارتھ

گاتیری ہر ایک وقت کی سندھیا سے شامل ہے - یعنے اُس کا سب سے تعلق ہے -

۳ - چھاندوگیہ اوپنشد کا پرمان۔

شرتی ارتھ

یہ تمام جگت جو زمانہ گذشتہ میں ہوا اور آیندہ ہوگا گا بری روپ ہے

مہینوں میں مگھر ہوں - اِس میں اور مہینوں سے یہ فضیلت ہے - کہ اِس میں نیا اناج آتا ہے - اور سردی گرمی زیادہ نہیں ہوتی ہے - اور رُتوں میں میں بسنت ہوں - اِس میں یہ زیادتی ہے - کہ تمام جتنے خوشبودار پھول ہیں - وہ سب کھل جاتے ہیں اور خوبصورت معلوم ہوتے ہیں - بسنت رِتو (موسم) کی تعریف میں وید منتروں کا پرمان

منتر ارتھ

۱ - براہمن کو چاہیئے بسنت رتو میں یگیوپویت (زنار) پہنائے۔
۲ - بسنت رِتو میں براہمن اگنیاں جگاے - یعنے آہوتیاں ڈالے
۳ - بسنت بسنت میں جوتی نام یاگ کرے -
۴ - جب کوئی کرم شروع کرنے والا ہو بسنت میں ہی اُس کا نیم ہونا چاہیئے - براہمن کی رتو ہی بسنت ہے -

द्यूतं छलयतामस्मि तेजस्तेजस्विनामहम् ।
जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि सत्त्वं सत्त्ववतामहम् ॥३६॥

(۳۶) چھل کرنے والوں میں جوا ہوں - تجبیوں میں تیج ہوں اور فتح اور یقین ہوں اور بل والوں میں بل ہوں -

شرح - دغاؤں میں جوا ہوں - مطلب یہ کہ جوا سے جلد دھن کا ناش ہوتا ہے - تیجسیوں میں تیج ہوں یعنے ایسا حکم جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا اور فتح ہوں اور یقین ہوں - یقین سے مراد ہمت کی ہے - جس سے ہر ایک نتیجہ بر آتا ہے اور بل والوں میں بل ہوں - یعنے وہ طاقت جو دھرم گیان اور ویراگ کے کام میں صرف ہوتی ہے - اور ستوگن کا فعل ہے -

वृष्णीनां वासुदेवोऽस्मि पाण्डवानां धनंजयः ।
मुनीनामप्यहं व्यासः कवीनामुशना कविः ॥ ३७ ॥

(۳۷) یادووں میں باسدیو ہوں - پانڈوں میں ارجن ہوں مُنیوں میں ویاس ہوں - کویوں (شاعروں) میں شکراچاریہ ہوں -

شرح - شری کرشن جو کہ ساکھشات ایشور ہیں اُن کا نام دھیان کی غرض سے لیا گیا ہے -

दण्डो दमयतामस्मि नीतिरस्मि जिगीषताम् ।
मौनं चैवास्मि गुह्यानां ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ॥ ३८ ॥

(۳۸) ڈنڈ دینے والوں میں ڈنڈ ہوں فتح چاہنے والوں میں نیتی ہوں - گپت چیزوں میں خاموشی ہوں گیان والوں میں گیان ہوں -

شرح - ڈنڈ دینے والوں میں ڈنڈا ہوں - یعنے سزا اور فتح چاہنے والوں میں فتح ہوں - یعنے فتح کا طریقہ اور گُپت (پوشیدہ) چیزوں میں خاموشی ہوں - یعنے راز یا شردن منن میں ندوبیاسن ہوں - یعنے یک سوئی - اور گیان والوں میں گیان ہوں - یعنے ادوتی آتما کا گیان

यच्चापि सर्वभूतानां बीजं तदहमर्जुन ।
न तदस्ति विना यत्स्यान्मया भूतं चराचरम् ॥ ३९ ॥

(۳۹) اے ارجن جو کچھ سب بھوتوں کا بیج ہے وہ میں ہوں استھاور جنگم کوئی ایسا نہیں جو بنا میرے ہو -

شرح - اس کا مطلب یہ کہ کیا استھاور (ساکن) کیا جنگم (متحرک) ہر ایک چیز کا بیج (تخم) میں ہوں - میرے بغیر کسی کا ظہور نہیں -

تمہید ۴۰
اُوپر کے سلسلہ کی سماپتی اور مختصراً وبھوتی کا بیان

नान्तोऽस्ति मम दिव्यानां विभूतीनां परंतप ।
एष तूद्देशतः प्रोक्तो विभूतेर्विस्तरो मया ॥ ४० ॥

(۴۰) اے پرم تپ میری وبھوتیوں کا کچھ انت نہیں۔ یہ جو کچھ میں نے کہا بطور جزو کے ہے۔

شرح۔ اے پرم تپ یعنے دشمنوں پر فتح پانے والے دشمن یہاں کام کرودھ وغیرہ سے مراد ہے) میری دویہ وبھوتیوں کا کچھ انت ہی نہیں یعنے اس قدر ہیں کہ اُنہیں کوئی سربگیہ (ہمہ دان) ہو کر بھی نہ کہ سکتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ یہ میں نے تم کو بطور جزو کے سنایا ہے۔

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव वा ।
तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसंभवम् ॥ ४१ ॥

(۴۱) جو جو چیز وبھوتی یا لکھشمی یا تیج سے یُکت ہے۔ اُس کو تو میرے تیج سے ہوا جان۔

شرح۔ شری پد کے جو سنسکرت شلوک کے اندر آتا ہے۔ تین معنے ہیں۔ لکھشمی (دولت) شوبھا (خوبصورتی) اور کرانتی۔

تمہید ۴۲
(الگ الگ وبھوتیاں کہہ کر ان سب کا مجموعی بیان)

अथ वा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।
विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥ ४२ ॥

(۴۲) اے ارجن زیادہ جاننے سے کیا ہے میں سب جگت کو کسی حصّہ میں رکھے ہوئے قائم ہوں۔

بھاؤ ارتھ۔ اس کا مطلب ہے سب جگت مجھ میں ہے مجھ سے الگ نہیں ہے اس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

سارا جگت برھم کے ایک حصہ میں ہے اور باقی تین
حصہ اُس کی اپنی ذات

مدھوسودن سوامی کے شلوک کا ارتھ

کئی ودوان (علم والے) اُس برھم میں من لگا کر وشیوں سے
چھوٹ جاتے ہیں۔ جس میں نہ دیس (جگہ) کی تفاوت ہے
نہ وقت کی اور نہ وستو (چیز) کی۔
مگر اے کرشن دیو میرا من تو آپ کے چرن کملوں سے نکلے ہوئے
رس کے گنگا کو پی کر بھنورے کی طرح بہت آنند ہو رہا ہے۔
اِت سری مدھوسودن سرستی کرت بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا
کا وبھوتی نردیشن نام ۔ دسواں ادھیائے سماپت ہوئے

ॐ तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां
योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे विभूतियोगो नाम
दशमोऽध्यायः ॥ १० ॥

ادھیائے گیارھواں

ارجن کو دو باتیں سن کر نہایت خوشی ہوئی ایک کئی طرح کی دھبوتی
دوئم جگت کا ایشور کے کسی حصہ میں ہونا۔ اِس لئے اُس کے دل میں

یہ بہت ہی خواہش پیدا ہوئی کہ میں کسی طرح اُس روپ کو آنکھوں سے دیکھوں۔ اِس ارادہ سے ارجن نے کہا۔

अर्जुन उवाच ॥ मदनुग्रहाय परमं गुह्यमध्यात्मसंज्ञितम् ।
यत्त्वयोक्तं वचस्तेन मोहोऽयं विगतो मम ॥ १ ॥

(۱) مہاراج مجھ پر کرپا کر کر جو آپ نے گپت گیان روپی وچن مجھ کو سنایا ہے۔ اُس سے میرا سب موہ جاتا رہا ہے

شرح۔ بڑی مہربانی سے اِس خیال سے کہ میرا غم دور ہو جاے۔ اور موکھش حاصل ہو۔ آپ نے مجھ کو دوسرے اَدھیاے کے گیارھویں شلوک سے چھٹے اودھیاے تک جو گپت گیان روپی وچن سنایا یعنے یہ کہ جیو کا مکھش کیا ہے۔ اِس سے میرا سب موہ یعنے میں اِن کا مارنے والا ہوں۔ اَور یہ مرنے والے ہیں جاتا رہا ہے۔ آتما کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔

تمہید۔۲

ازاں بعد جو ساتویں اَدھیاے سے دسویں اودھیاے تک ایشور کے لکھشن کا ترنن کرنے والا وچن سنا اُس کے خیال سے ارجن نے کہا۔

भवाप्ययौ हि भूतानां श्रुतौ विस्तरशो मया ।
त्वत्तः कमलपत्राक्ष माहात्म्यमपि चाव्ययम् ॥ २ ॥

(۲) اَے کمل کے پتوں کے سے نیتروں والے میں نے آپ سے بھوتوں کا جنم اَور ناش مفصل سُن لیا اَور آپ کا نہ ناش ہونے والا مہاتم بھی

شرح۔ اے کمل کے پتوں کے سے نیتروں والے یعنے چوڑی اَور سُرخ آنکھوں والے میں نے آپ سے مفصل کئی بار بھوتوں کی پیدائش اور ناش سُن لیا ہے اَور نیز نہ ناش ہونے والا مہاتم بھی۔ یعنے نہ آپ دنیا کے پیدا کرنے اور ناش کرنے سے بدلتے ہیں۔ اور نہ پُن پاپ کا بدلہ دینے سے اَور نہ موکھش

سے اور نہ نرگن سے سرگن ہوجانے سے۔ یہ آپ کا نہ ناش ہونے والا مہاتم میں نے سُن لیا ہے۔

एवमेतद्यथात्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ।
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ॥ ३ ॥

(۳) اے پرمیشور جیسا آپ کہتے ہیں آپ ویسے ہی ہیں پرتو بھی اسے پرشوتم میں آپ کو دیکھنا ہی چاہتا ہوں۔

شرح۔ اے پرمیشور جیسی آپ اپنی نرگن یا سرگن رُوپ وبھوتی بیان کرتے ہیں۔ میں اُس کو ویسا ہی مانتا ہوں۔ اِس سے بے اعتقاد نہیں ہوں۔ پرتو بھی مجھ کو اپنے کلیان کے لئے آپ کے تیج بل ایشوریہ یُکت روپ کے دیکھنے کی بہت خواہش ہے اَور آپ جیسی میری خواہش ہے۔ اُس کو پورا پورا جانتے ہیں کیونکہ آپ پرشوتم ہیں۔

تمہید۔۴

اَرجن نے یہ جانکر کہ جس روپ کے دیکھنے کی خواہش کی گئی ہے اُس کا دیکھنا آسان نہیں۔ ذیل کے شلوک میں کہا۔

मन्यसे यदि तच्छक्यं मया द्रष्टुमिति प्रभो ।
योगेश्वर ततो मे त्वं दर्शयात्मानमव्ययम् ॥ ४ ॥

(۴) اسے پربھو اگر آپ کے نزدیک اُس روپ کا دیکھنا ممکن ہو۔ تو یوگیشور آپ اپنا وہ روپ مجھ کو دکھاؤ۔

شرح۔ پربھو اُسے کہتے ہیں جو دنیا کو پیدا کرتا پرورش کرتا اَور ناش کرتا ہے اَور پیدائش کے بعد اُس میں داخل ہو کر اُس کو تابع رکھتا ہے۔ اُس لحاظ سے ارجن نے یہ اِستدعا کی ہے کہ اے پربھو اے دیالو اے یوگیشور سب سدھیوں والے اگر آپ کے نزدیک وہ روپ دیکھا جا سکتا ہے تو پھر آپ مجھے اپنا وہ روپ دکھاؤ۔

تمہید-۵

اس طرح اپنے بھگت ارجن کی بُہت بنتے سن کر شری بھگوان نے کہا

श्रीभगवानुवाच ॥ पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ
सहस्रशः । नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि
च ॥ ५ ॥

(۵) اے پرتھا کے بیٹے میرے سینکڑوں اور ہزاروں طرح
کے روپ دیکھ جو دویہ اور آسچریہ اور کئی رنگوں کے اور کئی طرح
کی شکلوں کے ہیں۔

تمہید-۶

ہزاروں طرح کی شکلوں میں مختصر شکلوں کا بیان

पश्यादित्यान् वसून् रुद्रानश्विनौ मरुतस्तथा ।
बहून्यदृष्टपूर्वाणि पश्याश्चर्याणि भारत ॥ ६ ॥

(۶) آدتوں وسوؤں رودروں اسنی کماروں مرت گنوں کو
دیکھ اور اے بھارت اور بھی کبھی نہ دیکھی ہوئی تعجب خیز
شکلوں کو دیکھ

شرح- بارہ آدت اور آٹھ وسو اور دو اسنی کمار۔ اور مرت گن یعنے انچاس
پون یہ سب دیکھ۔ اور ان کے سوائے اور تعجب کرنے والی شکلیں بھی
جن کو تو نے نہ کبھی دیکھا ہو نہ سنا ہو۔

تمہید-۷

فقط یہی نہیں بلکہ جس قدر سارا سنسار ہے۔ سب کو میرے جسم میں
دیکھ۔

इहैकस्थं जगत् कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ।
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद्द्रष्टुमिच्छसि ॥ ७ ॥

(۷) اے ارجن (گوڑاکیش) تو یہاں ہی تمام چراچر سنسار کو میرے بدن میں دیکھ اور اس کے سوا اور جو کچھ تو دیکھنا چاہے وہ بھی

شرح - تمام چراچر سنسار جو کروڑہا سال تک بھی دیکھا نہیں جا سکتا۔ اُس کو آج یہاں ایک ہی جگہ میرے بدن میں دیکھ۔ اور ما سوائے اس کے بغرض رفع شک کے فتح اور شکست کا حال بھی جو تو دیکھنا چاہے دیکھ۔

تمہید - ۸

اُس سوال کے جواب میں کہ اگر روپ دیکھا جا سکتا ہے۔ تو دکھاؤ ذیل کا شلوک

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ।
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥ ८ ॥

(۸) تو اِن آنکھوں سے مجھ کو نہیں دیکھ سکتا - میں تجھ کو دِویہ درشٹی دیتا ہوں۔ اِس سے میرے ایشور روپ کو دیکھ

تمہید - ۹

اِس ذکر کے بعد سنجے نے دھرتر راشٹر سے اُس روپ کا ذکر کیا جو ارجن نے دیکھا سنجے نے کہا

संजय उवाच ॥ एवमुक्त्वा ततो राजन् महायोगेश्वरो
हरिः । दर्शयामास पार्थाय परमं रूपमैश्वरम् ॥ ९ ॥

(۹) اے دھرتراشٹر اس طرح کہہ کر یوگیوں کے ایشور شری کرشن نے ارجن کو اپنا وشو روپ دکھایا۔

شرح - اِس طرح کہہ کر کہ تو اِن مانس کی آنکھوں سے مجھ کو نہیں دیکھ سکتا دِویہ نیتروں سے بھگتوں کا دکھ دور کرنے والے یوگیوں کے ایشور شری کرشن نے ارجن کو اپنا اعلےٰ پرم روپ دکھایا۔ اے دھرتراشٹر وہ روپ توجہ سے سُننے کے لائق ہے۔

تمہید ۔۱۰
اُس روپ کا بیان

अनेकवक्त्रनयनमनेकाद्भुतदर्शनम् ।
अनेकदिव्याभरणं दिव्यानेकोद्यतायुधम् ॥ १० ॥

(۱۰) اس میں بہت مُونھ اور بہت آنکھیں ہیں۔ اور بے شمار زیور اور بہت روپ ہیں۔ اور بڑے بڑے ہتیار پکڑے ہوئے ہیں

दिव्यमाल्याम्बरधरं दिव्यगन्धानुलेपनम् ।
सर्वाश्चर्यमयं देवमनंतं विश्वतोमुखम् ॥ ११ ॥

(۱۱) اور بہت سی مالا اور کپڑے پہنے ہوئے اور خوشبوئیں لگی ہوئیں اور نہایت تعجب خیز شکل میں چاروں طرف پھیلا ہوا اور لا انتہا اور بڑا روشن ہے۔

दिवि सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता ।
यदि भाः सदृशीसास्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥१२॥

(۱۲) اگر اکاش میں ہزار سُورج کی اکٹھی روشنی ہو۔ تب بھی مہاتما کرشن دیو کی پربھا کے برابر نہ ہو سکے۔

شرح ۔ ہزار سوریہ کا مطلب بے شمار سوریوں کا ہے اگر اُن سب کی اکٹھی روشنی اکاش میں ہو جاے۔ تو بھی بھگوان کرشن چندر کے وشو روپ کے برابر ہو سکے۔ مگر اس میں شک ہے۔ کیونکہ میرا یقین یہ ہے کہ اُس وشو رُوپ کے برابر کوئی نظیر نہیں آ سکتی۔ ایسی مثالیں فقط کہنے کی ہوتی ہیں۔ یعنے ہزار دس سوریہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اِس کا مدعا یہ ہے کہ وشو روپ کی تعریف کسی مثال سے نہیں ہو سکتی۔

تمہید-۱۳
جس طرح بھگوان کرشن چندر نے کہا تھا اُسی طرح ارجن نے وشوروپ کو دیکھا اِس پر ذیل کا شلوک

तत्रैकस्थं जगत् कृत्स्नं प्रविभक्तमनेकधा ।
अपश्यद्देवदेवस्य शरीरं पाण्डवस्तदा ॥ १३ ॥

(۱۳) وہاں ایک ہی جگہ دیوؤں کے دیو شری کرشن کے جسم میں ارجن نے تمام الگ الگ مختلف طرح کی مخلوق کو دیکھا
شرح - مختلف طرح کی مخلوق سے مراد دیوتا اور پتر اور منش وغیرہ ہے۔

تمہید-۱۴
ارجن نے جب اُس عجیب خوفناک شکل کو دیکھا تو نہ وہ ڈرا نہ گھبرایا۔ نہ موتہہ پھیرا۔ اُسی جگہ جم کر کھڑا رہا۔ اور نہایت اطمینان سے جیسا موقعہ تھا باتیں بھی کرتا رہا۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

ततः स विस्मयाविष्टो हृष्टरोमा धनंजयः ।
प्रणम्य शिरसा देवं कृताञ्जलिरभाषत ॥ १४ ॥

(۱۴) ایسا روپ دیکھ کر ارجن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور سر جھکا کر ہاتھ باندھ کر سری کرشن کے آگے بولا۔

अर्जुन उवाच ॥ पश्यामि देवांस्तव देव देहे सर्वांस्तथा भूतविशेषसंघान् । ब्रह्माणमीशं कमलासनस्थमृषींश्च सर्वानुरगांश्च दिव्यान् ॥ १५ ॥

(۱۵) اے دیو میں آپ کے جسم میں سب دیوتاؤں کو دیکھتا ہوں اور بھوتوں کے مجموعوں کو دیکھتا ہوں۔ اور برھما شو اور رشی اور دویہ سانپوں کو دیکھتا ہوں۔

تمہید - ۱۶

جو روپ ایشور کے جسم میں دیکھا اُس کا مفصل بیان

अनेकबाहूदरवक्त्रनेत्रं पश्यामि त्वां सर्वतोऽनंतरूपम्।
नांतं न मध्यं न पुनस्तवादिं पश्यामि विश्वेश्वर विश्व-
रूपम् ॥ १६ ॥

(۱۶) اے بشویشر بسوروپ میں آپ کو بے شمار بازو پیٹ اور موںہہ والا دیکھتا ہوں - اے اننت روپ نہ آپ کا شروع ہے نہ درمیان اور نہ اخیر -

تمہید - ۱۷

اُسی روپ کا بھر نئے کر کر بیان

किरीटिनं गदिनं चक्रिणं च तेजोराशिं सर्वतो दीप्ति-
मन्तम्। पश्यामि त्वां दुर्निरीक्ष्यं समंताद्दीप्तानलार्क-
द्युतिमप्रमेयम् ॥ १७ ॥

(۱۷) میں آپ کے اس نہ دیکھے جانے والے روپ کو جو مکٹ دھاری گدا دھاری اور چکر دھاری ہے - اور تیج مکت اور سارے روشن ہے اور سورج اور آگ کی سی روشنی جیسا ہے دیکھتا ہوں -

شرح - نہ دیکھے جانے والے روپ کو دیکھتا ہوں اُس کا یہ مطلب ہے کہ جو ادھکار کے فرق سے اوروں کو نظر نہیں آتا میں اُس کو دیکھتا ہوں -

त्वमक्षरं परमं वेदितव्यं त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम्।
त्वमव्ययः शाश्वतधर्मगोप्ता सनातनस्त्वं पुरुषो मतो
मे ॥ १८ ॥

(۱۸) آپ ہی پرم اکھشر جاننے کے لائق اور سب کا آسرا ہیں اور دھرم کی رکھشا کرنے والے نہ بدلنے والے سناتن ہیں - اے پرشو تم میں آپ کو ایسے جانتا ہوں

अनादिमध्यान्तमनन्तवीर्यमनंतबाहुं शशिसूर्यनेत्रम् ।
पश्यामि त्वां दीप्तहुताशवक्त्रं स्वतेजसा विश्वमिदं
तपंतम् ॥ १९ ॥

(۱۹) آپ کا نہ شروع ہے نہ درمیان نہ اخیر بہت بڑے بل والا بے شمار بازوؤں والا- سورج چاند کی آنکھوں والا- جلتی ہوئی آگ جیسے مونہہ والا- اپنے تیج سے سب کو تپانے والا دیکھتا ہوں-

द्यावापृथिव्योरिदमंतरं हि व्याप्तं त्वयैकेन दिशश्च
सर्वाः । दृष्ट्वाद्भुतं रूपमुग्रंतवेदं लोकत्रयं प्रव्यथितं
महात्मन् ॥ २० ॥

(۲۰) پرتھوی آکاش اور دشائیں سب آپ سے بھر رہی ہیں- اور آپ کا سروویاپی روپ دیکھ کر تینوں لوک ڈرتے ہیں-
شرح- اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شکل نہایت خوفناک ہے اس کو چھپا لینا چاہئے

تمہید- ۲۱
دنیا کا ناش کرنے والا روپ دیکھ کر ارجن نے کہا

अमी हि त्वां सुरसंघा विशन्ति केचिद्भीताः प्राञ्जलयो
गृणंति । स्वस्तीत्युक्त्वा महर्षिसिद्धसंघाः स्तुवन्ति
त्वां स्तुतिभिः पुष्कलाभिः ॥ २१ ॥

(۲۱) سب دیوتاؤں کے مجموعے آپ میں داخل ہوتے ہیں- اُن میں بعض ہاتھ باندھ کر ڈرے ہوئے آپ کی تعریف کرتے ہیں- اور مہرشی اور سِدھ ان الفاظ سے کہ سنسار کا کلیان ہو کلیان (بھلا) ہو آپ کو سراہتے ہیں-

रुद्रादित्या वसवो ये च साध्या विश्वेऽश्विनौ मरुत-
श्चोष्मपाश्च । गंधर्वयक्षाः सुरासिद्धसंघा वीक्षंते त्वां
विस्मिताश्चैव सर्वे ॥ २२ ॥

(۲۲) رودر اور آدتیہ اور وسو اور سادھیہ اور وشوے دیوتا اور اسنی کمار اور مرت اور پتر اور گندھرب اور یکھش اور اسر اور سدھوں کے گروہ تجھ کو دیکھتے ہوئے سبھی حیران ہیں

تمہید ۲۳

تینوں لوکوں کے ڈرنے کا ذکر بیان

रूपं महत्ते बहुवक्त्रनेत्रं महाबाहो बहुबाहूरुपादम् ।
बहूदरं बहुदंष्ट्राकरालं दृष्ट्वा लोकाः प्रव्यथितास्तथाहम्
॥ २३ ॥

(۲۳) اے مہاباہو بہت مونہہ اور آنکھوں والے اور بہت بازو اور پیٹ اور پاؤں والے اور بہت بڑے ڈراونے داہڑوں والے تیرے مونہہ کو دیکھ کر تینوں لوک ڈرتے ہیں۔

नभःस्पृशं दीप्तमनेकवर्णं व्यात्ताननं दीप्तविशालनेत्रम् ।
दृष्ट्वा हि त्वां प्रव्यथितान्तरात्मा धृतिं न विन्दामि शमं
च विष्णो ॥ २४ ॥

(۲۴) آکاش تک دستیا آگ کی طرح جلتا ہوا بہت رنگوں والا مونہہ پھاڑا ہوا دیکھ کر میرا من گھبراتا ہے۔ اے وشنو مجھ کو دھیرج (قرار) نہیں آتا۔ اور نہ خوشی

दंष्ट्राकरालानि च ते मुखानि दृष्ट्वैव कालानलसन्निभानि
दिशो न जाने न लभे च शर्म प्रसीद देवेश जगन्निवास
॥ २५ ॥

(۲۵) قیامت کی آگ جیسے خوفناک داہڑوں والے مونہوں کو دیکھ کر میں دشاؤں کو بھول گیا ہوں۔ مجھ کو آرام دکھائی نہیں دیتا اے جگت کے ناتھ دیوتاؤں کے سوامی خوش ہو

بھاؤ ارتھ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایشور کا روپ تو آنند دینے والا ہے مگر یہ وہ شکل نہیں ہے اس لئے ارجن کی درخواست ہے کہ آپ اپنے

اسی روپ کو قبول کرو۔

تمہید ۔ ۲۶

ارجن نے اپنی فتح دیکھی اور کوروں کی شکست۔ اِس پر ذیل کے پانچ شلوک

अमी च त्वां धृतराष्ट्रस्य पुत्राः सर्वे सहैवावनिपालसंघैः ।
भीष्मो द्रोणः सूतपुत्रस्तथाऽसौ सहास्मदीयैरपि योध-
मुख्यैः ॥ २६ ॥

(۲۶) تمام راجے اور دھرتراشٹر کے بیٹے اور ہماری طرف کے بہادر اور بھیشم اور درون اور کرن یہ سب آپ کے اندر داخل ہوے جاتے ہیں۔

वक्त्राणि ते त्वरमाणा विशन्ति दंष्ट्राकरालानि भया-
नकानि । केचिद्विलग्ना दशनान्तरेषु संदृश्यन्ते चूर्णितै-
रुत्तमांगैः ॥ २७ ॥

(۲۷) اور بڑے خوفناک داڑھوں والے مونہوں میں پڑتے جاتے ہیں اور بعض داڑھوں میں لٹکے ہوے ٹوٹے سِروں سے ہی نظر آتے ہیں۔

تمہید ۔ ۲۸

ایشور کے مونہہ میں داخل ہونے کا مثال دیکر ذکر

यथा नदीनां बहवोऽम्बुवेगाः समुद्रमेवाभिमुखा द्रवंति ।
तथा तवामी नरलोकवीरा विशंति वक्त्राण्यभितो
ज्वलंति ॥ २८ ॥

(۲۸) جس طرح بڑے زور کی ندیاں سمندر میں جاکر بڑھ جاتی ہیں اسی طرح یہ تمام دنیا کے بہادر آپ کے جلتے ہوے مونہوں میں پڑتے جاتے ہیں۔

تمہید ۲۹

اُوپر کی بات کا اور مثال دیکر ذکر

यथा प्रदीप्तं ज्वलनं पतङ्गा विशन्ति नाशाय समृद्धवेगाः ।
तथैव नाशाय विशन्ति लोकास्तवापि वक्त्राणि समृद्ध-
वेगाः ॥ २९ ॥

(۲۹) جیسے جلتی ہوئی آگ میں زور سے پتنگے پڑتے اور مر جاتے ہیں۔ اُسی طرح سب لوگ زوروں میں آکر تیرے موہنوں میں پڑتے جاتے اور ناش ہو جاتے ہیں۔

تمہید ۳۰

ایشور اور اُس کے پرکاشوں کا بیان

लेलिह्यसे ग्रसमानः समन्ताल्लोकान् समग्रान् वदनै-
र्ज्वलद्भिः । तेजोभिरापूर्य जगत्समग्रं भासस्तवोग्राः

اے وشنو تو سب لوگوں کو آگنی کے موہنوں سے کھا رہا ہے

اسی طرح کے تیج سے بھر کر سارے جگت کو تپا رہا ہے۔

आख्याहि मे को भवानुग्ररूपो नमोऽस्तु ते देववर
प्रसीद । विज्ञातुमिच्छामि भवन्तमाद्यं न हि प्रजानामि
तव प्रवृत्तिम् ॥ ३१ ॥

(۳۱) اے دیوور تو مجھ کو بتا تو ویا پا ہوا کون ہے۔ تجھ کو نمسکار تو خوش ہو۔ تجھ جگت کے کارن کو میں ٹھیک طرح جاننا چاہتا ہوں تیرے کاموں کو نہیں جان سکتا۔

تمہید ۳۲

اِس طرح ارجن کی بہت بنتی سُن کر

श्रीभगवानुवाच ॥ कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो
लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः । ऋतेऽपि त्वां न भवि-
ष्यन्ति सर्वे येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः ॥ ३२ ॥

شری بھگوان نے کہا

(۳۲) میں لوگوں کا ناش کرنے والا کال ہوں۔ اور یہاں لوگوں کا

ناش کرنے کے لئے بڑھ رہا ہوں۔ سوائے تیرے دونوں فوجوں میں کوئی زندہ نہیں رہیگا۔

شرح۔ میں یہاں فقط دریودھن وغیرہ کا ناش کرنے کے لئے بڑھا ہوں۔ بھیشم درون کرن وغیرہ جس قدر بہادر ہیں وہ سب میری شکتی سے مرجائیں گے۔ تجھے کو اس میں کچھ کرنا نہیں پڑیگا۔

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व जित्वा शत्रून् भुंक्ष्व राज्यं समृद्धम् मयैवैते निहताः पूर्वमेव निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन् ॥ ३३ ॥

(۳۳) اس لئے اے ارجن تو اٹھ اور لڑائی کر اور جش لے۔ دشمنوں کو جیت کر نس کنٹک راج کر۔ میں نے سب کو مار تو پہلے ہی دیا ہے۔ تو فقط اس کا سبب بن

شرح۔ ان میں بغیر تیرا زور لگانے کے کوئی زندہ نہیں رہیگا۔ اس لئے تو اٹھ اور لڑائی کر اور بھیشم درون وغیرہ کو جو دیوتاؤں سے بھی جیتے نہیں جاتے مار کر جش لے۔ ایسی لڑائی بڑی قسمت سے حاصل ہوتی ہے۔ دشمنوں کو جیت کر نس کنٹک راج کر۔ میں نے ان سب کو قبل از لڑائی ہی مار دیا ہے۔ رتھوں سے اس لئے نیچے نہیں گرایا کہ تجھ کو جش ملے۔ غرض تو فقط اس کا نمت (باعث) بن تاکہ یہ مشہور ہو کہ ارجن نے سب کو مارا ہے۔ تو سبیہ ساچن ہے۔ یعنے بائیں بازو سے تیر چلا سکتا ہے۔ اس لئے تجھ کو بھیشم وغیرہ کے مقابل ہونا مشکل نہیں ہے۔ جب تو ان کو تیروں سے مارے گا۔ میں سب کو رتھوں سے نیچے گرادوں گا۔ اور تیرا نام ہوجائیگا یہ اس کا مطلب ہے +

تمہید۔ ۳۴

اس پر ارجن کے دل میں یہ آیا کہ درون بھیشم جیدرتھ کرن وغیرہ سورمے کس طرح جیتے جا سکتے ہیں۔ یہ سب اپنی صفات سے خود ہی مشہور ہیں۔ مثلاً درون ایک تو فن جنگ کا اُستاد ہے۔ دوسرا بڑے بڑے ہتیاروں کا چلانے والا ہے۔ تیسرا میرا گورو ہے۔ اور چوتھے براہمنوں میں اوتم ہے۔ اور بھیشم جی کی سب سے بڑی

تعریف یہ ہے کہ اُس کی موت اُس کی اپنی مرضی پر منحصر ہے اور یہ بھی کہ پرسرام کے مقابلہ میں شکست نہیں کھائی۔ اور جیدرتھ کی یہ تعریف ہے کہ وہ مہادیو کا بھگت ہے اور اُس کو یہ ور مِلا ہوا ہے کہ جو اُس کا سر کاٹیگا اور زمین پر گرائیگا۔ ساتھ ہی اُس کا بھی کٹ جائیگا۔ اور کرن کے پاس ایک آدمی کو مارنے کی ایک برچھی تو اندر کی دی ہوئی ہے۔ جو کبھی خطا جانے والی نہیں اور اِس کے سوائے اور بھی سورج کے دئے ہوئے بڑے بڑے ہتھیار ہیں۔ اور اِسی طرح کرپاچاریہ اسوتھامان بھوری شروا وغیرہ اور کئی مشہور بہادر ہیں جن پر فتح پانا مشکل ہے۔ پھر کیونکر میں اِن کو جیتوں گا۔ اور راج پاؤنگا۔ اِس قسم کے اعتراض رفع کرنے کی غرض سے شری بھگوان نے ذیل کے شلوک میں کہا۔

द्रोणं च भीष्मं च जयद्रथं च कर्णं तथाऽन्यानपि
योधवीरान्। मया हतांस्त्वं जहि मा व्यथिष्ठा युध्यस्व
जेतासि रणे सपत्नान् ॥ ३४ ॥

(۳۴) درون بھیشم جیدرتھ اور کرن اور باقی کے اور بہادروں کو جو مجھ سے مارے ہوئے ہیں۔ مار دے تکلیف نہ سمجھ لڑائی کر ان سب کو جیتے گا۔

تمہید ۳۵

اِس ذکر کے بعد سنجے نے سوچا کہ شاید دھرتراشٹر اب بھی صلح کرا دے تو بہت ہی خوب ہو۔ اِس خیال سے اُس کے بعد کا حال کہنا شروع کیا۔ سنجے نے کہا۔

संजय उवाच ॥ एतच्छ्रुत्वा वचनं केशवस्य कृता-
ञ्जलिर्वेपमानः किरीटी। नमस्कृत्वा भूय एवाह कृष्णं
सगद्गदं भीतभीतः प्रणम्य ॥ ३५ ॥

(۳۵) کیشو کا یہ وچن سُن کر ارجن نے کانپ کر ہاتھ جوڑ کر نمسکار کر کر گدگد بانی سے کہا۔

شرح۔ گدگد بانی اُس کو کہتے ہیں۔ جس سے بوجہ ڈر یا خوشی کے آنکھیں آنسوؤں سے بھر آتی ہیں۔ اور گلا بلغم سے رُک جاتا ہے اور بدن تھرتھرا جاتا ہے اور منہ سے بات نہیں نکلتی۔

تمہید - ۳۶

گیارہ شلوکوں میں ارجن کا وچن

अर्जुन उवाच ॥ स्थाने हृषीकेश तव प्रकीर्त्या जगत्प्रहृष्य त्यनुरज्यते च । रक्षांसि भीतानि दिशो द्रवंति सर्वे नमस्यंति च सिद्धसंघाः ॥ ३६ ॥

(۳۶) اے رکھی کیش سب جگت آپ کی تعریف سن کر خوش ہوتا ہے اور محبت کرتا ہے - اور راکھش بھاگے جاتے ہیں - اور سدھوں کے گروہ نمسکار کرتے ہیں - اور یہ عین مناسب ہے -

شرح - رکھی کیش کے معنے اندریوں کو طاقت دینے والا اور بھگتوں کا پیارا اور سدھ ہوں سے کپل دیو وغیرہ سے مراد ہے نیز شاستر میں لکھا ہے کہ اس شلوک کے ساتھ گرام نوبار اپنا لگا کر پڑھا جائے تو بھوت پریت بھاگ جاتے ہیں -

تمہید ۳۷

اس کا سبب کہ کیوں سب لوگ خوش ہوتے اور راکھش ڈرتے ہیں

कस्माच ते न नमेरन्महात्मन् गरीयसे ब्रह्मणोऽप्या-
दिकर्त्रे । अनंतदेवेश जगन्निवास त्वमक्षरं सदसत्तत्परं यत् ॥ ३७ ॥

(۳۷) اے مہاتمن اے اننت اے دیویش جگت میں رہنے والے تجھ کو سب لوگ کیوں نمسکار نہ کریں - تو سب سے بڑا برھما کا کرتا اکھشر کارن کاریہ سے پرے ہے -

شرح - مہاتمن کے معنے فیاض طبع - اننت کے معنے لامحدود دیویش کے معنے ہرن گربھ وغیرہ کا مالک اور جگت میں رہنے والا کے معنے جگت کا آدھار اور یہ کہہ کر کہ آپ سب سے بڑے برھما کے بنانے والے اپدیش کرنے والے اور پتا ہیں - اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایک صفت ایسی ہے - جس سے انسان نمسکار کے لائق ہو جاتا ہے - اور آپ میں تینوں ہیں - پھر آپ کو سب لوگ کیوں نمسکار نہ کریں - اور اکھشر کے معنے سب جگت کا مول کارن - مطلب یہ کہ نہ آپ کا کوئی کارن (فاعل) ہے اور نہ آپ کسی کے کاریہ یعنے فعل ہو اس لئے آپ کو ان کا نمسکار کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں -

تمہید ۳۸

ارجن نے دلی بھگتی کے سبب پھر تعریف کی

त्वमादिदेवः पुरुषः पुराणस्त्वमस्य विश्वस्य परं निधानम् । वेत्ताऽसि वेद्यं च परं च धाम त्वया ततं विश्वमनंतरूप ॥ ३८ ॥

(۳۸) اے اننت تو آدی دیو ہے پران پرش ہے اور وہ استھان ہے جہاں سب کا لئے ہوتا ہے۔ جاننے لائق وستو کو جانتا ہے۔ اور سب سے پرے ہے اور سب کا ادھار ہے اور تو نے ہی سب جگت کو بھر رکھا ہے۔

वायुर्यमोऽग्निर्वरुणः शशांकः प्रजापतिस्त्वं प्रपितामहश्च । नमो नमस्तेऽस्तु सहस्रकृत्वः पुनश्च भूयोपि नमो नमस्ते ॥ ३९ ॥

(۳۹) وایو یم اگنی چندرماں پرجاپتی برھما سب تو ہی ہے۔ تجھ کو نمسکار ہزار دفعہ نمسکار اور پھر بار بار نمسکار۔

شرح — اس کا مطلب یہ ہے کہ ارجن کے دل میں بہت بڑی بھگتی ہے اس لئے بار بار نمسکار کر کے سیر (ترپت) نہیں ہوتا۔

नमः पुरस्तादथ पृष्ठतस्ते नमोऽस्तु ते सर्वत एव सर्व । अनन्तवीर्यामितविक्रमस्त्वं सर्वं समाप्नोषि ततोऽसि सर्वः ॥ ४० ॥

(۴۰) تجھ کو آگے اور پیچھے اور چاروں طرف سے نمسکار تو اننت ویرج ہے یعنے بڑی طاقت والا۔ اننت وکرم ہے یعنے ہتھیار چلانے میں بھی طاقت ور اور اپدیش کرنے میں بھی سب کو تو نے ڈھک رکھا ہے۔ سب کچھ تو ہی ہے۔

تمہید ۴۱

نمسکار کر کے قصور کی معافی

सखेति मत्वा प्रसभं यदुक्तं हे कृष्ण हे यादव हे सखेति । अजानता महिमानं तवेदं मया प्रमादात्प्रणयेन वापि ॥४१॥

(۴۱) میں نے اس وشوروپ کی مہمان نہ جانکر اور آپ کو دوست
سمجھ کر بھول اور پیار سے کبھی کہا اے کرشن اور کبھی کہا اے یادو
اور کبھی اے سکھا (دوست)

यच्चावहासार्थमसत्कृतोसि विहारशय्यासनभोजनेषु ।

एकोथवाप्यच्युत तत्समक्षं तत्क्षामये त्वामहमप्रमेयम् ॥४२॥

(۴۲) اور جو سونے. بیٹھنے کھانے اور عوام یا تنہائی میں ہنسی سے
تیرا انادر کیا ہے - اے پرمانوں (حواسوں) سے جانے نہ جانے والے
اُن سب کی معافی چاہتا ہوں۔

تمہید ۴۳

بھگوان کے اچنت یعنے خیال میں نہ آنے والے پرتاپ کا بیان -

**पितासि लोकस्य चराचरस्य त्वमस्य पूज्यश्च गुरुर्गरी-
यान् । न त्वत्समोऽस्त्यभ्यधिकः कुतोऽन्यो लोकत्रये-
ऽप्यप्रतिमप्रभावः ॥ ४३ ॥**

(۴۳) اے بڑے پرتاپی تو اس سنسار کا پتا اور پوجیہ اور گورو
ہے اور سب سے بڑا ہے - تینوں لوکوں میں کوئی دوسرا تجھ سے
بڑھ کر تو کیا تیرے برابر بھی نہیں -

**तस्मात्प्रणम्य प्रणिधाय कायं प्रसादये त्वामहमीश-
मीड्यम् । पितेव पुत्रस्य सखेव सख्युः प्रियः प्रिया-
यार्हसि देव सोढुम् ॥ ४४ ॥**

(۴۴) اس لئے میں جھک کر نمسکار کر کر تجھ پوجا کے لائق ایشور
کو خوش کرنا چاہتا ہوں - جیسے باپ بیٹے کے اور دوست دوست
کے قصور بخود درگذر کرتا ہے اُسی طرح آپ کو میرے قصوروں سے درگذر کرنی چاہئے

شرح - اس کا مطلب یہ ہے سوائے آپ کے میرا اور کوئی نہیں جس کی پناہ لوں
اس لئے جو کچھ میں نے کیا آپ اس کی معافی دیں -

تمہید ۴۵

ارجن نے قصوروں کی معافی مانگ کر یہ عرض کی کہ اب مجھ کو آپ کا پہلا روپ دیکھنے کی خواہش ہے۔ اِس روپ سے مجھے خوف آتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

अदृष्टपूर्वं हृषितोऽस्मि दृष्ट्वा भयेन च प्रव्यथितं मनो मे । तदेव मे दर्शय देव रूपं प्रसीद देवेश जगन्निवास ॥ ४५ ॥

(۴۵) میں اِس روپ کو دیکھ کر جو پہلے کبھی نہیں دیکھا بہت خوش ہوں۔ اَور ڈر سے کانپ بھی گیا ہوں۔ اے دیو مجھ کو وہی روپ دکھا۔ اے دیوتاؤں کے سوامی جگت کے ادھار خوش ہو

تمہید ۴۶

پہلا روپ کیا تھا اُس کا بیان

(۴۶) اے سہسر باہو بسو روپ میں آپ کا وہی روپ دیکھنا چاہتا ہوں۔ جو مکٹ دھاری چکر دھاری اَور گدا دھاری ہے اَور چتر بھج ہے

شرح۔ اِس سے ثابت ہے کہ ارجن بھگوان کو چتر بھج (چار بازو) روپ میں دیکھا کرتا تھا۔

किरीटिनं गदिनं चक्रहस्तमिच्छामि त्वां द्रष्टुमहं तथैव ।
तेनैव रूपेण चतुर्भुजेन सहस्रबाहो भव विश्वमूर्ते ॥४६॥

تمہید ۴۷

جب بھگوان نے ارجن کو ڈرا ہوا دیکھا تو بسو روپ کو چھپا لیا اَور ارجن کو تسلی دی۔ اِس پر ذیل کے تین شلوک۔ شری بھگوان نے کہا۔

श्रीभगवानुवाच ॥ मया प्रसन्नेन तवार्जुनेदं रूपं परं दर्शितमात्मयोगात् । तेजोमयं विश्वमनंतमाद्यं यन्मे त्वदन्येन न दृष्टपूर्वम् ॥ ४७ ॥

(۴۷) اے ارجن میں نے خوش ہوکر اپنی شکتی سے تجھ کو یہ روپ دکھایا ہے۔ جو تیج روپ ہے۔ بسو روپ ہے اور سب کا کارن اور سب سے پہلا ہے۔ اور تیرے سوائے کسی نے نہیں دیکھا ہے

شرح۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ روپ لڑائی میں سوائے ارجن کے کسی نے نہیں دیکھا

न वेदयज्ञाध्ययनैर्न दानैर्न च क्रियाभिर्न तपोभिरुग्रैः ।

एवंरूपःशक्य अहं नृलोके द्रष्टुं त्वदन्येन कुरुप्रवीर।।४८।।

(۴۸) اے کوروں میں سریشٹھ وید پڑھ کر یگ کر کریا کوئی اور اچھا کام کر کر یا بھاری تپ کر کر اس منش لوک میں سوائے تیرے اور کوئی اس روپ کو دیکھ نہیں سکا۔

شرح۔ وید پڑھ کر یعنے چاروں ویدوں کو یا دھرم شاستر کو یا کلپ سوتروں کو پڑھ کر۔ اور یگ کر کر یعنے ویدوں کا ارتھ بچار کر اور کوئی اچھا کرم کر کر اور بھاری تپ کر کر یعنے کرچھر چندرائین وغیرہ برت کر کر سوائے میری کرپا کے اس منش لوک میں تیرے بنا اور کسی کو اس روپ کے دیکھنے کی طاقت نہیں۔

تمہید-۴۹

یہ روپ میں نے اپنی کرپا سے تجھ کو دکھایا ہے۔ لیکن اگر تو اس سے ڈرتا ہے۔ تو تو میرا پھر وہی روپ دیکھ۔

माते व्यथा मा च विमूढभावो दृष्ट्वा रूपं घोरमी-

दृङ्ममेदम् । व्यपेतभीः प्रीतमनाः पुनस्त्वं तदेव मे

रूपमिदं प्रपश्य ॥ ४९ ॥

(۴۹) میرا یہ بھیانک روپ دیکھ کر خوف نہ کر بے ہوش مت ہو بے ڈر ہو کر خوشی سے پھر میرا وہی روپ دیکھ۔

سنجے نے کہا۔

संजय उवाच॥ इत्यर्जुनं वासुदेवस्तथोक्त्वा स्वकं रूपं

दर्शयामास भूयः । आश्वासयामास च भीतमेनं भूत्वा

पुनः सौम्यवपुर्महात्मा ॥ ५० ॥

(۵۰) مہاتما باسدیو نے ارجن کو اس طرح کہہ کر پھر وہی سندر روپ دکھا دیا اور ڈرے ہوئے ارجن کو تسلی دی۔

شرح۔ بسوروپ کی مہان دکھا کر بھگوان کرشن چندر نے پھر وہی شکل اختیار کی یعنے سر پر مکٹ کانوں میں کنڈل گلے میں کوستب منی اور بن مالا اور لکھشمی کا نشان چار بازو گدا اور چکر پکڑا ہوا اور زرد پوشاک سے ملبوس سب طرف روشنی پھیلی ہوئی ÷

تمہید۔ ۵۱

خوف ہٹ جانے کے بعد

अर्जुन उवाच ॥ दृष्ट्वेदं मानुषं रूपं तव सौम्यं जनार्दन ।
इदानीमस्मि संवृत्तः सचेताः प्रकृतिं गतः ॥ ५१ ॥

(۵۱) ارجن نے کہا اے جنار دن تیرا یہ منشوں کا سا خوبصورت چہرا دیکھ کر اب خوشی ہوئی اور میں اصلی حالت پر آیا۔

تمہید۔ ۵۲

بھگوان کی ارجن پر کمال مہربانی کا اظہار

श्रीभगवानुवाच ॥ सुदुर्दर्शमिदं रूपं दृष्टवानसि यन्मम ।
देवा अप्यस्य रूपस्य नित्यं दर्शनकांक्षिणः ॥ ५२ ॥

(۵۲) یہ میرا مشکل سے دکھائی دینے والا روپ جو تو نے دیکھا ہے دیوتا بھی اس کے دیکھنے کی ہمیشہ خواہش رکھتے ہیں۔

تمہید۔ ۵۳

مہاراج اس کا کیا سبب کہ اب تک دیوتاؤں نے اس روپ کو نہیں دیکھا اور آیندہ بھی نظر نہیں آئیگا۔ شری بھگوان نے فرمایا اُن میں بھگتی نہیں ہے اور بغیر بھگتی اُس کا دیکھنا مشکل ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।
शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥ ५३ ॥

(۵۳) جیسا تو نے مجھکو دیکھا اُس کو نہ کوئی وید سے نہ تپ سے نہ دان سے نہ یگ سے دیکھ سکتا ہے۔

شرح۔ اِس سے پیشتر شلوک نمبر ۴۸ میں اِس کا اظہار کیا گیا ہے اِس کے مکرّر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ثابت ہو کہ یہ روپ درلبھ ہے یعنے مشکل سے دیکھا جاتا ہے۔

تمہید۔ ۵۴

اگر وید یگ وغیرہ کے پھل سے آپ جانے نہیں جاتے تو پھر کیا طریقہ آپ کو جاننے کا ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥ ५४ ॥

(۵۴) اے ارجن میں کسی طرف نہ جانے والے من کی بھکتی سے جانا جاتا ہوں۔ اِس سے اِنسان مجھ کو پہنچ جاتا ہے۔

شرح۔ جو بھگتی من کی یک سوئی سے کی جاتی ہے اُس سے ہی بسوروپ کا درشن ہوتا ہے اور اُس سے ہی وہ گیان جو شاستر پڑھ کر ہوتا ہے۔ اور اُس سے ہی بذریعہ شرون منن ندھیاسن کے میرا اصل گیان اور نیز اودیا اور اُس کے فعل کا ناش بھی اور مجھ میں لئے بھی یہ سب کسی طرف من نہ جانے والی بھکتی کا نتیجہ ہے

تمہید۔ ۵۵

موکھش چاہنے والوں کے لئے ساری گیتا کا خلاصہ

मत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः ।
निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पांडव ॥ ५५ ॥

(۵۵) اے پانڈو میری خاطر کرم کرنے والا مجھ کو بڑا سمجھنے والا میرا

بھگت بے تعلق سب سے دشمنی چھوڑ کر مجھ کو پہنچ جاتا ہے

شرح-میری خاطر کرم کرنے والا- یعنے یہ خواہش نہ رکھنے والا کہ مجھ کو سورگ ملے- اور مجھ کو بڑا سمجھنے والا یعنے مجھ سے سورگ وغیرہ کو ترجیح نہ دینے والا اور میرا بھکت یعنے میرے ملنے کا خواہشمند- اور سب سے بے تعلق یعنے بیٹا وغیرہ کسی سے موہ نہ کرنے والا اور سب سے دشمنی چھوڑ کر یعنے تکلیف دینے والی کسی چیز سے دشمنی نہ کرنے والا مجھ کو پہنچ جاتا ہے- اِس پر یقین کر یہ جو کچھ میں نے سمجھایا ہے- یہ اُس کا سار ہے- اِس سے پرے اور کچھ نہیں-

ات سری سدھو سودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوہر ارتھ دیپکا کا بسوروپ نام گیارھواں ادھیاے سماپت ہوا-

ॐ तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे विश्वरूपदर्शनयोगो नाम एकादशोऽध्यायः ॥ ११ ॥

ادھیائے بارھواں ۱۲

گیارھویں ادھیاے کے اخیر میں بھکت کی صفات کا اظہار کر کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ میرا بھکت مجھ کو پہنچ جاتا ہے- مگر اُس میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ وہ بھگوان کے کس روپ کو پہنچے گا یعنے نرگن روپ کو یا سرگن روپ کو گیتا میں دونوں روپ بیان کئے گئے ہیں- جہاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کئی جنموں کے بعد

گیان حاصل کر کر مجھ کو پہنچ کر سارے واسدیو ہی جانتا ہے۔ یہ نرگن برھم کے پانے کے متعلق ہے۔ اور جہاں بسوروپ دکھانے کے بعد یہ ذکر ہے کہ جیسا تو نے مجھ کو دیکھا ویسا ویدوں یگوں دانوں تپوں سے کوئی اور نہیں دیکھ سکتا۔ یہ سگن برھم کے متعلق ہے۔ غرض نرگن برھم کا پانا یا سرگن برھم کا پانا اس میں ادھکار کا فرق ہے۔ ایک انسان دونوں کا ادھکاری نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے یہ جاننے کی خواہش ہے کہ مجھے کس کا ادھکار ہے۔ ذیل کے شلوک میں۔ ارجن نے کہا۔

अर्जुन उवाच ॥ एवं सततयुक्ता ये भक्तास्त्वां पर्युपासते ।

ये चाप्यक्षरमव्यक्तं तेषां के योगवित्तमाः ॥ १ ॥

(۱) جو بھگت آپ کے سگن روپ کی اوپاشنا کرتے ہیں اور جو اکھشر اویکت کی کرتے ہیں۔ ان میں کون اچھا ہے۔

شرح۔ بھگت دو طرح کے ہیں۔ ایک سگن برھم کے اوپاشک یعنے سب طرفوں سے من روک کر مورتی مان برھم کا دھیان لگانے والے۔ اور دوسرے نراکار برھم کے اوپاشک یعنے سب کرموں کو چھوڑ کر ورکت ہو کر اس اکھشر برھم میں من لگانے والے جہاں نہ من اور گفتگو کی پہنچ ہے۔ اور نہ کوئی اوپادھی ہے۔ یعنے غیر چیز۔ اکھشر برھم میں طول عرض موٹا پتلا کچھ کہنے کو گنجائش نہیں۔ اس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

یاگولک نے کہا اے گارگی جن کو اکھشر برھم کا گیان ہے
ان کا قول ہے کہ برھم نہ موٹا ہے نہ پتلا ہے نہ لنبا ہے نہ چوڑا
ہے۔

تمہید ۔ ۳

بھگوان انتریامی نے ارجن کو ساکار برھم کا ادھکاری جانکر ساکار (شکل والا) کے ہی سادھن (طریقہ) بیان کئے اور ساکار کی ہی پوجا۔ اور ساکار کے ہی بھگتوں کی تعریف۔ اس پر ذیل کا شلوک

श्री भगवानुवाच । मय्यावेश्य मनो ये मां नित्ययुक्ता उपासते । श्रद्धया परयोपेतास्ते मे युक्ततमा मताः ॥२॥

شری بھگوان نے کہا

(۲) جو مجھ میں من لگا کر ہمیشہ لگ کر بڑی شردھا سے میری اوپاشنا کرتے ہیں میں اُن کو سریشٹھ مانتا ہوں۔

شرح۔ جو مجھ میں من لگا کر یعنے سوائے مجھ سگن برہم کے اور سب کا آشرا چھوڑ کر اور ہمیشہ لگ کر۔ یعنے پریم سے بھر کر۔ بڑی شردھا سے میری اُوپاشنا کرتے ہیں۔ یعنے شنگرف اور لاخ کی طرح ایک رنگ ہوئے ہوئے مجھ سربگیہ (ہمہ دان) گنوں سے یُکت یوگیوں کے ایشور کا ساتکی من سے دھیان لگاتے ہیں۔ میں ان کو سریشٹھ جانتا ہوں۔ ان کا من کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوتا اور نہ کسی وشے کی طرف جاتا ہے۔

تمہید ۳ و ۴

یہ بڑا بھاری اعتراض ہے کہ بہ نسبت نرگن برہم کے اوپاشک کے سگن کے اوپاشک کی تعریف کی گئی ہے۔ اِس اعتراض کو رفع کرنے کے لئے ذیل کے شلوک

ये त्वक्षरमनिर्देश्यमव्यक्तं पर्युपासते ।
सर्वत्रगमचिन्त्यं च कूटस्थमचलं ध्रुवम् ॥ ३ ॥

(۳) جو اکھشر اوییکت اور سرودیاپی اور اچنت اور کوٹھستھ اور اچل اور ایک رس کی اوپاشنا کرتے ہیں۔

संनियम्येन्द्रियग्रामं सर्वत्र समबुद्धयः ।
ते प्राप्नुवन्ति मामेव सर्वभूतहिते रताः ॥ ४ ॥

(۴) اور سب اندریاں روک کر سب کو برابر جانکر سب کی بھلائی میں لگے ہوئے ہیں وہ مجھ کو پہنچ جاتے ہیں۔

شرح۔ اکھشر برہم جس کا گارگی براہمن میں ذکر آتا ہے۔ اُس کے ظاہر ہونے کی سات علامتیں ہیں۔ انردیش۔ اوییکت۔ سرودیاپی کوٹھستھ اچل اور ایک رس

یعنے وہرد۔

۱۔ انرویش یعنے گویائی کی طاقت سے پرے
۲۔ اویکت نہ ذات نہ رنگ نہ حرکت
۳۔ سرودیاپی فاعل کل محیط کل
۴۔ اچنت۔ خیال میں نہ آنے والا۔ اس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

برھم نہ من سے جانا جاتا ہے نہ گفتگو سے دونوں پیچھے رہ جاتے ہیں

اعتراض۔ اِس شرتی کا اور شرتی اور سوتروں سے درودھ آتا ہے۔ یعنے اختلاف اُن کے حوالہ سے اس شرتی کی تردید ہوتی ہے۔ اِس پر شرتی پرمان

شرتی ارتھ

یاگولک نے کہا اے شاکلیہ میں تم سے اِس پرش کی نسبت پوچھتا ہوں۔ جو اوپنشد سے جانا جاتا ہے۔

سوترارتھ

(۱) برھم سوکھشم بدھی سے جانا جاتا ہے۔
(۲) برھم شاستر سے جانا جاتا ہے۔

جواب۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ جب من کی برتی مہاواکون (اسم اعظم) کے ذریعہ برھماکار ہوجاتی ہے۔ یعنے برھم میں لگ جاتی ہے۔ تو اس میں برھم کا عکس آجاتا ہے اور پھر اُس سے اُودیا یعنے جہالت اور اُس کے فعل سب ناش ہوجاتے ہیں۔ فقط شدہ (خالص) برھم رہ جاتا ہے۔ یہی مطلب سوکھشم بدھی سے برھم کے جاننے کا ہے۔

۵۔ کوہنستھ۔ یہ لفظ دو فقروں سے مرکب ہے۔ ایک کوٹ جس کے معنے حقیقت میں ناقص اور دیکھنے میں اچھا۔ جیساکہ کھوٹا روپیہ اور دوسرا استھ جس کے معنے سہارا ہیں۔ مطلب یہ کہ جو ناقص چیز کا سہارا ہے اُس کا نام کوہنستھ ہے۔ ناقص یہاں مراد اودیا اور اُس کے افعال سے ہے ہر ایک چیز اودیا کے سبب فرض کی جاتی ہے اور جس میں فرض ہوتی ہے۔ اُس کا نام ادشٹان ہوتا ہے

یعنے ساکھشی چیتن نہ بدلنے والا۔

۶۔ اچل۔ کبھی کسی قسم سے تبدیل نہ ہونے والا

۷۔ دہرو۔ نہ بدلنے والا قائم بالذات۔

جو اِن علامتوں والے مجھ شُدھ برھم کی اوپاشنا کرتے ہیں۔ وہ مجھ کو پہنچ جاتے ہیں۔ اُوپاشنا اُسے کہا جاتا ہے۔ جب شرون منن ندا بیاسُن کے بعد یعنے سُننے یاد کرنے اَور من ٹھرانے کے بعد بلا کسی قسم کے تنسک اَور غلط فہمی کے تیل دھارا کی طرح من برتی لگ جاتی ہے۔ اور سب اندریاں روک کر یعنے وشیوں سے ہٹ کر اور سم دم وغیرہ سادھن کر کر یعنے باہر اور اندر کی اندریاں دبا کر بلا کسی وشی کی خواہش کے اور بلا اِس کے کہ کسی سے محبّت یا ناراضگی ہو۔ سب کو یکساں جانتے ہوے سب کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ جب یہ حالت ہوتی ہے۔ اور کسی وشی کی خواہش نہیں رہتی۔ یعنے وشیوں میں خرابیاں نظر آتی ہیں اَور ویراگ موسومہ وسی کار ہوجاتا ہے۔ پھر سب جگہ آتما ہی نظر آتا ہے اور بیر بھاؤ (دشمنی کا خیال) ہٹ جاتا ہے۔ اس طریقہ سے سب کے ہنکاری ہوئے ہوے سب کو بے خوف کرتے ہوئے سنیاسی ہو جاتے ہیں۔ سنیاس سب کو بے خوف کر کر لیا جاتا ہے۔ اِس پر شرتی پرمان +

شرتی ارتھ

ایسا ہو کہ مجھ سے کوئی پرانی خوف نہ کرے

سمرتی

سب کو بے خوف کر کر سنیاس اختیار کرے

اِس طرح سنیاس وغیرہ ہر ایک سادھن اختیار کر کر جیتا تما برھم روپ ہوتے ہوے مجھ اکھشر برھم کو پہنچ جاتے ہیں۔ یعنے برھم تو پہلے ہی ہوتے ہیں مگر اودیا ہٹ جاتی ہے۔ اِس پر شرتی پرمان +

شرتی ارتھ

۱۔ برھم ہوا ہُوا برھم کو پہنچ جاتا ہے۔

۲۔ برھم کے جاننے والا برھم ہی ہے۔

گیتا کا قول

گیانی میرا آتما ہی ہے

تمہید - ۵

سگن برہم کے اُوپاشکوں کی تعریف

क्लेशोऽधिकतरस्तेषामव्यक्तासक्तचेतसाम् ।
अव्यक्ता हि गतिर्दुःखं देहवद्भिरवाप्यते ॥ ५॥

(۵) اوٹیکت برہم میں من لگانے والوں کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے کیونکہ دیہہ دھاریوں کو اوٹیکت کا ملنا مشکل ہے۔

شرح - اِس کا مطلب یہ ہے کہ اوٹیکت برہم میں من لگانے کا طریقہ کٹھن ہے کیونکہ اُس کے لئے پہلا سادھن سب کرموں کا تیاگ ہے۔ پھر گورو کی خدمت پھر ویدانت کا بچار۔ پھر بھرم کا ناش۔ یہ سب سادھن دیہہ کا اہنکار رکھنے والے کو مشکل ہیں۔ اَور بہ نسبت اِس کے وشیوں سے من ہٹا کر سگن برہم میں لگانا کرم ایشور ارپن کرنا شردھا رکھنا یہ طریقہ آسان ہے۔ بھاوارتھ (خلاصہ) میرے ملنے کے دو طریقے ہیں ایک میں محنت زیادہ ہے۔ اَور دوسرے میں کم اِس کے سوائے اَور کوئی فرق نہیں ؞

تمہید - ۶

ارجن نے نہایت ادب سے کہا مہاراج فرق تو بہت ہے۔ کیونکہ نرگن برہم کے اوپاشک کو پہلے گیان ہوتا ہے۔ پھر اودیا اور اُس کے فعل کا ناش پھر جیون مکتی پھر موکھش۔ اَور سگن برہم کے اوپاشک کو اوّل برہم لوک پھر کسی اچھے خاندان میں جنم۔ پھر گیان۔ اِس لئے جس میں محنت زیادہ اس کا پھل بھی زیادہ اور جس میں محنت کم اس کا پھل بھی کم گویا یہ کسی صورت سے کہا نہیں جاتا کہ سگن کا اوپاشک نرگن کے اوپاشک سے اچھا ہے شری بھگوان نے فرمایا۔ برہم لوک میں جانے والا بھی بغیر گورو کی خدمت اور ویدانت بچار کے وہیں موکھش ہو جاتا ہے۔ فضیلت اِس میں یہ ہوئی کہ برہم لوک کی لذّات بھوگ کر بغیر زیادہ محنت کے اس کا انجام

بھی وہی ہے جو نرگن اوپاشک کا ہے۔ سگن کے اوپاشک کی تعریف میں شمرتی پرن

شرتی ارتھ

انسان برھم لوک کا ایشور یہ بھوگ چکنے کے بعد اُس اودتی
برھم کو ساکھشات کر لیتا ہے۔ جو ہرن گربھ سے اعلےٰ ہے
اور ہردے روپی گونا گوپھا میں استھت ہے۔

اِس شرتی سے ثابت ہے کہ سگن برھم کا اوپاشک بغیر سب کرموں کے تیاگ اور گورو کی خدمت اور ویدانت بچارنے کے ایشور کی کرپا سے نرگن برھم کو پہنچ جاتا ہے۔ اِس پر ذیل کے دو شلوک۔

ये तु सर्वाणि कर्माणि मयि संन्यस्य मत्पराः ।
अनन्येनैव योगेन मां ध्यायन्त उपासते ॥ ६ ॥

(۶) جو سب کرموں کو میرے ارپن کر کر میرے پرائین ہو کر اور کسی طرف نہ جانے والے یوگ سے میرا دھیان اور میری اوپاشنا کرتے ہیں۔

तेषामहं समुद्धर्ता मृत्यु संसार सागरात् ।
भवामि न चिरात्पार्थ मय्यावेशितचेतसाम् ॥ ७ ॥

(۷) اے پارتھ اُن مجھ میں من لگانے والوں کو میں اِس مرتیو روپ سنسار سمندر سے باہر کر دیتا ہوں۔

شرح۔ جن کا سب کام میرے ارپن ہوتا ہے۔ اور مجھ پر ہی بھروسہ رہتا ہے یعنے مجھ سے بڑھکر اور کوئی آشرا نہیں ہے۔ وہ ہر ایک طرف سے من روک کر میرے اس روپ کا دھیان کرتے ہیں۔ جو نہایت خوبصورت اور نہایت خنداں اور ہاتھوں میں بنسری پکڑے ہوئے ہے۔ اور ہاتھ دو دیکھتے ہیں۔ یا چار یا سنگھ چکر گدا پدم پکڑے ہوئے بشو روپ کا دھیان کرتے ہیں یا نرسنگھ روپ کا یا رام چندر جی کا یا جو تجھ کو دکھایا ہے۔

اُن مجھ میں لگانے والوں کو بلا کوشش ہی اِس سنسار سمندر میں بار بار پیدا ہونے سے باہر نکال دیتا ہوں یعنے اسی جنم میں گیان دیکر شدہ برھم میں قائم کردیتا ہوں۔ پرتھا کا بیٹا واسطے تسلی کے کہا گیا ہے:۔

تمہید۔ ۸

سگن برھم کے سادھن

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ।
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥ ८ ॥

(۸) مجھ میں ہی من لگا مجھ میں ہی بدّی لگا۔ اِس جسم کو چھوڑ کر بلا شک تو مجھ کو ہی پہنچیگا۔

شرح۔ یہ من سنکلپ وکلپ روپ ہے یعنے خیالات۔ اِس لیے جس قدر من کی برتیاں ہیں۔ سب مجھ میں لگا اور بدھی کا کام یقین ہے۔ وہ یقین بھی مجھ میں لگا۔ اِس سے تجھ کو تت گیان ہو کر بغیر کسی الجھن (خرابی) یا شبہ کے موکھش ہو جائیگی۔

تمہید۔ ۹

اگر سگن برھم میں من لگانا مشکل ہو۔ تو پھر رام کرشن وغیرہ باہر کی مورتیاں کا دھیان اچھا ہے اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو پھر کرموں کا ایشور ارپن کرنا اچھا ہے۔ اور یہ بھی مشکل ہو تو پھر کرم کرتے ہوے پھل کی خواہش نہ رکھنا ہی اچھا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک:۔

अथ चित्तं समाधातुं न शक्नोषि मयि स्थिरम् ।
अभ्यास योगेन ततो मामिच्छाप्तुं धनंजय ॥ ९ ॥

(۹) اے دھننجے (ارجن) اگر تو چت روک کر مجھ میں نہیں لگا سکتا تو تو ابھیاس یوگ ہی کر۔

شرح۔ اگر چت روکا نہ جاسکے تو پھر بار بار ایکاگرتی کا دھیان کرنا چاہئے۔ اُسی

کا نام ابھیاس یوگ ہے ✣

अभ्यासेऽप्यसमर्थोऽसि मत्कर्मपरमो भव ।
मदर्थमपि कर्माणि कुर्वन् सिद्धिमवाप्स्यसि ॥ १० ॥

(۱۰) اور اگر تو اس ابھیاس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو سب کرم میرے ارپن کر میرے ارپن کرتے ہوئے تو سدھی کو پہنچ جائیگا۔

अथैतदप्यशक्तोऽसि कर्तुं मद्योगमाश्रितः ।
सर्वकर्मफलत्यागं ततः कुरु यतात्मवान् ॥ ११ ॥

(۱۱) اور اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو تو میرا آشرا لئے ہوئے سب کرموں کو چھوڑ دے۔

شرح ۔ اگر وشیوں کی طرف مائل رہنے سے کرم ایشور ارپن نہ ہو سکیں تو تُو سب اندریاں روک کر میرا آشرا لے۔ اور خوب ببیک (تمیز) سے سب کرموں کا پھل چھوڑ دے ✣

تمہید ۔ ۱۲
کرموں کا پھل چھوڑنے کا نتیجہ

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।
ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥ १२

(۱۲) ابھیاس سے گیان اچھا ہے گیان سے دھیان ۔ دھیان سے کرموں کے پھل کا تیاگ اور تیاگ سے اُسی وقت شانتی ۔

شرح ۔ ابھیاس کے معنے آتما کا سُننا یعنے شرون اور گیان کے معنے آتما کا یقین یعنے منن ۔ اور دیھیان کے معنے علم ظاہر کا کرنے والا یعنے ندیھیا سن ۔ اِس طرح ابھیاس سے گیان اچھا ہے ۔ اور گیان سے دھیان اور کرموں کے پھل کا

تیاگ اِن سب سے اچھا - اگیانی جب کرم کرتا ہوا سب کرموں کا پھل چھوڑ دیتا ہے تو اُس سے اُس کو فوراً شانتی ہو جاتی ہے یعنے نہ اُودیا رہتی ہے اور نہ سنسار یعنے اواگون - اِس پر شرتی پرمان -

شرتی ارتھ

جب انسان کے ہردے (دل) میں کوئی خواہش نہیں رہتی تب یہ مرنے والا امرت روپ ہو جاتا ہے - اور یہیں برھم کو پہنچ جاتا ہے -

گیتا کا قول ہے کہ جب من میں کسی قسم کی خواہش نہیں رہتی تو انسان اپنی آتما میں قائم ہو جاتا ہے - جس کا نام استھت پرگیہ (قائم عقل) ہے - شرتی میں خواہشوں کا نہ ہونا موکھش کا ذریعہ بیان کیا گیا ہے - اور گیتا میں سب کرموں کے پھل کا تیاگ - یہ دونوں ایک ہی ہیں - جیسا کہ براہمنوں کی فضیلت بیان کرتے ہیں - اگست مُنی کا ذکر کہ اُس نے سمندر کا پانی پی لیا تھا اور پرسرام کا کہ اُس نے تمام کھشتریوں کو مار دیا تھا - دونوں کا ایک مدعا ہے - اسی طرح خواہشوں کا تیاگ اور سب کرموں کے پھل کا تیاگ ایک ہی بات ہے ؞

تمہید - ۱۳

سگن برھم کی اوپاشنا اور اُس کے حاصل کرنے کے طریقے فقط اِس غرض سے بیان کئے گئے ہیں کہ نرگن اوپاشنا کرنے میں کوئی کسی طرح کا بگھن نہ رہے ورنہ سگن اوپاشنا نرگن اوپاشنا سے اعلےٰ نہیں ہے - یہ محض متوسط درجہ کے انسان کے لئے بیان کی گئی ہے - اِس پر کلپ سوتر ن کا پرمان -

سوترارتھ

(۱) جن کو نرگن برھم کے ساکھشات کرنے کی طاقت حاصل نہیں - اُن کے لئے شاستر میں یہ ہدایت ہے کہ وہ سگن برھم کا دھیان کریں

(۲) جب سگن اوپاشنا کرتے کرتے من فتح ہو جاتا ہے تو پھر سگن کی روپا دہی (شکل) چھوٹ جاتی ہے اور من نرگن اوپاشنا میں لگ جاتا ہے ؞

پاتنجلی بھگوان کا سوتر ارتھ

(۱) ایشور اوپاسنا کرتے کرتے سمادھی لگ جاتی ہے۔

(۲) اُسی سے شدھ برھم کی پراپتی ہوتی۔ اور کوئی اُلجھن نہیں رہتا سگن اوپاسنا کے مقابلہ نرگن اوپاسنا کی بُرائی نہیں کی گئی۔ اِس کا مطلب صرف یہ ہے کہ سگن اوپاسنا میں رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ وید میں ایک جگہ یہ لکھا ہے کہ ہوم طلوع آفتاب کے وقت کرے۔ اِس سے پہلے پاپ ہوتا ہے اور ایک جگہ یہ کہ طلوع آفتاب سے پیشتر کرے۔ اُس کے بعد پاپ ہوتا ہے۔ مطلب دونوں کا ہون کرانے کا ہے اور یہ کہ ہون آفتاب سے پہلے بھی جائز ہے۔ اور بعد بھی۔ اِس پر کسی مہاتما کا قول۔

جب ایک شخص کی تعریف اور دوسرے کی برائی کی جاتی ہے۔ اُس سے غرض بُرائی سے نہیں ہوتی۔ تعریف ظاہر کرنے سے ہوتی ہے اِس طرح ثابت ہے کہ نرگن اوپاسنا کرنے والا سب سے اعلےٰ ہے۔ اور گیتا میں کئی بار نرگن اوپاشک کی تعریف کی گئی ہے۔ مثلاً میں گیانی کو بہت پیارا ہوں۔ اور گیانی مجھ کو پیارا ہے اور بھگت سبھی اچھے ہیں پر گیانی میرا آتما ہی ہے۔ اِس طرح گیانی کی تعریف میں ذیل کے سات شلوک۔

अद्वेष्टा सर्वभूतानां मैत्रः करुण एव च ।

निर्ममो निरहंकारः समदुःखसुखः क्षमी ॥ १३ ॥

(۱۳) کسی سے دویش نہ کرنے والا۔ میتری رکھنے والا دیا رکھنے والا ممتا اور آہنکار نہ کرنے والا دُکھ سُکھ کو برابر جاننے والا۔ کھشما کرنے والا۔

संतुष्टः सततं योगी यतात्मा दृढनिश्चयः ।

मय्यर्पितमनोबुद्धिर्यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ १४ ॥

(۱۴) خوش رہنے والا من پر قابو اپنے آپ میں لگا ہوا قائم نشچے

والا مجھ میں من اور بدھی لگائے ہوئے میرا بھکت مجھ کو پیارا ہے۔

شرح۔ کسی سے دوشمنی نہ کرنے والا۔ یعنے دکھ دینے والوں کو اپنا روپ پہچان کر دکھ نہ دینے والا مِیتری رکھنے والا یعنے سب کا دوست اور دیا رکھنے والا یعنے خوف نہ دینے والا دکھیوں کا مددگار۔ اور ممتا نہ رکھنے والا یعنے نہ اپنے جسم سے موہ اور نہ غیر کے جسم سے موہ اور نہ آہنکار کرنے والا یعنے نہ برت تپ وغیرہ کرنے کی خودی اور نہ عالم فاضل ہونے کی خودی۔ اور سکھ دکھ کو برابر جاننے والا یعنے نہ کسی سے الفت اور نہ نفرت اور کھشما کرنے والا یعنے خواہ کوئی گالی دے۔ خواہ مارے معاف کرنے والا۔

(۱۴) خوش رہنے والا یعنے خواہ حاجات جسمانی پوری ہوں یا نہ ہوں تب بھی خوش اور من قابو رکھنے والا۔ یعنے سمادھی میں لگا ہوا۔ اور اپنے آپ میں لگا ہوا یعنے جسم اور حواسوں کو بس رکھنے والا۔ اور یقین قائم رکھنے والا یعنے اس گیان میں پکا کہ میں ست چت آنند روپ ہوں اور نہ کچھ کرتا ہوں اور نہ بھوگتا ہوں۔ اور مجھ میں من اور بدھی لگائے ہوئے یعنے مجھ شدھ برھم کا جاننے والا میرا بھکت مجھ کو عزیز ہے۔

تمہید۔ ۱۵۔

گیانوان بھکت کی اور علامتوں کا بیان۔

यस्मान्नोद्विजते लोको लोकान्नोद्विजते च यः ।
हर्षामर्ष भयोद्वेगैर्मुक्तो यः स च मे प्रियः ॥ १५ ॥

(۱۵) جس سے کسی کو دکھ نہیں ہوتا۔ اور جو خود کسی سے دکھی نہیں ہوتا۔ اور خوشی ڈر غصہ اور اوداسی سے چھوٹا ہوا ہے۔ وہ مجھ کو پیارا ہے۔

شرح۔ جو کسی کو دکھ نہیں دیتا یعنے سنیاسی ہے۔ کیونکہ سنیاس لینے کے وقت یہ نیم کیا جاتا ہے کہ مجھ سے کسی کو خوف نہ ہو اور جو کسی سے دکھی نہیں ہوتا۔ یعنے جو برداشت کرتا ہو اور کھشما (معاف) کرنے والا ہے اور سب میں ایک آتما دیکھتا ہے۔ اور خوشی۔ یعنے حسب مرضی چیز کا ملنا اور اس سے رونگٹے کھڑے ہونا اور

آنسو بھر آنا اور ڈر یعنے شیر وغیرہ کو دیکھکر گھبرانا۔ اور غصّہ یعنے کسی کی تعریف سُن کر نہ سہارنا۔ اور اُوداسی یعنے بوقت چھوڑنے مال واسباب کے یہ خیال کرنا کہ تنہا جنگل میں کیا کرونگا۔ اِن سب سے چھوٹا ہوا مجھ کو عزیز ہے۔ مطلب یہ کہ خوشی غصّہ وغیرہ ایسے شخص سے خود ہی چھوٹ جاتا ہے

अनपेक्षः शुचिर्दक्ष उदासीनो गतव्यथः ।
सर्वारम्भपरित्यागी यो मद्भक्तः स मे प्रियः ॥ १६ ॥

(۱۶) جو نرپیکھش رہتا ہے شوچی ہے دکھش ہے اوداسین رہتا ہے گت دیتا ہے۔ سب ارنبھوں کا تیاگی ہے۔ وہ میرا بھگت مجھ کو پیارا ہے۔

شرح۔ جو نرپیکھش رہتا ہے۔ یعنے کسی چیز کی بھی خواہ بغیر خواہش ہی ملے خواہش نہیں کرتا ہے۔ اور شوچی ہے یعنے اندر سے بھی صاف اور باہر سے بھی صاف اور دکھش ہے۔ یعنے جاننے لائق کو فوراً جاننے والا اور کرنے لائق کو فوراً کرنے والا۔ اور اوداسین رہتا ہے یعنے نہ دوست کا طرفدار اور نہ دشمن کا طرفدار۔ اور گت دیتا ہے۔ یعنے نہ کسی کے ڈرانے سے دکھی ہوتا ہے۔ اور نہ اُس کے دُکھ دینے سے اُس کا بُرا چاہتا ہے۔ غرض کھشما رکھتا ہے۔ اور سب ارنبھوں کا تیاگی ہے۔ یعنے کوئی کام نہ یہاں کی لذات کی خاطر کرتا ہے اور نہ وہاں کی لذات کی خاطر۔ ایسا شخص مجھ کو عزیز ہے۔

यो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति ॥
शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान् यः स मे प्रियः ॥१७॥

(۱۷) جو نہ خوش ہوتا ہے۔ نہ دویش کرتا ہے نہ سوچ کرتا ہے نہ خواہش رکھتا ہے اور شُبھ اشُبھ کو چھوڑ دیتا ہے وہ مجھ کو پیارا ہے

شرح۔ جو نہ خوش ہوتا ہے۔ یعنے دلپسند چیزوں سے جس کو خوشی نہیں اور نہ دویش کرتا ہے۔ یعنے تکلیف دینے والوں سے عداوت نہیں۔ اور نہ سوچ

کرتاہے یعنے کسی اچھی چیز کے نقصان کا رنج نہیں- اور نہ خواہش رکھتا ہے یعنے پھر اُس شے کو نہیں چاہتا- جو نقصان ہو جاتی ہے- اور شبھا شبھ کو چھوڑ دیتا ہے- یعنے اچھے بُرے کام سے جس کا نتیجہ سُکھ اور دکھ ہوتا ہے- تعلق نہیں- وہ مجھ کو عزیز ہے-

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ॥
शीतोष्णसुखदुःखेषु समः संगविवर्जितः ॥ १८ ॥

(۱۸) دوست اور دشمن کو یکساں دیکھنے والا- عزت اور بےعزتی کو برابر جاننے والا سردی گرمی سُکھ دُکھ میں قائم کسی سے محبت نہ کرنیوالا-

तुल्यनिंदास्तुतिर्मौनी संतुष्टो येन केनचित् ॥
अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥ १९ ॥

(۱۹) تعریف اور بُرائی میں یکساں- خاموش رہنے والا جو کچھ مل گیا اُسی میں خوش- کہیں گھر نہ بنانے والا قائم عقل مجھکو پیارا ہے

شرح- تعریف خوبیوں کے ظاہر کرنے کا نام ہے- اور برائی عیبوں کے ظاہر کرنے کا- اِن دونوں میں یکساں رہنے والا- اور خاموش یعنے کچھ نہ کہنے والا- اور جو کچھ مل گیا اسی میں خوش- یعنے مونہہ سے کچھ نہ مانگنے والا اور برابر ایک جگہ گھر نہ بنانے والا یعنے کسی خاص جگہ قیام نہ کرنے والا- قائم عقل یعنے پرماتما میں استھت- میرا بھگت مجھ کو پیارا ہے- بھگتی موکھش کا بڑا ذریعہ ہے- اِس لئے بھگتی کا بار بار ذکر آتا ہے-

تمہید- ۲۰

راگ دویش وغیرہ جیون مکت میں سبھاوک نہیں ہوتے- اِس پر سودیشہ آچاریہ کا-

قول- جس کو آتما کا گیان ہوتا ہے- اُس میں سبھاوک راگ دویش نہیں ہوتا- اور جس کو موکھش کی خواہش ہوتی ہے- وہ اُن کو کوشش سے دور کرتا ہے-

دوسرے ادھیائے میں جہاں استھت پرگیہ (قائم عقل) کی صفات کا ذکر ہے وہاں اس کا بیان کیا گیا ہے - مطلب یہ کہ جو کِھشن جیون مُکت کے سبھاوک ہوتے ہیں وہ موکھش چاہنے والے کے سادھن ہیں - اُن سادھنوں پر ذیل کا شلوک اور ادھیائے کی سماپتی -

ये तु धर्म्यामृतमिदं यथोक्तं पर्युपासते ॥
श्रद्दधाना मत्परमा भक्तास्तेऽतीव मे प्रियाः ॥ २० ॥

(۲۰) جو اس دھرم روپی امرت کو کہتے ہوئے اور مجھ کو اُتم جانتے ہوئے شردھا سے مجھ کو پوجتے ہیں وہ میرے بھگت مجھ کو بہت پیارے ہیں -

شرح - یہ سب سادھن جو بیان کئے گئے ہیں - امرت روپ ہیں یعنے امرت کیطرح سُکھ دینے والے یا امرت روپی موکھش کے کارن - اِس لئے جو مجھ کو اُتم جانتے ہیں اَور شردھا اور بھگتی سے مجھ نرگن برھم کو پوجتے ہیں - وہ موکھش کے خواہشمند سنیاسی مجھ کو بہت عزیز ہیں -

اَدھیائے کا خلاصہ

جو ان دھرموں کو شردھا سے اختیار کرتا ہے وہ ایشور کو بہت پیارا ہے گیانی کے یہ دھرم سبھاوک ہوتے ہیں - اَور موکھش چاہنے والے کے لئے کوشش کر کر

چھ ادھیاؤں کا سار

سب سے پہلے سگن برھم کے دھیان کا ذکر ہے - پھر نرگن برھم کے دھیان کا - پھر راگ دویش سے بچنے کا - پھر شرون منن ندھیاسن کا - پھر مہاواکوں کے ذریعہ ساکھشات کار گیان کا - پھر موکھش کا - یہ موکھش مہاواکوں سے گیان ہو کر ہوتی ہے - اَور گیان ایشور کے دھیان سے - اِس لئے ایشور کے دھیان میں بڑی کوشش کرنی چاہئے -

اِت سری سدھو سودن سرسوتی کرت شری بھگوت گیتا گوڑھارتھ دیپکا کا بھگتی یوگ نام بارھواں اَدھیائے سماپت ہوُا +

ॐतत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे भक्तियोगो नाम द्वादशोऽध्यायः ॥ १२ ॥

اوم
تت ست

ادھیائے تیرھواں

چھ ادھیاؤں کا تیسرا کھٹک (حصّہ)

تیرھواں ادھیاے مدھوسودن سوامی جی کا شلوک

جو یوگی من کو کسی طرف جانے نہ دیکر دھیان کی قوت سے ہمیشہ نرگن بے حرکت روشن برھم کو دیکھتے ہیں۔ وہ اُسی طرح دیکھیں مگر میری آنکھوں کو دیر تک آنند دینے والے وہی ہوں جو دوڑ کر جمنا کے کنارے چلتے پھرتے ہیں اور شام مورتی ہیں۔

حصّہ اوّل میں توم پدارتھ کا بیان ہے یعنے جیو کے لکھشن کا اور دوسرے میں تت پدارتھ کا یعنے ایشور کے لکھشن کا اور اس تیسرے میں جیو برھم کی یکتائی کا۔ گویا کہ اول میں جیو کے روپ کا بیان ہے۔ اور دوسرے میں ایشور کے روپ کا اور تیسرے میں دونوں کی یکتائی کا۔

بارھویں ادھیاے کے شلوک نمبر ۷ میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک سنسار کو مرتیو روپ یعنے آتما کا اگیان اور دوسرا اُس سے نکلنے کا اوپاے ایشور میں من لگانا یعنے آتما کا گیان۔ اگیان میں دوئی کا وہم ہے اور دکھ روپ ہے

اور گیان میں دوئی کا ابھاؤ اور جیو برھم کی یکتائی کا گیان۔ بعضے جسم اور پیدائش اور موت کو الگ الگ دیکھ کر اعتراض کرتے ہیں کہ جیو اور برھم ایک نہیں ہیں۔ مگر یہ اُن کی بھول ہے۔ کیونکہ آتما الگ الگ ہے اور نہ پیدا ہوتا اور مرتا ہے یہ پیدائش وغیرہ سب حالتیں جڑھ کی ہیں۔ اور یہ سب اگیان کے فرضی ہیں۔ اس ادھیائے میں اسی کا نرنے ہوگا۔

جسم حواس اور دل (انتھ کرن) کو کھشیتر کہتے ہیں۔ اور ان میں رہنے والے جیو کو کھشیتر گیہ۔ ساتویں ادھیائے میں ان کا نام پرا اور اپرا ہے۔ پراکرتی پرتھوی وغیرہ بیان کی گئی ہے اور اپرا جیو روپ۔ یہاں پرا کا نام کھشیتر ہے اور اپرا کا کھشیتر گیہ۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

श्रीभगवानुवाच। इदं शरीरं कौन्तेय क्षेत्रमित्यभिधीयते

एतद्यो वेत्ति तं प्राहुः क्षेत्रज्ञ इति तद्विदः ॥ १ ॥

شری بھگوان نے کہا

(۱) اے کنتی کے بیٹے تت جاننے والے اس جسم کو کھشیتر کہتے ہیں اور جسم کے جاننے والے کو کھشیتر گیہ۔

شرح۔ جسم میں حواس اور دل بھی شامل ہے۔ تت جاننے والے اس کو کھشیتر کہتے ہیں۔ اور جو اس جسم کا جاننے والا جسم کا مالک ہے اُس کو کھشیتر گیہ۔ گویا جسم بھی کھیت کی مانند ہے اور جیسے کھیت میں فصل پکتا ہے۔ ویسے ہی جسم میں کرموں کا پھل اور جیسے زمیندار کھیت کا پھل لیتا ہے۔ ویسے ہی یہ کرموں کا۔

تمہید۔ ۲

کھشیتر گیہ کو جسم اور حواسوں سے الگ خود بخود روشن بیان کر کر اب یہ بیان کہ کھشیتر گیہ پرماتما کا اصلی روپ ہے اس پر ذیل کا شلوک

क्षेत्रज्ञं चापि मां विद्धि सर्वक्षेत्रेषु भारत ॥

क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोर्ज्ञानं यत्तज्ज्ञानं मतं मम ॥ २ ॥

(۲) اے بھارت سب کھشیتروں میں مجھ کو کھشیتر گیہ جان۔ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا جو گیان ہے وہ اصلی گیان ہے۔

شرح۔ سب کھشیتروں میں یعنے ہر ایک جسم میں مجھ ایک سرو ویاپی چیتن خود بخود روشن سدا رہنے والے کو کھشیتر گیہ جان۔ کرتا اور بھوگتا دونوں باتیں اگیان سے ہوتی ہیں۔ میں ان سے پرے اودتی (لاثانی) پرمانند روپ ہوں۔ اے بھارت یہ کھشیتر مایا ماتر اور مہتیا (جھوٹا) ہے۔ اور کھشیتر گیہ اصلی اور اس کا ادھار۔ اس طرح کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا جو گیان ہے وہ اصلی گیان ہے۔ اس کو جاننے سے اودیا دور ہوتی اور موکھش ملتی ہے۔ اور اس کے سوائے اور جو گیان ہے۔ وہ اگیان ہے۔ یعنے وہ گیان اودیا کو دور نہیں کر سکتا۔ پس ثابت ہے کہ جیوا ایشور کا در اصل کوئی بھید (فرق) نہیں بھید صرف اودیا کے سبب دکھائی دیتا ہے۔ بھاشیہ کاروں نے اس پر بہت شرح کر دی ہے۔ اس لئے بخیال طوالت کے اس کے اور بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

تمہید۔۳۔

اس کو مختصر بیان کر کر پھر اس کا اظہار

तत्क्षेत्रं यच्च यादृक् च यद्विकारि यतश्च यत् ॥
स च यो यत्प्रभावश्च तत्समासेन मे शृणु ॥ ३ ॥

(۳) جو جڑھ اور خواہش اور وکاروں (تبدیلیاں) سے یکت اور پرش پرکرتی سے بنا ہوا ہے۔ وہ کھشیتر ہے۔ اور جو سوپرکاش چیتن روپ ہے وہ کھشیتر گیہ ہے۔

شرح۔ اس جڑھ جسم کی جس کو کھشیتر کہا جاتا ہے۔ چھ صفات ہیں۔ ایک جڑھ دوسرا پرچھن یعنے محدود تیسرا خواہش وغیرہ سے یکت۔ چوتھا پیدا ہونا اور مرنا۔ پانچواں پرش اور پرکرتی کے تعلق سے بنا ہوا اور چھٹا چیتن کی روشنی سے روشن اور کھشیتر گیہ کی صفات اس کے برعکس۔ یعنے خود بخود روشن آنند روپ اور کئی طرح کی شکتیوں

والا - اِس طرح اِس میں کھشیتر اَور کھشیتر گیہ کا مختصر سا بیان ہوگا - تو اُس کو یقین سے سُن

تمہید - ۴

اِس میں یہ اعتراض آسکتا ہے - کہ آیا یہ بات پہلے کسی نے مفصل بیان کر دی ہے - جواب مختصر بیان کی جائیگی - اِس اعتراض کو رفع کرنے کے لئے ذیل کا شلوک

ऋषिभिर्बहुधा गीतं छन्दोभिर्विविधैः पृथक् ॥
ब्रह्मसूत्रपदैश्चैव हेतुमद्भिर्विनिश्चितैः ॥ ४ ॥

شری بھگوان نے کہا

(۴) اس کو رشیوں نے اور ویدوں نے بہت طرح کہا ہے - اَور
ویدانت سوتروں میں بھی جن میں یقین کرانے کی بہت دلیلیں ہیں

شرح - رشیوں نے یوگ شاستر اور دھرم شاستر میں اور مقررہ اور کامنا والے کرموں کے متعلق ویدوں کے منتر بھاگ اور براہمن بھاگ میں اور کرم کانڈ کے بتانے والے شاستروں میں - اَور وید کے اُن واکوں میں جو ادویتی کے متعلق ہیں اَور اُن واکوں میں جو برہم کے روپ کو ظاہر کرتے ہیں - بہت طرح کہا ہے -

منتر

جس سے جگت کا ظہور قیام اور فناہ ہوتا ہے - اُس کو برھم جان -
برھم کے روپ کے متعلق وید کا

منتر

برھم ایک ہے ادوتی ہے اور ست چت آنند روپ ہے

اِس طرح رشیوں وغیرہ نے اس کو بہت مفصّل کہا ہے - مگر میں تجھ کو مختصراً کہتا ہوں - اِس کو سُن -

تمہید - ۵ و ۶

ارجن کا شوق بڑھا کر کھشیتر کے روپ کا بیان

महाभूतान्यहंकारो बुद्धिरव्यक्तमेव च ॥
इन्द्रियाणि दशैकं च पंच चेन्द्रियगोचराः ॥ ५ ॥

इच्छा द्वेषः सुखं दुःखं संघातश्चेतना धृतिः ॥
एतत्क्षेत्रं समासेन सविकारमुदाहृतम् ॥ ६ ॥

(۵) مہا بھوت آہنکار بُدھی۔ اویکت اور گیارہ اندریاں۔ اور اندریوں کے پانچوں وشے۔
(۶) اور اچھیا اور سکھ اور دُکھ اور سنگھات یعنے جسم اور چیتنا اور دھیرج یہ کھشیتر ہیں۔ یہ سب معہ وکاروں کے تجھ کو سنایا ہے۔

شرح۔ سانکھ مت کے مطابق اِن کا ارتھ
۱۔ مہا بھوت۔ پانچوں تت
۲۔ آہنکار۔ تتوں کا کارن
۳۔ اویکت۔ پردھان۔ مایا۔ ست رج تم گنوں والا۔ سب کا کارن ویدانت مت کے مطابق اِن کا ارتھ
۴۔ اویکت۔ ابیاکرت مایا انرنجنی ایشور کی شکتی
۵۔ بُدھی۔ پیدائش عالم سے ایشور کا پہلا گیان
۶۔ آہنکار۔ ایشور کا ایک سے بہت ہونے کا ارادہ۔ آکاش وغیرہ مہا بھوتوں کا ظہور اس کے بعد کا ہے۔

سانکھ مت کی یہ رائے کہ اویکت اور آہنکار جگت کا کرتا ہیں درست نہیں ہے۔ بیاس جی نے اِس مت کا کھنڈن کر دیا ہے۔ اس پر شاریرک شاستر کے پانچویں سوتر کا پرمان۔

سوتر ارتھ

پردھان (اویکت) جگت کا کرتا نہیں ہے۔ اس کے کرتا ہونے میں وید کا پرمان ملتا ہے۔ جگت کا کرتا گیان والا ہے۔

سوئتا ستر او پنشد کی شرتی کا قول

(۱) مایا جگت کا اُوپادان کارن ہے۔ اَور چیتن نمت کارن

(۲) یہ مایا گنوں سے ڈھکی ہوئی ایشور کی شکتی ہے۔ رشیوں نے اِس کو دھیان کی قوت سے دیکھا ہے

اوُیکت بدھی آہنکار اور مہا بھوتوں کے متعلق شرتیوں کے پرمان اور بر شرتیوں میں جس مایا کا ذکر ہے۔ وہ مایا اویکت ہے۔ بدھی کے ارتھوں کے متعلق کہ بدھی ایشور کے گیان سے مراد ہے۔ شرتی کا قول

پیدائش عالم کے وقت پہلے برھم نے اس یہ سوچا

آہنکار کے متعلق شرتی کا قول

میں ایک سے بہت ہو جاؤں

مہا بھوتوں کے متعلق شرتی کا قول

اُس پرماتما سے جس کا منتر بھاگ اَور براہمن بھاگ میں ورنن ہے اوّل اکاش ہوا پھر ہوا پھر آگ پھر پانی پھر مٹی۔

اِس طرح بہت پرمانوں سے ویدانت مت کی تائید ہوتی ہے۔ اور سانکھ مت کی تائید میں کوئی پرمان نہیں۔ پس جو رائے سانکھ مت کی ہے وہ ماننے کے قابل نہیں ہے۔

گیارہ اِندریاں اور پانچوں وشیوں کی تفصیل

آنکھ[۱] - کان[۲] - ناک[۳] - زبان[۴] اور سپرش یعنے قوت لامسہ - یہ پانچ گیان اندریاں ہیں اَور مُونہہ - ہاتھ[۷] - پاؤں[۸] اور جلے پیشاب[۹] اور جائے پاخانہ یہ کرم اندیاں اور سنکلپ وکلپ (خیالات) کرنے والا گیارھواں من[۱۱] - پانچ اندریوں کی تفصیل ہے شبد سپرش روپ رس گندھ یہ اندریوں کے وشے ہیں - گیان اندریوں سے اِن کا گیان ہوتا ہے اور کرم اندریوں سے کرم یعنے کام -

سانکھ مت میں پانچوں مہا بھوتوں اور گیارہ اندریوں اور پانچوں اُن کے وشیوں اور پردھان اور آہنکار اور مہتت کو چوبیس تت کہا جاتا ہے

شرح سترا) اچھیا - دو طرح کی خواہش - ایک یہ خواہش کہ سُکھ اَور سکھ

کے وسائل حاصل ہوں۔ اِس خواہش کا دوسرا نام راگ ہے اور دوئم یہ کہ نہ دُکھ ہو نہ دکھ کا سبب ہو۔ اِس خواہش کو جو دُکھ سے تنگ آکر ہوتی ہے غصّہ اور حسد بھی کہتے ہیں

(۲) سُکھ۔ اچھے کاموں کا نتیجہ پرمانتم سُکھ

(۳) دُکھ۔ بُرے کاموں کے نتیجہ سے دل میں رنج اور دویش۔

(۴) سنگھات۔ تتوں کا بنا ہوُا جسم اور حواس

(۵) چیتنا۔ وہ گیان جو نرنکش وغیرہ پرمانوں سے ہو اور گیان سروپ آتما کا ساکھشات کار کرے۔

(۶) دھیرج۔ مصیبت میں جسم اور حواسوں کا قائم رہنا

یہ اچھیا وغیرہ تمام حالتیں جس قدر بیان کی گئی ہیں انتھ کرن کا دھرم ہیں اور ان کے سوائے اور بھی انتھ کرن کے دھرم ہیں جو ذیل کی شرتی میں بیان کئے گئے ہیں۔

شرتی

اچھیا اور ارادہ اور شک اور شردھا اور اشردھا اور دھرتی
اور شرم اور ڈر اور بُدھی یہ سب من کا روپ ہے۔

اِس سے یہ بھی ثابت ہے کہ کاریہ (فعل) اپنے کارن سے الگ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ گھڑا مٹی ہے۔

مہا بھوتوں سے دھرتی دھیرج تک دو نو شلوکوں میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ سب کھشیتر ہے یعنے آناتما اور جڑھ اور کھشیتر گیہ کے سبب جانا جانے والا۔

ارجن نے کہا مہاراج ناستک لوگ جسم اور اندریوں کے اجتماع کو چیتن مانتے ہیں۔ یعنے کھشیتر گیہ اور بودھ مت والے چھن چھن میں پیدا ہونے والے گیان کو اور نیایک مت والے اچھیا دویش وغیرہ نو گنوں والے جیو کو۔ اور آپ اِن سب کو کھشیتر یعنے جڑھ۔ اِس بڑے اختلاف کا سبب کیا۔

شری بھگوان نے فرمایا۔ اِن سب میں پیدا ہونا وغیرہ چھ طرح کی تبدیلی آتی ہے۔ اِس وجہ سے اِن میں کوئی کھشیتر گیہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ کہا جائے

کہ کھشیتر ہی کھشیتر گیہ ہے یعنے جسم ہی آتما ہے۔ تو یہ کبھی ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ جسم اپنی اوستھا بدل جاتا ہے۔ اور جو اس میں تبدیلی آتی ہے۔ اُس کا اس کو علم نہیں ہو سکتا۔ اُس کے جاننے والا اُس سے الگ ہونا چاہئے۔ اور اگر کوئی یہ مان بھی لے کہ جسم ہی آتما ہے۔ اور اپنی بدل جانے والی اوستھا کو آپ دیکھتا ہے تو اس میں آتما آسرے کا دوش آتا ہے۔ یعنے یہ اعتراض کہ خود ہی خود پر سوار مطلب یہ کہ یہ ناممکن ہے کہ آپ اپنی اوستھا سے بدلے اور اُس کو جانے بھی۔ پس اس طرح سے جو شے بدل جاتی ہے وہ آتما نہیں ہو سکتی آتما وہی ہے جو نردِکار رہے یعنے بدلتا نہیں ہے۔ اور سب سے الگ ہے۔ اِس پر سوریشر آچاریہ کا قول

جو ہر قسم کی تبدیلی سے بری ہے۔ اُس کو کسی قسم کا
دُکھ نہیں ہے ۔ اور جو بدل جاتا ہے اس کو کسی چیز
کے ظاہر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

بقول سوریشر آچاریہ کے یہی نہیں کہ جو چھ طرح کی تبدیلی میں آئے وہی کھشیتر ہے۔ بلکہ یہ کہ جو جس طرح بدل جائے وہ کھشیتر ہی ہے

تمہیدے تا ۱۱

کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا بیان کر کر اُن سادھنوں کا بیان جو گیان کا کارن ہیں۔ اِس پر ذیل کے پانچ شلوک۔

अमानित्वमदंभित्वमहिंसा क्षान्तिरार्जवम् ॥
आचार्योपासनं शौचं स्थैर्यमात्मविनिग्रहः ॥ ७ ॥

इन्द्रियार्थेषु वैराग्यमनहंकार एव च ॥
जन्ममृत्युजराव्याधिदुःखदोषानुदर्शनम् ॥ ८ ॥

असक्तिरनभिष्वंगः पुत्रदारगृहादिषु ॥
नित्यं च समचित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥ ९ ॥

मयि चानन्ययोगेन भक्तिरव्यभिचारिणी ॥
विविक्तदेशसेवित्वमरतिर्जनसंसदि ॥ १० ॥

अध्यात्मज्ञाननित्यत्वं तत्वज्ञानार्थ दर्शनम् ।
एतज्ज्ञान मिति प्रोक्तमज्ञानं यदतोऽन्यथा ॥ ११ ॥

(۷) امانتو۔ ادنبھو۔ اہنسا۔ شانتی۔ آرجو۔ آچاریو اوپاشنا شوچ آتم نگرہ

(۸) اِندریوں کا وشیوں سے ویراگ۔ آہنکار ابھاؤ۔ پیدائش موت۔ بڑھاپا۔ بیماری۔ دُکھ۔ اِن سب دوشوں کا دیکھنا۔

(۹) استری۔ بیٹا اور گھر سے محبت نہ کرنا۔ نہ کسی سے تعلق پیدا کرنا۔ اچھے بُرے کے ملنے میں ہمیشہ یکساں رہنا

(۱۰) انن بھگتی کرنا۔ تنہا رہنا۔ لوگوں کے مجمع میں دل نہ لگانا۔

(۱۱) ہمیشہ آتم گیان رکھنا۔ تت گیان کا دیکھنا۔ یہ سب گیان ہے اور اِس سے جو برعکس ہے۔ وہ اگیان ہے۔

شرح ۔ (۱) امانتو۔ نہ کسی گُن کا مان نہ بڑائی۔

(۲) ادمبھتو۔ ظاہرداری ڈھنگ نہ کسی تعظیم کی خاطر کرنا نہ ناموری کی خاطر نہ کسی اور فائدہ کی خاطر۔ غرض فریب نہ کرنا۔

(۳) اہنسا من بانی (گفتگو) جسم سے کسی کو تکلیف نہ دینا۔

(۴) شانتی۔ دُکھ دینے والے کو دیکھ کر نہ گھبرانا نہ خفا ہونا۔

(۵) آرجو کپٹ نہ کرنا فریب نہ کرنا۔ ظاہر باطن یک ساں رہنا

(۶) آچاریو اوپاشنا۔ اُس گرو کی خدمت جو موکھش کا اوپدیش کرے۔ زنار پہنانے والا بھی گورو ہوتا ہے۔ مگر یہاں اُس کا ذکر نہیں ہے۔

(۷) شوچ۔ دونوں طرح کی صفائی۔ مٹی اور پانی سے باہر کی صفائی اور محسوسات

سے اُس کی خرابیاں دیکھ کر راگ دویش ہٹا کر اندر کی صفائی۔ راگ کے معنے الفت دویش کے معنے نفرت۔

(۸) اِستھرتا۔ موکھش کے راستہ میں تکلیفوں میں بھی قائم رہنا اور کوشش زیادہ سے زیادہ کرنا۔

(۹) آتم نگرہ۔ من جسم اور حواسوں کی دنیاوی رغبت کو روک کر موکھش کی طرف لگنا

(۱۰) اندریوں کا وشیوں سے ویراگ۔ شبد (سُننا) سپرش۔ (چھونا) وغیرہ کسی وشے کی خواہ اِس دنیا کا ہو خواہ پرلوک (عاقبت) کا خواہش نہ کرنا

(۱۱) آہنکار۔ اُبھاؤ۔ نہ اپنے مونھ سے اپنی تعریف کرنا اور نہ اپنے دل میں اپنی بڑائی کا آہنکار کرنا۔

(۱۲) پیدائش موت بڑھاپا. بیماری اور دُکھ ان سب حالتوں کا یاد رکھنا
پیدائش کا دُکھ۔ حمل کے اندر کی تکلیف۔
موت کا دُکھ۔ مرنے کے وقت جوڑوں کا دُکھنا
بیماری کا دُکھ۔ تپ کھانسی دست وغیرہ
دُکھ۔ اچھی چیزوں کا جدا ہونا اور بُری چیزوں کا ملنا

(۱۳) اسنری۔ بیٹا وغیرہ سے محبت نہ کرنا۔ نہ اُن کو اپنا جاننا نہ اُن سے الفت کرنا۔

(۱۴) کسی سے تعلق نہ کرنا۔ موافق نہ موافق چیزوں کو یکساں جاننا۔

(۱۵) اچھی بُری چیزوں کے ملنے میں یکساں رہنا۔ نہ اچھی چیزوں کے ملنے سے خوش ہونا۔ اور نہ بُری چیزوں کے ملنے سے غمگین ہونا۔

(۱۶) اَنن بھگتی کرنا۔ پربھو کی ایسی بھگتی کرنا جس سے سوائے بھگوان یا سدیو کے نہ کسی طرف من جائے نہ اُس سے پرے کچھ نظر آئے نہ کوئی اُس کے سوائے موکھش کا ذریعہ سمجھا جائے۔ اِس قسم کی بھگتی سے گیان ہو جاتا ہے۔ اِس پر کسی اور جگہ کہا ہوا شری بھگوان کا قول
انسان جب تک مجھ باسدیو سے پریم نہیں کرتا تب

تک موکھش نہیں ہوتا۔

(۱۷) تنہا رہنا۔ کسی ایسی جگہ کی رہائش جو قدرتاً پاک صاف ہو یا صاف کیجائے اور شری گنگا جی کی طرح دل پسند ہو۔ اور سانپ بگھاڑ وغیرہ جانوروں سے محفوظ ہو۔ اِس کے متعلق سوئتا ستر اوپنشد کی شرتی کا قول۔

دل کو قائم کرنے کے لئے کوئی ایسی صاف اور ہموار جگہ ہونی چاہئے۔ جہاں نہ کوئی شور ہو نہ آگ نہ پانی کا کنارا نہ مچھر نہ ہوا کی زیادتی۔ جیساکہ کوئی پہاڑ کی خوبصورت گوپھا

(۱۸) لوگوں کے مجمع میں دل نہ لگانا۔ ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز جن کو اُتم گیان نہیں۔ اور وشیوں کی طرف مایل ہیں۔ نہ یہ کہ مہاتماؤں کی صحبت نہ کرے جو تت گیان کا وسیلہ ہیں۔ اور جن کی صحبت مانند دوائی کے ہے۔ اِس کے متعلق کسی مہاتما کا قول

کسی سے تعلق پیدا نہ کرنا سب سے بہتر ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوسکے تو پھر اچھے آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ اُن کی صحبت مانند دوائی کے ہوتی ہے

(۱۹) ہمیشہ اُتم گیان رکھنا۔ اُس ببیک (گیان) کا نہ بھولنا۔ جس سے آتما اناتما کی تمیز رہتی ہے۔

(۲۰) تت گیان کا دیکھنا۔ اُس انجام کو جاننا جس کا نتیجہ دکھوں کی نورتی اور پرماتند کی پراپتی ہے۔ نہ یہ کہ میں برھم ہوں۔ کیونکہ یہاں تت گیان کا ذکر سادھنوں کے شمار میں ہے۔ اِس لئے تت گیان کے دیکھنے کا بھی مطلب ہے کہ اُس کے انجام کو دیکھا جائے تاکہ اِس طرف رغبت ہو۔

اس طرح امانتو سے لے کر تت گیان دیکھنے تک تمام گیان کے سادھن بیان کئے گئے ہیں۔ اگر ان میں ایک بھی کم ہو تو پھر گیان نہیں ہوتا۔ اِس لئے اِس کا نام گیان ہے۔ اور مان اور دنبھ گیان کی ضد اگیان۔

غرض۔ مطلب یہ ہے کہ جو جو کام ایمان سے ہوتے ہیں۔ اُن کو چھوڑ دینا

چاہئے اور جن سے گیان ہوتا ہے ان کو کرنا چاہئے۔

تمہید ۱۲

سادھنوں سے حاصل ہونے والے گیان کا چھ شلوکوں میں بیان

ज्ञेयं यत्तत्प्रवक्ष्यामि यज्ज्ञात्वाऽमृतमश्नुते ॥
अनादि मत्परं ब्रह्म न सत्तन्नासदुच्यते ॥ १२ ॥

(۱۲) جو جاننے کے لائق ہے اور جس کو جانکر پرش امرت ہو جاتا ہے۔ وہ برھم ہے۔ آنادی ہے پر ہے۔ نہ اُسے ست کہا جاتا ہے اور نہ است۔

شرح۔ جس کو جانکر پرش امرت ہو جاتا ہے یعنے سنسار بندھن (آواگون) سے چھوٹ جاتا ہے۔ وہ جاننے کے لائق برھم ہے۔ اُنادی ہے اور "پر" ہے یعنے سب سے پرے۔ اور مجھ سگن روپ سے بھی پرے۔ بعض اِس "پر" لفظ کا یہ ارتھ کرتے ہیں کہ سگن ایشور نرگن برھم کی شکتی ہے۔ مگر یہ اِس کا مطلب نہیں کیونکہ نرگن برھم کے بیان میں شکتی والے کا ذکر نہیں آسکتا۔ اور نہ اُس کو ست کہا جاتا ہے۔ اور نہ است۔ ست وہ چیز ہوتی ہے جو موجود ہوتی ہے۔ مثلاً فلاں چیز ہے۔ اور است وہ چیز جو نہیں ہوتی۔ مثلاً فلاں چیز نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ برھم بانی (گفتگو) کی طاقت سے باہر ہے۔ اِس پر شرتی کا قول۔

برھم کو نہ بانی کہ سکتی ہے۔ اور نہ من

غرض۔ کہنے میں وہ چیزیں آسکتی ہیں۔ جن میں جاتی کریا گن اور سمبندھ ہوتا ہے۔ جاتی یعنے ایک قسم کی چیزیں جیسا کہ گائیں یا گھوڑے۔ اور کریا یعنے حرکت جیسا کہ رسوئی کرنا یا پڑھائی۔ اور گن یعنے رنگ جیسا کہ سفید یا کالا اور سمبندھ یعنے تعلق جیسا کہ دھن والا یا گلسئے والا۔ برھم اِن چاروں سے رہت ہے۔

سوال۔ اِن چاروں سے آکاش بھی رہت ہے اور دُہٹ سپنٹ

وغیرہ شبد بھی۔ ڈہٹ لکڑی کا نام ہے۔ اور کپت ایک درخت کے پھل کا پھر ان کا بیان کیونکر ہوتا ہے۔

جواب۔ نہ ڈہٹ وغیرہ شبد (الفاظ) جاتی سے خالی ہیں۔ اور نہ اکاش جاتی سے خالی ہے۔ اور نیز نیایک مت کے رو سے اکاش کو بھی پرتھوی کی طرح پیدا شدہ مانا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ اکاش بھی کئی اکاش ہیں۔ اس طرح اکاش اور روشنائیں اور کال سب جاتی والے ہیں۔ برہم ہی فقط جاتی وغیرہ سے رہت ہے۔ اس وجہ سے کسی لفظ سے اُس کو کہنے کی گنجائش نہیں اور اس سے کہ نہ اُس کو ست کہا جاتا ہے اور نہ است۔ یہ خود ہی ثابت کر دیا ہے کہ برھم جاتی وغیرہ سے رہت ہے۔ جاتی اُن چیزوں کی ہوتی ہے۔ جو بہت سی ہوتی ہیں۔ مگر برھم بُہت نہیں ہیں۔ اس پر شرتی کا قول۔

برہم ایک ہے اور ادوتی (لاثانی) ہے

برھم میں گن اور کریا بھی نہیں ہے۔ اس پر شرتی کا قول۔

برھم نرگن کریا رہت۔ اور شانت روپ ہے

برھم میں کوئی سنبندھ بھی نہیں ہے۔ اس پر شرتی کا قول

پُرش آسنگ ہے۔ یعنے بے تعلق

اس طرح برھم میں جاتی وغیرہ کسی کا تعلق نہیں ہے۔ اور نہ بانی سے اُس کو کہا جا سکتا ہے۔

سوال۔ اگر کہا نہیں جاتا تو پھر شری بھگوان نے یہ کس طرح فرمایا کہ میں تجھ کو کہونگا۔

جواب۔ یہ لکھشنا برتی سے ہے۔ شکتی برتی سے اُس کو نہیں کہا جاتا۔ دوسرے ادھیاے کے شلوک اُنتیس میں اس کا مفصل بیان ہے۔

تمہید ۱۳۔

نرگن شدھ برھم کو یہ کہ کر کہ وہ ست نہیں۔ بہت بڑا اعتراض آتا ہے۔ مگر یہ بھی ساتھ کہا گیا ہے کہ وہ است نہیں۔ اس سے وہ اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ کوئی شے برھم سے خالی نہیں ہے۔ نہ کوئی حواس اُس کی طاقت

بغیر کام کرتا ہے - اِس پر ذیل کا شلوک -

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ॥
सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥ १३ ॥

(۱۳) اُسی برھم کے سب طرف ہاتھ پاؤں سر آنکھیں اور موکھ ہیں - اور سب طرف کان ہیں - اور وہی سب کو ڈھک کر استھت ہو رہا ہے -

شرح - سب جانداروں کے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ میں اُسی برھم کی طاقت ہے - وہی جڑھ برتیوں کا آسرا ہے - اور جاننے کے لائق ہے اُس کو جانکر پھر اُس کا ست نہ ہونا نہیں کہا جا سکتا وہی نت سروویاپی سب کے سر موکھ ہاتھ وغیرہ کو طاقت دیکر سب کو ڈھک کر یعنے جڑھ چیزوں کو چیتن کر کر بغیر کسی قسم کی تبدیلی کے استھت (قائم) ہے - مطلب یہ کہ کسی جڑھ چیز کے نیک و بد کا اُس پر اثر نہیں ہوتا - یہی قول دوسرے ادھیائے کا ہے کہ ایک چیتن سب دیہیوں (اجسام) میں ویاپا ہوا دیہیوں کے الگ الگ ہونے سے الگ الگ نہیں ہوتا

تمہید - ۱۴

برھم کا درحقیقت جگت سے کوئی تعلق نہیں - یہ تعلق فقط ادھیارو یعنے ظہور کے لحاظ سے اور اوپ باد یعنے قیامت کے لحاظ سے بیان کیا گیا ہے - بارھویں شلوک میں اوپ باد کو لے کر یعنے نہ وہ ست ہے اور نہ است اور تیرھویں شلوک میں ادھیا روپ کو لے کر - اب اوپ باد کا مفصل بیان کرنے کے لئے نرگن برھم کے روپ کا بیان -

सर्वेंद्रियगुणाभासं सर्वेंद्रियविवर्जितम् ॥
असक्तं सर्वभृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥ १४ ॥

(۱۴) برھم سب اندریوں کے وشیوں کا ظاہر کرنے والا ہے اور

سب اندریوں سے الگ ہے۔ اور سب سے بے تعلق ہے
اور سب کا آشرا ہے۔ اور نرگن ہے۔ اور گنوں کا بھوگنے والا ہے

شرح۔ برہم سب اندریوں سے الگ ہے۔ مگر بسبب مایا کے سب اندریوں کے وشیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنے شبد سپرش وغیرہ گیان اندریوں کے وشیوں کو اور سنکلپ وکلپ من کے افعال کو اور یقین بُدھی کے دھرم کو اور کام کرم اندریوں کے دھرم کو۔ اِس طرح اندریوں سے الگ آتما اندریوں سے ملا ہوا ہے اِس پر شرتی کا قول۔

بُدھی کے دھیان لگانے سے آتما دھیان لگاتا معلوم
ہوتا ہے۔ اور بُدھی کے چنچل ہونے سے چنچل ہوا ہُوا۔

اِس طرح جیسے بُدھی سے ملا ہوُا ہے ویسے سب اِندریوں سے۔ لیکن درحقیقت سب سے بے تعلق ہے۔ اور سب کا آشرا ہے۔ یعنے ست رج۔ تم گنوں سے رہت ہے اور بھوگوں کا بھوگنے والا ہے۔ یعنے سُکھ دُکھ موہ جو گنوں کے نتائج ہیں۔ اُن کو بھوگتا ہے

बहिरंतश्च भूतानामचरं चरमेव च ॥
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चांतिके च तत् ॥ १५ ॥

(۱۵) بھوتوں کے اندر اور باہر سب میں ویاپک ہے اور
اور استھاور جنگم روپ بھی ہے اور ایسا سوکھشم ہے۔ کہ جانا
نہیں جاتا اور دور بھی ہے۔ اور نزدیک بھی

شرح۔ اِس تمام موجودات میں جو کارن اور کاریہ روپ ہے اور مانند سراب کے ہے۔ اندر اور باہر آتما اِس طرح ویاپک ہے۔ جس طرح فرض کئے ہوئے سانپ اور مالا وغیرہ میں رسی۔ اِس لئے وہی اِس موجودات میں استھاور روپ ہے یعنے جڑھ سرشٹی اور وہی جنگم روپ ہے یعنے چیتن سرشٹی۔ مطلب یہ کہ جس شے میں جس شے کا وہم ہوتا ہے۔ وہ شے اُس اصل شے سے جدا نہیں ہوتی برہم سب جگہ موجود ہے۔ مگر سوکھشم اس حد کا ہے۔ کہ جن کو گیان کے سادھن

حاصل نہیں۔ اُن کو دُور سے دور ہزاروں سال کی کوشش سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اور جن کو وہ سادھن حاصل ہیں۔ اُن کو نزدیک سے نزدیک ہے۔ اِس پر شرتی کا قول۔

(۱) برھم دور سے دور ہے اور نزدیک سے نزدیک۔

(۲) اور جو اُس کو جانتے ہیں اُن کے دل میں مقیم ہے۔

تمہید-۱۶

بحوالہ شلوک نمبر ۱۳ کے کہ آتما سب کو ڈھک کر استھت ہے۔ اور مفصّل بیان اور بھید بادمت کا کھنڈن۔

अविभक्तं च भूतेषु विभक्तमिव च स्थितम् ॥

भूतभर्तृ च तज्ज्ञेयं ग्रसिष्णु प्रभविष्णु च ॥ १६ ॥

(۱۶) سب بھوتوں میں ایک آتما ہے۔ الگ الگ کی طرح دیکھا جاتا ہے اور سب کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا اور ناش کرنے والا ہے۔

شرح۔ سب بھوتوں میں ایک آتما کا یہ مطلب ہے کہ سب پرانی ماتر کا آتما ایک ہے۔ اور الگ الگ کی طرح نظر آتا ہے۔ یعنے وہ در اصل الگ الگ تو نہیں۔ مگر بسبب الگ الگ جسموں کے الگ الگ معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اکاش سب جگہ ہے۔ مگر گھڑا وغیرہ الگ الگ چیزوں سے ملکر الگ الگ معلوم ہوتا ہے۔

اعتراض۔ اِس صورت میں بھی کہ آتما یعنے کھشیتر گیہ سب میں ایک ہے اور سب جگہ موجود ہے۔ کھشیتر گیہ برہم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ برھم جگت کا کارن ہے۔

جواب۔ شری بھگوان نے فرمایا وہی سب کا پیدا کرنے اور پرورش کرنے اور ناش کرنے والا۔ سب کا کارن ہے۔ جیسا کہ رسّی اپنے میں فرض کئے ہوئے سانپ اور مالا وغیرہ کی پیدائش پرورش اور ناش کا موجب ہوتی

ہے - غرضیکہ کھشیتر گیہ ہی سب دیہیوں میں ویاپا ہوا سب کی پیدائش وغیرہ کا کارن ہے اور جاننے کے لائق ہے - اُس سے غیر کچھ نہیں -

تمہید - ۱۷

اگر سب جگہ موجود ایشور نظر نہیں آتا تو پھر اُس کو جڑھ کہنا چاہئے - نہ کہ روشن -

جواب - نظر نہ آنے کی یہ وجہ ہے کہ نہ کوئی اُس کا رنگ ہے نہ روپ ہے نہ اندریاں نہ وشے - نہ یہ کہ جڑھ اس پر ذیل کا شلوک

ज्योतिषामपि तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ॥

ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य धिष्टितम् ॥ १७ ॥

(۱۷) برھم جوتیوں کا جیوتی ہے - اگیان سے پرے ہے - گیان سروپ ہے - گیان سے جانا جاتا ہے - جاننے کے لائق ہے - اور سب کے ہروے (دل) میں مقیم ہے -

شرح - سورج وغیرہ جو باہر کی جوتیاں ہیں - اور بدھی وغیرہ اندر کی جوتیاں برھم سب کا جیوتی ہے - اس پر شرتی کا قول -

برھم کے تیج سے سورج میں گرمی اور روشنی آتی ہے اور وہ روشنی سنسار میں پھیل جاتی ہے

آگے گیتا میں بھی یہ ذکر ہوگا - کہ سورج چاند آگ کی روشنی میری روشنی ہے

سوال - اگر ایشور جڑھ نہیں - تو جڑھ سے اُس کا تعلق تو ہے -

جواب - نہیں وہ اگیان سے پرے ہے - یعنے نہ اُس کا اگیان سے تعلق ہے اور نہ اگیان کے افعال سے - کیونکہ برھم ست ہے - اور اودیا است - ست کا است سے تعلق نہیں ہوسکتا - اس پر شرتی کا قول -

مایا اپنے کاریہ سنسار سے پرے ہے - اور برھم مایا سے پرے ہے کسی برھم گیانی کا قول -

بے تعلق کا تعلق والے سے اور قائم کا بدل جانے والے سے

اور آتما کا جڑھ سے کوئی تعلق نہیں۔ شرتی کا قول۔

جو سورج کے سے رنگ کا اندھیرے سے پرے ہے۔ وہ برھم ہے

سورج کا رنگ مراد سوئمنگ جیوتی سے ہے یعنے خود بخود روشن جیوتیوں کا جیوتی اگیان سے پرے گیان سروپ گیان سے جانا جانے والا جاننے کے لائق۔ سروے میں مقیم۔ یعنے چت برتی میں پرکاشمان۔

سوال۔ کس وجہ سے خود بخود روشن برھم کا سب کو گیان نہیں ہوتا۔

جواب۔ امانتو سے تت گیان دیکھنے تک گیان کے سادھن نہیں ہوتے۔

سوال۔ کیا آتما بہت دور ہے۔ جس کا گیان بغیر سادھنوں کے نہیں ہوتا۔

جواب۔ نہیں۔ ہر ایک جگہ ہے۔ مگر بدھی میں زیادہ روشن ہے۔ جیسا کہ سورج کی روشنی سب جگہ۔ مگر شیشہ اور آتشی شیشہ میں زیادہ ہوتی ہے۔

بھاوارتھ۔ برہم سب کے نزدیک ایک ہے۔ اگیان کے سبب دور معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ناش ہو جانے پر حاصل ہوے کی طرح ہو جاتا ہے۔

تمہید۔۱۸

کھشیتر وغیرہ کا جن کا پہلے بیان ہو جانے کا پھل

इति क्षेत्रं तथा ज्ञानं ज्ञेयं चोक्तं समासतः ॥

मद्भक्त एतद्विज्ञाय मद्भावायोपपद्यते ॥ १८ ॥

(۱۸) کھشیتر کو اور گیان کو اور کھشیتر گیہ کو مختصر طور پر تبلایا گیا۔ میرا بھگت اس کو جانکر میرا روپ ہو جاتا ہے۔

شرح۔ کھشیتر جس کا مہا بھوتوں سے دھرتی تک بیان ہے اور گیان جس کے سادھنوں کا امانتو سے تت گیان دیکھنے تک بیان ہے۔ اور کھشیتر

گیہ جو کہ اناد ہی سب سے پرے۔ سب کے ہردے میں مقیم جاننے لائق ہے۔ اُس کا کم عقلوں کو سمجھانے کے لئے شرتیوں سمرتیوں کا سار نکال کر مختصر بیان کیا گیا ہے۔ میرا بھگت اُس کو جانکر یعنے جس کا سب کچھ میرے ارپن ہے۔ اور میری شرن ہے۔ اور بارھویں ادھیاے کے مطابق بھکت کے تمام لکھشنوں سے یُکت ہے۔ وہ کھشیتر اور گیان اور گیہ کو اچھی طرح جانکر مجھ پرماتمہ موکھش روپ پانے لائق کو پا لیتا ہے۔ اِس پر شرتی کا قول۔

جس کے دل میں ایشور اور گورو کی بہت بڑی بھکتی
ہے۔ وہ مہاتما ویدوں کے سب ارتھوں کو جان لیتا ہے۔

بھاوارتھ۔ موکھش بہت بڑی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اِس لئے موکھش چاہنے والے کو چاہئے۔ لذات محسوسات کو چھوڑ کر میری شرن آکر جو گیان کے سادھن ہیں ان سب کو حاصل کرے۔

تمہید۔ ۱۹

ساتویں ادھیاے میں اپرا اور پرا یعنے کھشیتر گیہ دو طرح کی پرکرتی بیان کی گئی ہے اِن میں کھشیتر بدل جاتا ہے۔ اور کھشیتر گیہ نہیں بدلتا۔ یہ دونوں پرکرتیاں جگت کا کارن اور انادی ہیں۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

प्रकृतिं पुरुषं चैव विद्ध्यनादी उभावपि ।
विकारांश्च गुणांश्चैव विद्धि प्रकृतिसंभवान् ॥ १९ ॥

(۱۹) یہ جان پرکرتی اور پرش دونوں انادی ہیں۔ اور وکار اور گن ان سے پیدا ہوئے ہوئے۔

شرح۔ پرکرتی جس کو مایا اور ایشور کی شکتی کہا جاتا ہے۔ ساتویں ادھیاے میں اُس کا نام اپرا پرکرتی ہے۔ اور اس ادھیاے میں کھشیتر اور اسی طرح پرش کو ساتویں ادھیاے میں پراپرکرتی۔ اور اس ادھیاے میں کھشیتر گیہ۔ گویا کہ پرکرتی اور پُرش میں اور اپرا اور پرا میں فرق کچھ نہیں۔ ان دونوں کو انادی جان یعنے دنیا کے ظہور کا کارن جان۔ اگر کوئی پرکرتی کا کارن مان

لیا جائے۔ تو پھر اُس کا کوئی اور کارن ماننا پڑیگا۔ اور کارن کے کارن کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ غرض یہ پرکرتی اَنادی ہے۔ اور اسی طرح پرش انادی ہے دھرم ادھرم جو کچھ ہوتا ہے وہ پرش میں قائم رہتا ہے۔ اسی سبب سے دنیا کے شروع میں پرش کے ساتھ خوشی بھی ہوتی ہے اور غمی بھی اور خوف بھی۔ اگر یہ خوشی وغیرہ کسی پچھلے کرموں کا نتیجہ نہ ہو تو پھر کرموں کا کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ اور خوشی وغیرہ جو کچھ ہوگا بغیر کرموں کے عوض کے ہوگا۔

اس طرح یہ پرکرتی جگت کا کارن اَنادی ہے۔ اور وکار اور گن اُس سے پیدا ہوئے ہوئے وکار (تبدیلیاں) سولہ ہیں۔ پانچ مہابھوت (عناصر کثیف) اور پانچ گیان اندریاں اور پانچ کرم اندریاں اور من اور گن تین ہیں۔ ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن۔ ستوگن کا نتیجہ سُکھ ہے۔ رجوگن کا دُکھ اور تموگن کا موہ (غم)

تمہید ۔ ۲۰

مہا بھوت وغیرہ کا کارن پرکرتی ہے۔ اور جگت کا پرش۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

कार्यकारण कर्तृत्वे हेतुः प्रकृतिरुच्यते ।
पुरुषः सुखदुःखानां भोक्तृत्वे हेतुरुच्यते ॥ २० ॥

(۲۰) کاریہ کارن کی اوتپتی کا باعث پرکرتی ہے اور سُکھ دُکھ بھوگنے کا پرش۔

شرح ۔ کاریہ یعنے پانچوں تت اور جسم اور شبد (سُننا) سپرش (چھونا) وغیرہ وشئے۔ اور کارن یعنے کام کرنے کا آلہ گیان اِندریاں کرم اندریاں اور من اور بُدھ۔ اور چت۔ اور علاوہ اِن کے ست رج تم گن بھی مہرشیوں نے اِن کاریہ اور کارنوں کا کرتا پرکرتی کو کہا ہے۔ اور سُکھ دُکھ موہ کا بھوگنے والا پرش کو۔ مطلب یہ کہ سُکھ دُکھ کا گیان فقط پرش کو ہوتا ہے جو کہ کھیتر گیہ اور پر ماتما ہے۔ سوائے پُرش کے اور کسی کو نہیں ہوتا۔

تمہید ۲۱

پُرش آسنگ (بے تعلق) ہے۔ پھر سکھ دُکھ کا بھوگتا کیونکہ ہو سکتا ہے
اس کے جواب میں ذیل کا شلوک

पुरुषः प्रकृतिस्थो हि भुंक्ते प्रकृतिजान् गुणान् ।
कारणं गुणसंगोऽस्य सदसद्योनिजन्मसु ॥ २१ ॥

(۲۱) پرش پرکرتی میں قائم ہو کر پرکرتی کے گنوں کو بھوگتا ہے
اس لئے اچھی بُری یونیوں میں جنم پانے کا کارن گنوں کا سنگ ہے

شرح۔ پرکرتی میں قائم ہو کر یعنے مایا کو جُدا نہ جانکر۔ پرکرتی کے گنوں کو بھوگتا ہے یعنے ستوگن کے تعلق سے دیوتا ہو کر سُکھ کو بھوگتا ہے۔ اور رجوگن کے تعلق سے منش ہو کر سُکھ اور دکھ کو۔ اور تموگن کے تعلق سے حیوان ہو کر دُکھ کو بھوگتا بھی صرف پرکرتی کے تعلق سے کہا جاتا ہے۔ بذات ہی چیتن بھوگتا نہیں۔ اسنگ (بے تعلق) ہے اِس لئے گنوں کا نتیجہ سُکھ دُکھ موہ کی خواہش اُس کو جنم میں پلنے کا کارن ہے۔ اس پر شرتی کا قول۔

پُرش کو سب سے پہلے خواہش ہوتی ہے۔ پھر پکا ارادہ
پھر اُس کے پورا کرنے کا کرم۔ پھر جیسا کرم ویسا اُسکا پھل

اور اگر اس کا یہ ارتھ کیا جائے کہ سُکھ دُکھ موہ کے بھوگنے کا کارن خواہش ہے۔ تو پھر بھی اُس کا وہی مطلب نکل آتا ہے۔ کیونکہ خواہش اُس صورت میں ہوتی ہے جب پُرش اور گنوں کو ایک سمجھا جاتا ہے۔ بذات ہی پرش کو کوئی خواہش نہیں پُرش آسنگ ہے۔

تمہید ۲۲

اگر پُرش اور پرکرتی ایک نہیں ہے۔ فقط جھوٹے تعلق سے پرش سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے۔ تو پھر پرش کا اصلی روپ کیا ہے۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

उपद्रष्टानुमंता च भर्ता भोक्ता महेश्वरः ।
परमात्मेति चाप्युक्तो देहेऽस्मिन्पुरुषः परः ॥ २२ ॥

(۲۲) اِس دیہہ میں جو پرم پُرش اوپ درشٹا۔ انومنتا۔ بھرتا بھوگنے والا مہیشر ہے۔ اس کو پرماتما بھی کہتے ہیں۔

شرح - اِس جسم میں پرم پُرش جس کا نہ پرکرتی کے گنوں سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ جنم میں آتا ہے۔ اُس کو اوپ درشٹا کہتے ہیں یعنے پاس ہو کر دیکھنے والا۔ جیسا کہ یاگ میں سوائے ججمان اور یاگ کرانے والے براہمن کے تیسرا ایک اور شخص ہوتا ہے

جو یاگ کے کام میں دخل نہیں دیتا مگر اُس کے ٹھیک ہونے نہ ہونے کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُسی طرح آتما جو جو کام جسم اور حواسوں سے ہوتا ہے۔ اُن میں دخل نہیں دیتا اور دیکھتا رہتا ہے۔ یعنے فقط اُن کا روشن کرنے والا ہے۔ اوپ درشٹا کی تعریف میں شرتی پرمان

شرتی ارتھ

جیو آتما اسنگ (بے تعلق) ہے پرش کہلاتا ہے جو کچھ بحالت خواب دیکھتا ہے۔ وہ بوقت بیداری (جاگرت) اُس کے ساتھ نہیں ہوتا اوپ درشٹا کا دوسرا ارتھ۔

جسم میں مَن بُدھی اور آنکھ درشٹا کہلاتے ہیں۔ مگر یہ درشٹا بغیر جسم کوئی شے دیکھ نہیں سکتے۔ یعنے ظاہر نہیں کر سکتے اور آتما سب جگہ موجود ہے۔ اور بغیر جسم ہر ایک کام کا روشن کرنے والا ہے۔ اِس لئے آتما ہی اُوپ درشٹا ہے۔ اوپ کے معنے زیادہ نزدیک۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ آتما سب سے نزدیک ہے اور وہی اوپ درشٹا ہے۔ اور

انومنتا ہے۔ یعنے جسم اور حواسوں کی حرکت سے حرکت نہ کرنے والا اور یہ ظاہر ہونے والا کہ آتما ہی حرکت کرتا ہے۔ یا یہ کہ آتما جسم وغیرہ کی حرکت کا ساکھشی (ظاہر ہونے والا) ہے اور اُس کو روکتا نہیں ہے۔

اِس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

آتما نرگن ہے۔ چیتن ہے۔ ساکھشی ہے اور بھرتا ہے
یعنے کچھ دخل نہیں دیتا۔

اور بھرتا ہے۔ یعنے من بدھی جسم اور حواسوں میں چیتن کا پرتو ڈالکر اُن کو دھارن کرنے والا یعنے پالنے والا۔ اور بھوگتا ہے۔ یعنے سکھ دُکھ اور موہ بُدھی کے سبھاؤ (دھرم) کو چیتن کی روشنی سے روشن کرتا ہوا نہ بدلنے والا۔ اور مہیشور ہے۔ یعنے سب کا اپنا آپ اور آزاد مرضی۔ اُس کو پرماتما بھی کہتے ہیں۔ یعنے یہ جسم اور بدھی وغیرہ میں جن کو اگیان سے آتما کہا جاتا ہے اوتم (اعلےٰ) ہے اور یہ کہ اوتم پرش جسم اور حواسوں سے الگ ہے۔ اُس کا ذکر شرتیوں میں بھی آتا ہے۔ اور گیتا میں بھی۔

تمہید۔ ۲۳

پُرش کا روپ بیان کر کر اُس کے جاننے کے پھل کا ورنن

य एवं वेत्ति पुरुषं प्रकृतिं च गुणैः सह ।
सर्वथा वर्तमानोऽपि न स भूयोऽभिजायते ॥ २३ ॥

(۲۳) جو پرش کو اور گنوں سے یکت پرکرتی کو جانتا ہے
وہ کسی حالت میں رہے۔ پھر جنم نہیں پاتا۔

شرح۔ پُرش کا جاننا یہ ہے کہ آتما اگیان اور اُس کے نتائج سے پاک ہے اور گنوں سے یکت پرکرتی کا جاننا یہ ہے۔ کہ مایا معہ گنوں کے چھوٹی ہے اپنی شکل کو بدل جاتی ہے۔ اور گیان سے ناش ہو جاتی ہے۔ اور کسی حالت میں رہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ خواہ اُس کا طریقہ شاستر کا ہو۔ خواہ اُس کو چھوڑ چکا ہو۔ وہ اندر کی طرح شاستر کے طریقہ سے آزاد ہے۔ اور پھر جنم نہیں پاتا۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ پُرش اور پرکرتی کے جاننے سے اُس کی اودیا ناش ہو جاتی ہے۔ اور ودیا سے اودیا ناش ہونے اور پھر جنم نہ ہونے کا ذکر پیچھے

بھی کئی بار کیا گیا ہے۔ اور اس پر بیاس جی کا قول بھی ہے۔
برھم گیان (ودیا) سے پچھلا جمع ہؤا ہؤا اور آیندہ ہونے
والا کوئی پاپ نہیں رہتا۔
اس طرح اگر کوئی انسان گیان کے ہونے پر بھی شاستر کے طریقہ کو نہ چھوڑے تو وہ سب سے افضل ہے اور اُس کی نسبت کبھی دوبارا جنم ہونے کا شبہ نہیں ہو سکتا ہے۔

تمہید ۲۴
الگ الگ اُتم گیان کے سادھنوں کا بیان

ध्यानेनात्मनि पश्यन्ति केचिदात्मानमात्मना ।
अन्ये सांख्येन योगेन कर्मयोगेन चापरे ॥ २४ ॥

(۲۴) کوئی آتما کو دھیان سے انتھ کرن میں دیکھتے ہیں۔
اور کوئی سانکھ یوگ سے اور کوئی کرم یوگ سے

شرح۔ آتما کے دیکھنے والے انسانوں کے چار درجے ہیں۔ اعلےٰ۔ اوسط۔ ادنےٰ۔ زیادہ ادنےٰ۔ اعلےٰ آدمی دھیان کی قوت سے آتما کو دیکھتے ہیں یعنے سب برتیاں روک کر آتما میں لگا دیتے ہیں۔
اس دھیان کے لئے پہلے شرون ہوتا ہے۔ یعنے آتما کا ذکر سُننا پھر منن یعنے اُس کو بار بار یاد کرنا پھر ندھیاسن یعنے من کی یکسوئی اسی کا نام دھیان ہے۔ اور متوسط درجہ کے سانکھ یوگ سے۔ یعنے بعد ببیک وغیرہ چاروں سادھن اور شرون منن کے اس قسم کی بچار سے کہ جو جو چیزیں بغیر آتما کے اور مہیا ہیں۔ میں اُن سب کا ظاہر کرنے والا ہوں۔ اور سارے دیا پک اور نہ بدلنے والا اور سدا رہنے والا اور جڑھ اور است سے الگ اس کے بعد دھیان ہوتا ہے اور دھیان سے گیان اور ادنےٰ درجہ کے کرم یوگ سے۔ یعنے بغیر خواہش ایشور ارپن کرم کرنے سے ایسے کرموں سے اول انتھ کرن کی شدھی ہوتی ہے۔ پھر ببیک وغیرہ سادھن پر ترول

اور منن پھر تد دھیا سن یعنے دہیان پھر گیان۔

تمہید-۲۵

زیادہ ادنےٰ درجہ کے انسانوں کے سادھنوں کا بیان۔

अन्ये त्वेवमजानंतः श्रुत्वाऽन्येभ्य उपासते ।
तेऽपि चातितरंत्येव मृत्युं श्रुतिपरायणाः ॥ २५ ॥

(۲۵) جو لوگ اِن طریقوں کو نہیں جانتے صرف اوروں سے سُن کر اوپاشنا کرتے ہیں۔ وہ لوگ بھی موت کے پار ہو جاتے ہیں۔

شرح۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ جن کو یہ تینوں طرح کے طریقے نہیں آتے۔ وہ فقط مہاتماؤں سے سُن کر شردھا سے اوپاشنا کر کر موت کے پار ہو جاتے ہیں۔ یعنے پھر پیدا نہیں ہوتے۔

تمہید-۲۶

اودیا سے دنیا پیدا ہوتی ہے۔ اور برھم ودیا سے اُس کا ناش یعنے موکھشں۔ اِن دونوں باتوں کو سمجھانے کے لئے ادھیائے کے آخیر تک اُس کا بیان۔

यावत्संजायते किंचित्सत्त्वं स्थावरजङ्गमम् ।
क्षेत्रक्षेत्रज्ञसंयोगात्तद्विद्धि भरतर्षभ ॥ २६ ॥

(۲۶) اے بھرت بنشں میں سرشیٹھ جس قدر استھاور اور جنگم چیزیں ہیں ان کو کھشیتر گیہ کے سنجوگ سے پیدا ہوا جان۔

شرح۔ کھشیتر چیزیں اودیا کا کاریہ (فعل) ہیں۔ یعنے جڑھ چیزیں چیتن کی روشنی سے روشن ہونے والیں۔ اور کھشیتر گیہ اُس سے الگ خود بخود روشن بے تعلق (اسنگ) نرگن اودا سین اور اودتی (لاثانی)

"اَور کھشیتر۔ اَور کھشیتر گیہ کے سنجوگ سے اُس کو پیدا ہوا جان"۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ کھشیتر اَور کھشیتر گیہ مایا کی وجہ سے الگ الگ معلوم نہیں ہوتے اِن کو ایک سمجھنا یہی ان کا سنجوگ ہے۔ اَور اس سے ہی تمام چراچر سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اے بھرت بنش میں سریشٹھ تو اِس سب کو کاریہ روپ جان۔ یعنے پیدا ہؤا ہؤا

بھاؤ ارتھ

اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگیان سے دنیا کا ظہور ہوتا ہے اور گیان سے ناش جیسا کہ نیند سے خواب آتا ہے۔ اَور جاگ کر اُس کا ناش

تمہید ۲۷

اوپر کے شلوک میں اگیان کا ذکر ہے۔ یعنے یہ کہ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے سنجوگ سے دنیا کا ظہور ہوتا ہے اور اب گیان کا۔ اس پر ذیل کا شلوک

समं सर्वेषु भूतेषु तिष्ठन्तं परमेश्वरम् ।
विनश्यत्स्वविनश्यंतं यः पश्याति स पश्यति ॥ २७ ॥

(۲۷) جو سب بھوتوں میں یکساں رہنے والے اور اُن کے ناش ہونے پر نہ ناش ہونے والے کو دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے۔

شرح۔ سب بھوتوں سے مراد ہر ایک چیز کی ہے۔ خواہ وہ ساکن ہو خواہ متحرک۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کا ناش نہ ہو۔ سب فانی ہیں۔ الگ الگ خاصیتوں کی وجہ سے کوئی چیز جلد ناش ہو جاتی ہے۔ اور کوئی دیر بعد۔ اور کوئی کسی کو مارنے والی ہے اور کوئی مرنے والی اور تسپر یہ کہ پل بہ پل بدلتی جاتی ہیں اور دیکھتے دیکھتے ناش ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ مداری کے تماشے اَور گندھرب نگر۔ اِن چیزوں میں جو یکساں رہنے والے کو دیکھتا ہے۔ یعنے جو مبدل نہیں ہوتا ہے۔ جڑھ چیزوں کو چیتن کرتا ہے اَور پیدائش اور موت سے بری ہے۔ اور دنیا کے نہ ہونے کے وقت بھی قائم رہتا ہے۔ اُس کو جو شاستر کی نظروں سے دیکھتا ہے اور یہ جانتا ہے۔ کہ یہ میرا روپ ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ ورنہ خواب کی طرح اگیانی کا دیکھنا نہ دیکھنے کے برابر ہے

اور دوسری یہ مثال ہے کہ جیسے کوئی رسّی کو رسّی دیکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ اور جو اُس کو سانپ دیکھتا ہے۔ وہ نہیں دیکھتا ہے۔

بھاؤ ارتھ

اُودیا آتما کے نہ جاننے کا نام ہے۔ اَور سنسار اودیا کا کاریہ آتما کے گیان سے دونو نکا ناش ہو جاتا ہے۔ یعنے اودیا کا بھی اور سنسار کا بھی۔ اور آتما کو یکساں اور قائم کہ کر یہ نیتجہ نکلتا ہے کہ سنسار یکساں نہیں۔ کہیں تھوڑا پھیلا ہؤا ہے۔ اور کہیں زیادہ اور قائم نہیں یعنے ناش ہو جاتا ہے۔ اور اِس کے سوائے اور جو سنسار کے دھرم (صفت) ہیں وہ اوپر مفصل بیان کئے گئے ہیں۔

تمہید۔ ۲۸

لوگوں کی بھلائی کی خاطر آتم گیان کا پھل سنا کر گیان کی تعریف کا اظہار

समं पश्यन् हि सर्वत्र समवस्थितमीश्वरम् ।
न हिनस्त्यात्मनात्मानं ततो याति परां गतिम् ॥२८॥

(۲۸) سب میں ایشور کو یکساں دیکھنے والا اپنے آپ کو نہیں مارتا اور پرم گتی پاتا ہے۔

شرح۔ جو ایشور کو سب میں یکساں اور قائم دیکھتا ہے یعنے پیدائش سے موت تک چھیوں قسم کی تبدیلیوں سے بری اور اپنا آپ وہ اپنے آپ کو ناش نہیں کرتا۔ اَور برعکس اِس کے جو اگیانی ہے۔ وہ آپ کو مارتا ہے کیونکہ وہ ست (نہ ناش ہونے والا) اور ایک اور اکرتا (نہ کرنے والا) اور ابھوکتا (نہ بھوگنے والا) اور پرانند روپ آتما کو نہ جانکر یہ سمجھتا ہے کہ آتما نہ ہے نہ نظر آتا ہے اور اُس کے اپنے ناش کی ایک اَور دلیل بھی ہے۔ وہ یہ کہ جو جسم بسبب کرموں کے ناش ہوتا اور بنتا ہے وہ اُسی کو آتما سمجھتا ہے۔ اِس پر شنکر کا قول

جو شخص ناش ہونے والے آتما کو جسم مانکر ناش ہونے
والا مانتا ہے وہ آتما کا چور ہے اور اُسی پاپ سے وہ ہر
ایک طرح کا پاپی ہے اِس پر ایشا باش اوپنشد پرمان۔

پرمارتھ ارتھ
آتماکا ناش کرنے والے مرکر اندھیرے سے بھرے ہوئے
اسروں کے لوکوں کو جاتے ہیں۔
اس طرح آتما کے گیان سے جسم وغیرہ کو آتما نہ ماننے والا اگیان اودیا اور
اُس کے نتائج کا ناش کر کر پرم گتی پا لیتا ہے۔ یعنے اعلےٰ حالت کو۔

تمہید ۔ ۲۹

الگ الگ ہر ایک جسم میں کوئی آتما پاپی دیکھا جاتا ہے اور کوئی دھرماتما
اور کوئی سکھی اور کوئی دُکھی۔ اس لئے سب میں یکساں آتما دیکھنے والا
آپ کو نہیں مارتا۔ یہ کیسے۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک

प्रकृत्यैव च कर्माणि क्रियमाणानि सर्वशः ।
यः पश्यति तथात्मानमकर्तारं स पश्यति ॥ २९ ॥

(۲۹) جو سب کرموں کو پرکرتی سے ہوا دیکھتا ہے۔ اور آتما
کو کرتا دیکھتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے

شرح ۔ سب کرموں کو پرکرتی سے ہوا دیکھتا ہے۔ اِس کا یہ مطلب ہے
کہ خواہ کوئی کام من سے ہو۔ خواہ گفتگو سے خواہ جسم سے اُس کو جسم اور
حواس ہو کر پرکرتی ہی کرتی ہے۔ پرکرتی کے معنے تین گنوں والی ایشور کی
مایا۔ آتما میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں۔ نہ کوئی تعلق نہ کسی کام کا کرنا۔ اِس
طرح جو اُس کو دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے۔

اعتراض ۔ سوال تو یہ تھا کہ الگ الگ جسم میں کسی آتما کو سکھی دیکھا
جاتا ہے۔ اور کسی کو دکھی۔ یہاں اِس کا جواب کیا دیا گیا۔

جواب ۔ جسم وغیرہ جس کو کھشیتر کہتے ہیں وہی الگ الگ ہے اور
وہی سب کاموں کا فاعل ہے۔ اور بدل جاتا ہے۔ یکساں نہیں رہتا۔ اِس لئے
یہ سب خاصیت کھشیتر کی ہے۔ اور آتما اس کے برعکس یعنے ایک ہے۔
اکرتا ہے۔ اکاش کی طرح دبا پا ہوا ہے۔ کسی پربان سے اُن کا الگ الگ ہونا

ثابت نہیں +

تمہید ۔ ۳۰

الگ الگ کھشیتروں میں بھی کوئی فرق نہیں اِس پر ذیل کا شلوک

यदा भूतपृथग्भावमेकस्थमनुपश्यति ।
तत एव च विस्तारं ब्रह्म संपद्यते तदा ॥ ३० ॥

(۳۰) جب یہ تمام کھشیتروں کو ایک حالت میں قائم دیکھتا ہے تب یہ اُس برھم کو پہنچ جاتا ہے جو سارے وِیاپک ہے ۔

شرح ۔ کھشیتر مراد جڑھ چیزوں سے ہے ۔ جب انسان اُن کھشیتروں کو ایک حالت میں قائم دیکھتا ہے یعنے گورو اور شاستر اَور اپنی سمجھ سے اِن سب کو ست چت روپ آتما میں استھت دیکھتا ہے ۔ یا یہ کہ سب کو آتم روپ دیکھتا ہے ۔ تب وہ سرو ویاپی برھم کو پہنچ جاتا ہے ۔ برھم کی یہ تعریف ہے کہ نہ اُس میں سجاتی بھید ہے ۔ یعنے نہ مختلف برھم ہیں اور نہ وجاتی بھید یعنے نہ یہ فرق کہ برھم الگ اَور جگت الگ ہے ۔ اور نہ سوئیگت بھید یعنے برھم کا اپنے آپ میں فرق جیسا کہ درخت کا اُس کی شاخوں اَور ٹہنیوں میں ۔ برھم کو ایک دیکھنے والے کی تعریف میں شرتی پرمان ۔

شرتی اَرتھ

جو سب بھوتوں کو آتم روپ دیکھتا ہے اُس کو شوک (غم)

اَور موہ (بھول) کچھ نہیں ہوتا ۔

پہلے یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب کام پرکرتی کرتی ہے ۔ آتما کچھ نہیں کرتا اور اب یہ کہ پرکرتی بھی وہی روپ ہے ۔ آتما سے غیر نہیں ہے ۔ اِس طرح آتما کے دوبارا اکرتا ہونے کا ذکر قابل اعتراض نہیں ہے ۔

تمہید ۔ ۳۱

کیا اگر آتما بذات ہی کسی کام کا کرتا نہیں تو جسم اَور حواسوں سے ملکر بھی کرتا نہیں ۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک ۔

अनादित्वान्निर्गुणत्वात्परमात्मायमव्ययः ।
शरीरस्थोऽपि कौंतेय न करोति न लिप्यते ॥ ३१ ॥

(۳۱) اے کنتی کے بیٹے آتما جسم میں قائم رہے بھی مگر بوجہ انادی نرگن ہونے کے نروکار ہے اور نہ کچھ کرتا ہے نہ لپائماں (آلودہ) ہوتا ہے۔

شرح - یہ آتما انادی ہے۔ یعنے نہ کوئی اس کا کارن اور نہ اُس کا جنم گویا کہ جو جو تبدیلی جنم پاکر ہوتی ہے۔ وہ اس میں نہیں ہے۔ اور نرگن ہے۔ یعنے اُن صفات سے بری جن کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس میں شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

اے میتری آتما اناشی ہے اُس کے کسی دھرم کا ناش نہیں ہوتا

اِس طرح آتما چھ قسم کی تبدیلیوں سے رہت (مبّرا) ہے۔ اِس لئے نروکار ہے۔ اور بسبب فرضی بندھن کے جسم میں قائم رہے بھی پر تو بھی جسم کی حرکت سے حرکت نہیں کرتا۔ جیسا کہ سورج پانی میں داخل ہو کر پانی کی حرکت سے حرکت نہیں کرتا۔ آتما کچھ نہیں کرتا۔ اِسی سبب سے اُس پر کسی کام کا اثر نہیں ہے۔ سُکھ دُکھ اچھیا دویش وغیرہ یہ سب کھشیتر کے دھرم ہیں اور یہ کہ سب کام مایا روپ پرکرتی ہی کرتی ہے۔ اور آتم گیانی پر کسی کرم کا فرض نہیں ہے۔ پیچھے بہت بار آچکا ہے۔ آتما نرگن ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہے کہ اُس میں سوئیگت بھید نہیں ہے۔ جیسا کہ درخت کا اپنی شاخوں اور ٹہنیوں سے ہوتا ہے اور سب جگت آتم روپ ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہے کہ اُس میں وجاتی بھید نہیں ہے۔ یعنے اُس سے غیر دوسری قسم نہیں ہے۔

تمہید۔ ۳۲

اِس جسم میں قائم آتما کے بے تعلق ہونے پر مثال

यथा सर्वगतं सौक्ष्म्यादाकाशं नोपलिप्यते ।
सर्वत्रावस्थितो देहे तथात्मा नोपलिप्यते ॥ ३२ ॥

(۳۲) جیسے سارے ویاپک اکاش کو موکھشم ہونے کی وجہ سے لیپ (اثر) نہیں ہوتا۔ اُسی طرح سب میں ویاپک آتما کو کسی کرم کا لیپ نہیں ہوتا۔

شرح ۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اکاش میں بوجہ اُس کے بہت لطیف ہونے کے کیچڑ وغیرہ کسی شے کا اثر نہیں ہوتا۔ اُسی طرح آتما کو کسی شے کا اثر نہیں ہوتا۔

تمہید ۔ ۳۳

آتما چیزوں کا ظاہر کرنے والا ہے۔ اور چیزیں اُس سے ظاہر ہونے والی ہیں یہ دلیل بھی آتما کے بے تعلق ہونے کی ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک ۔

यथा प्रकाशयत्येकः कृत्स्नं लोकमिमं रविः ।
क्षेत्रं क्षेत्री तथा कृत्स्नं प्रकाशयति भारत ॥ ३३ ॥

(۳۳) اے بھارت جیسے ایک سورج سب لوگوں کو روشن کرتا ہے۔ ویسے ہی سب کھشیتروں کو کھشیترگیہ

شرح ۔ جیسے جسم حواس وغیرہ ہر ایک شے سورج سے روشنی پاتی ہے۔ مگر کسی شے کا بھی سورج پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اور نہ اُن چیزوں کے الگ الگ ہونے سے سورج الگ الگ ہوتا ہے۔ اُسی طرح تمام کھشیتروں کو ایک کھشیترگیہ ہی روشن کرتا ہے۔ اور اُس پر کسی کھشیتر کا سبھاؤ اثر نہیں کرتا۔ اس میں شرتی پرمان ۔

شرتی ارتھ

جیسے سورج سب لوگوں کو روشن کرتا ہوا کسی شے کی خرابی سے خراب نہیں ہوتا۔ اُسی طرح سب بھوتوں میں ایک آتما دیاپا ہوا کسی کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتا۔

تمہید ۔ ۳۴

ادھیائے کے ارتھ کا انجام سُنا کر ادھیائے کی سماپتی

क्षेत्रक्षेत्रज्ञयोरेवमन्तरं ज्ञानचक्षुषा ।

भूतप्रकृतिमोक्षं च ये विदुर्यान्ति ते परम् ॥ ३४ ॥

(۳۴) جو اس طرح گیان کی آنکھوں سے کھشیتر گیہ کے فرق کو اور پرکرتی سے چھوٹنے کے طریقہ کو جانتا ہے وہ پرم گتی پاتا ہے

شرح - کھشیتر جڑہ ہے۔ اور بدل جاتا ہے۔ اور کھشیتر گیہ چیتن اور غیر متبدل اِس طرح جو گورو اور شاستر کی آنکھوں سے کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے فرق کو جانتا ہے اور پرکرتی سے چھوٹنے کے طریقہ کو یعنے یہ کہ مایا روپ پرکرتی سارے جگت کا کارن ہے۔ اور آتما کے گیان سے ناش ہو جاتی ہے۔ وہ آتم روپی پرم موکھش (اعلےٰ حالت) پا لیتا ہے۔ اور پھر پیدا نہیں ہوتا۔

ادھیائے کا خلاصہ

امانتو وغیرہ سادھن حاصل ہونے اور پُرش اور پرکرتی کا فرق جاننے سے انسان پرمانند روپ موکھش پا لیتا ہے۔ اُس کے لئے کوئی کسی قسم کا دُکھ نہیں رہتا۔

اِت شری مدھو سودن سرسوتی کرت شری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا پرکرتی پُرش وویک یوگ نام تیرھواں ادھیائے سماپت ہُوا۔

ओं तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्म-

विद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसम्वादे क्षेत्रक्षेत्रज्ञ

विभागयोगो नाम त्रयोदशोऽध्यायः ॥ १३ ॥

اوم
تت ست

ادھیائے چودھواں

تمہید-۱

تیرھویں ادھیائے کے تین شلوک قابل شرح ہیں۔ شلوک نمبر ۲۶ نمبر ۲۱ نمبر ۳۴ نمبر ۲۶ میں دنیا کے ظہور کا کارن کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا سنجوگ بیان کیا گیا ہے یہ سنجوگ یعنے ملاپ قابل شرح ہے۔ کیونکہ سانکھی اس سنجوگ کو سبھاوک مانتے ہیں۔ اور دراصل سبھاوک نہیں ہے ایشور کے اختیار ہے اور نمبر ۲۱ میں اچھی بُری یونیوں کا ملنا گنوں کے سنجوگ سے یعنے تعلق سے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں گنوں کا تعلق قابل شرح ہے۔ یعنے یہ کہ کس کس گُن سے انسان کا تعلق ہے۔ اور گن کیا کیا ہیں۔ اور کس کس طرح انسان کو باندھتے ہیں۔ اور نمبر ۳۴ میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا فرق اور پرکرتی سے چھوٹنے کا طریقہ جاننے والا پرم گتی پاتا ہے۔ اس میں یہ قابل شرح ہے کہ کیونکر رہائی ہوتی ہے۔ اور جو رہا ہوتا ہے وہ کن نشانوں سے جانا جاتا ہے۔ ان تینوں کو مفصل کہنے کے لئے چودھویں ادھیائے کا ارنبھ اور بیشتر اس کے کہ اُن کا اظہار کیا جائے۔ سب سے اوّل اس ادھیائے کی تعریف شری بھگوان نے کہا۔

श्री भगवानुवाच । परं भूयः प्रवक्ष्यामि ज्ञानानांज्ञान-
मुत्तमम् । यज्ज्ञात्वा मुनयः सर्वे परां सिद्धिमितो
गताः ॥ १ ॥

(۱) سب گیانوں میں اُتم پرم گیان جس کو جانکر سب مُنی

پرم سدھی کو پہنچ گئے تجھ کو پھر سناتا ہوں۔

شرح۔ گیان کے اندرونی اور بیرونی دو طرح کے سادھن ہیں۔ جن کا پچھلے ادھیائوں میں کئی بار ذکر آچکا ہے۔ اُن گیانوں میں سب سے اوتم یعنے اندر کے سادھن تجھ کو پھر کہتا ہوں۔ وہ سادھن ایسے ہیں جن کو حاصل کر کر سنسار سے ورکت سب مُنی پرم گتی کو پہنچ گئے ہیں۔

تمہید۔ ۲

گیان کی سدھی کا انجام

इदं ज्ञानमुपाश्रित्य मम साधर्म्यमागता ।
सर्गेऽपि नोपजायन्ते प्रलये न व्यथन्ति च ॥ २ ॥

(۲) اِس گیان کو پاکر میرا روپ ہو کر نہ ظہور (اوتپتی) کے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ اور نہ پرلے (قیامت) میں ناش

شرح۔ اِس گیان کو پاکر یعنے گیان کے سادھنوں کو سِدھ کر کر اور میرا روپ ہو کر یعنے مجھ سے ایک ہو کر۔ بوقت ہرن گربھ (مجموعہ عناصر لطیف) کے پیدا ہونے کے پیدا نہیں ہوتے اور ناش ہونے کے ناش نہیں ہوتے۔

تمہید۔ ۳

گیان کی تعریف سنا کر ارجن کی توجہ ٹھیک کر کر پھر اُسے یہ سنایا کہ سب بھوتوں کا کارن جو پرش اور پرکرتی ہے وہ ایشور کے اختیار ہے۔ بقول سانکھ مت کے آزاد نہیں ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

मम योनिर्महद्ब्रह्म तस्मिन् गर्भं दधाम्यहम् ।
सम्भवः सर्वभूतानां ततो भवति भारत ॥ ३ ॥

(۳) اے بھارت جو مایا اپنے کاریہ کی نسبت بہت بڑی اور ویاپک ہے وہ میری یونی ہے۔ میں اُس میں گربھ قائم کر کر سب چراچر سنسار کو پیدا کرتا ہوں۔

شرح - مایا جس کے ست رج تم تین گن ہیں اور دنیا کو بنانے اور بڑھانے والی ہے - اور اُس کے مقابلہ بہت بڑی اور ویاپک ہے - اور اُس کو برہم بھی کہا جاتا ہے - وہ میری یُونی ہے یعنے وہ مقام جہاں گربھ (حمل) قائم ہوتا ہے - وہ گربھ سنکلپ روپ ہے - یعنے میرا یہ ارادہ کہ میں ایک سے بہت ہو جاؤں - جیسے جیو اناج سے مل کر پہلے پتا کے اندر آتا ہے - پھر ویرج سے استری کے اندر جاکر جسم قبول کرتا ہے - پھر بیٹا ہو کر پیدا ہوتا ہے - اُسی طرح میں اِس کرموں اور خواہشوں سے ملے ہوئے اور لئے (غائب) ہوئے ہوئے کھشیتر گیہ (جیو) روپ سنسار کو سرشٹی کے شروع میں کھشیتر گیہ (جیو) کا کھشیتر سے سنجوگ کرنے کے لئے مایا میں چدابھاش (پرتوا) روپ ویرج ڈالکر سنکلپ روپ گربھ (حمل) قائم کرتا ہوں - اور جیسے گربھ میں پہلے خون اور ویرج کا کیچڑ سا ہوتا ہے - پھر بُلبلا بنتا ہے - پھر گوشت کا لوتھڑا پھر عضو - اُسی طرح مایا سے پہلے اکاش وایو وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے - پھر ہرن گربھ کا پھر استھول جگت کا - اے بھارت یہ بغیر ایشور کے نہیں ہوتا -

تمہید - ۴

مہاراج مایا کا سنکلپ روپ گربھ اِس کا کارن کیسے - جو جو جسم پیدا ہوتا ہے - اُس کا کارن الگ نظر آتا ہے - اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک

सर्वयोनिषु कौन्तेय मूर्तयः सम्भवन्ति याः ।
तासां ब्रह्ममहद्योनिरहं बीजप्रदः पिता ॥ ४ ॥

(۴) اے کنتی کے بیٹے سب جونوں میں جتنے دیہیاں (اجسام) ہیں - ان سب کی بڑی جونی مہت برہم ہے - اور میں وِیج (نطفہ) کا دینے والا پتا ہوں -

شرح - سب جونوں میں یعنے دیوتاؤں پتروں انسانوں - حیوانوں - اور پرندوں میں جتنی دیہیاں ہیں - یعنے از قسم جرایج انڈج سویدج اُدبھج - جتنے اجسام ہیں - اُن سب کی بڑی جونی مہت برہم ہے - جو ماتا کے برابر ہے -

اور میں ایشور وبیج کا دینے والا پتا بھاؤ ارتھ الگ الگ ہر ایک شئے کا کارن جیساکہ
گھڑے کا مٹی کپڑے کا سوت ہے۔ یہ سب مایا ہی ہے۔ یعنے مایا کی حالت بدلی ہوئی
ہے۔ سوائے مایا کے اور کوئی کارن نہیں۔

تمہید۔ ۵

یہانتک یہ نرنے ہوا کہ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا سنجوگ ایشور کے اختیار میں
ہے۔ سانکھیوں کی رائے اس میں غلط ہے۔ اب اِس سے آگے یہ نرنے ہوگا۔ کہ
گُن کیا کیا ہیں۔ کس کس طرح انسان کو باندھتے ہیں اور کس کس گُن سے کیا کیا تعلق
ہے۔ اِس پر ذیل کے چودہ شلوک۔

सत्त्वं रजस्तम इति गुणाः प्रकृतिसम्भवाः ।
निबध्नन्ति महाबाहो देहे देहिनमव्ययम् ॥ ५ ॥

(۵) ست اور رج اور تم پرکرتی سے ہونے والے پرکرتی کے
گُن ہیں۔ اور یہ نہ بدلنے والے دیہہ دھاری کو دیہہ میں باندھتے
ہیں۔

شرح۔ ست رج تم پرکرتی کے گُن ہیں اور پرکرتی سے ہوتے ہیں۔ مگر یہ خود مختار نہیں۔ پُرش کے اختیاری ہیں۔ جتنی جڑھ چیزیں ہیں سب ہی چیتن کی خاطر ہوتی ہیں۔ بحوالہ نیایک اور ویشیشک مت کے دربوں میں رہنے والے روپ رس وغیرہ اور بھی گُن ہیں۔ مگر یہاں اُن کا ذکر نہیں ہے۔ اور نہ اُن میں گُن اور گُنی (گُن والے) کا فرق ہی مانا جاتا ہے۔ پس یہ تینوں گُن پرکرتی روپ ہیں۔

سوال۔ اگر یہ پرکرتی سے الگ نہیں۔ تو پھر اِن کو پرکرتی سے ہونے والا کیوں لکھا جاتا ہے

جواب۔ پرکرتی کی دو حالتیں ہیں۔ جب تک تینوں گُن مساوی رہتے ہیں۔ اُس کو ایشور کی مایا کہا جاتا ہے۔ اور جب گُنوں میں کمی بیشی آتی ہے۔ پھر اُن کو پرکرتی سے پیدا ہوُا۔ اور یہ کہ گُن دیہہ دھاری کو دیہہ میں باندھتے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ جسم پرکرتی کا بنایا ہوُا ہے اور جیو اُس کو اپنے سے جُدا نہیں جانتا۔ یہی اِس کو بندھن ہے اور یہ کہ دیہہ دھاری بدلنے والا نہیں ہے۔ اِس کا

یہ مطلب ہے کہ جیو کی کوئی حالت بھی نہیں بدلتی اس کے بدلنے کا مغالطہ فقط گنوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیساکہ پانی کے برتن میں سورج کا عکس حرکت نہیں کرتا۔ مگر برتن کی حرکت سے حرکت کرتا دیکھا جاتا ہے۔ غرض جیو کو کبھی بندھن نہیں ہوتا۔ یہ ذکر پیچھے بھی بہت آچکا ہے۔

کون کونسا گن کِس کِس طرح باندھتا ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک

तत्र सत्त्वं निर्मलत्वात्प्रकाशकमनामयम् ।
सुखसङ्गेन बध्नाति ज्ञानसंगेन चानघ ॥ ६ ॥

(٦) اے بے گناہ ستو گن پرکاش روپ ہے اور بوجہ نرمل ہونے کے اُس میں کوئی دُکھ نہیں ہے اور پرش کو سُکھ اور گیان کے تعلق سے باندھتا ہے۔

شرح ـ ستو گن پرکاش روپ ہے۔ یعنے اَورن (بے خبری) جو تمو گن کا خاصہ ہے۔ اُس سے بری ہے اَور نرمل ہے۔ یعنے اِس میں بوجہ صفائی کے چیتن کا عکس پڑتا ہے۔ اور دُکھ سے رہت ہے۔ یعنے سُکھ کا جو دُکھ کی ضد ہے ظاہر کرنے والا ہے۔ اَور سُکھ اور گیان کے تعلق سے جیو کو باندھتا ہے۔ یعنے سُکھ اَور گیان جو انتھ کرن کی برتیاں اَور کھشیتر (جڑھ) ہیں اور اچھّیا وغیرہ کھشیتر میں شمار کی گئی ہیں۔ اُن کے تعلق سے باندھتا ہے۔ یعنے سُکھ اور گیان کو آتما کا دھرم مان کر یہ جانتا ہے کہ میں سُکھی ہوں اور گیانی ہوں غرض جو آتما وشیوں کا جاننے والا ہے یہ اس کا دھرم نہیں ہے۔ یہ محض مغالطہ ہے۔ جس کا پیچھے بھی کئی بار ذکر کیا گیا ہے۔

रजो रागात्मकं विद्धि तृष्णासंगसमुद्भवम् ।
तन्निबध्नाति कौन्तेय कर्मसंगेन देहिनम् ॥ ७ ॥

(٧) اے کنتی کے بیٹے رجو گن راگ روپ ہے اَور ترشنا کو بڑھاتا ہے اور کرم کے تعلق سے جیو کو باندھتا ہے۔

شرح - راگ اور ترشنا دو طرح کی خواہش ہے - راگ نئی چیز کی خواہش کا نام ہے اور ترشنا موجودہ چیزوں کو قائم رکھنے کا راگ ترشنا کو بڑھاتا ہے - اور کرم کے تعلق سے جیو کو باندھتا ہے - یعنے اِس سے یہ خواہش ہوتی ہے کہ میں فلاں کرم کر کر اس اور اُس لوک کی لذات حاصل کروں - اِس طرح رجوگن اِس اکرتا جیو کو کرموں سے باندھتا ہے - غرض رجوگن کا سبھاؤ ہی پرورتی ہے

तमस्त्वज्ञानजं विद्धि मोहनं सर्वदेहिनाम् ।
प्रमादालस्यनिद्राभिस्तं निबध्नाति भारत ॥८॥

(۸) تموگن اگیان روپ ہے اور بھول پیدا کرتا ہے اور پرماد آلکس اور نیند سے جیو کو باندھتا ہے -

شرح - پرماد سے یہ کہ ببیک (تمیز) کی طاقت نہیں رہتی - اِس لئے پرکاش یعنے ستوگن کا فعل رُک جاتا ہے - اور آلکس سے یہ کہ کام کرنے کی طاقت نہیں رہتی - اِس لئے پرورتی (رغبت) یعنے رجوگن کا فعل رُک جاتا ہے - اور نیند سے تموگن رجوگن دونوں کے افعال ہی یعنے پرکاش اور پرورتی دونوں ہی نہیں رہتے -

تمہید - ۹

کس کس کام میں کس کس گن کی کامیابی ہے - اِس پر ذیل کا شلوک

सत्त्वं सुखे संजयति रजः कर्मणि भारत ।
ज्ञानमावृत्य तु तमः प्रमादे संजयत्युत ॥९॥

(۹) سُکھ میں ستوگن کی کرم میں رجوگن کی پرماد میں گیان کے ڈھکنے والے تموگن کی جے ہوتی ہے -

شرح - ستوگن کے بڑھنے میں سُکھ کا ظہور ہوتا ہے - اور دُکھ دب جاتا ہے - اور رجوگن کے بڑھنے میں کرموں کا ظہور ہوتا ہے - اور سُکھ دب جاتا ہے اور تموگن کے بڑھنے میں پرماد زیادہ ہو جاتا ہے - اور گیان ستوگن کا فعل دب جاتا ہے اور نیند اور آلکس ہو کر ضروری کام رُک جاتے ہیں -

تمہید - ۱۰
گُن کس طریقے سے اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

रजस्तमश्चाभिभूय सत्त्वं भवति भारत ।
रजः सत्त्वं तमश्चैव तमः सत्त्वं रजस्तथा ॥ १० ॥

(۱۰) اے بھارت رج اور تم کو دبا کر ستو گن کام کرتا ہے اور ست اور تم کو دبا کر رجو گن۔ اور رج اور ست کو دبا کر تمو گن۔

تمہید - ۱۱
بڑھے ہوئے گنوں کی علامتیں

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन् प्रकाश उपजायते ।
ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥ ११ ॥

(۱۱) اِس جسم کے دروازوں میں جب پرکاش اور گیان ہو جاتا ہے تب ستو گن کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

شرح۔ جتنی طرح کے بھوگ ہیں سب جسم سے ہوتے ہیں۔ اور اندریاں اس کے گیان کے دروازہ ہیں۔ جب برتی انتھ کرن سے نکل کر باہر جاتی ہے۔ تو سب سے اوّل باہر کی چیزوں کو دیا کی طرح روشن کرتی ہے۔ اور پھر اُن سُننے دیکھنے چھونے والی چیزوں کو جان لیتی ہے۔ اُسی کا نام پرکاش اور گیان ہے اور یہی ستو گن کی زیادتی کی علامت ہے۔

लोभः प्रवृत्तिरारम्भः कर्मणामशमः स्पृहा ।
रजस्येतानि जायन्ते विवृद्धे भरतर्षभ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے بھرت بنش میں سرشٹ جب رجو گن بڑھتا ہے تب لوبھ پرورتی کاموں کا شروع کرنا من کی چپلتا اور خواہش یہ سب بڑھ جاتے ہیں۔

شرح-(۱) لوبھ یعنے دھن کی زیادہ سے زیادہ خواہش۔
(۲) پرورتی کسی نہ کسی کام کی مصروفیت۔
(۳) کاموں کا شروع خواہش کے کام یا بُرے کام یا گھر کے کام یا کھیتی کے کام
(۴) من کی چپتا طرح طرح کے خیالات مثلاً اِس کے بعد یہ کام ہوگا۔ اور اِس کے بعد یہ ہوگا۔
(۵) خواہش۔ کسی کا زیادہ دھن دیکھ کر اُس کے حاصل کرنے کی اچھیا اے بھرت بنش میں سریشٹھ جب رجوگن بڑھتا ہے۔ تب یہ سب بڑھ جاتے ہیں۔

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ।
तमस्येतानि जायंते विवृद्धे कुरुनंदन ॥ १३ ॥

(۱۳) اے کورونندن جب تموگن بڑھتا ہے تب پرکاش کا نہ ہونا پرورتی کا نہ ہونا اور پرماد اور بھول یہ سب بڑھ جاتے ہیں۔

شرح۔ پرکاش نہ ہونا۔ یعنے گیان نہ شاستر سُن کر۔ ہونا نہ پڑھ کر۔ اور پرورتی نہ ہونا۔ یعنے شاستر پڑھ کر نہ اگنی ہوتر ہونا اور نہ تیرتھ برت ہونا۔ اور پرماد یعنے کام کرنے کا مقررہ وقت یاد نہ رہنا اور بھول یعنے الٹی سمجھ اور نیند اے کورونندن جب تموگن بڑھتا ہے۔ تو یہ سب بڑھ جاتے ہیں۔

تمہید ۱۴

مرنے کے وقت بڑھے ہوے گنوں کے نتایج

यदा सत्त्वे प्रवृद्धे तु प्रलयं याति देहभृत् ॥
तदोत्तमविदां लोकानमलान्प्रतिपद्यते ॥ १४ ॥
रजसि प्रलयं गत्वा कर्मसंगिषु जायते ॥
तथा प्रलीनस्तमसि मूढयोनिषु जायते ॥ १५ ॥

(۱۵) رجوگن میں مرا ہوا کرم کرنے والوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور تموگن میں مرا ہوا موشٹر یونیوں میں

شرح - کرم کرنے والے مراد کرم کے ادھکاریوں سے ہے - اور موہڑ یونیاں مراد حیوان وغیرہ سے -

تمہید - ۱۶
کاموں کے ذریعہ ستو رجو تمو گنوں کا انجام

कर्मणः सुकृतस्याहुः सात्त्विकं निर्मलं फलम् ॥
रजसस्तु फलं दुःखमज्ञानं तमसः फलम् ॥ १६ ॥

(۱۶) اچھے کاموں کا پھل نرمل ساتکی ہوتا ہے - اور راجسی کا دُکھ اور تامسی کا اگیان -

شرح - ستوگن کی حالت میں اچھے نرمل ساتکی پھل لانے والے کام ہوتے ہیں - اُن میں رج تم کی ملاوٹ نہیں ہوتی - اور رجوگن کی حالت میں اچھے بُرے دونوں قسم کے اور سُکھ تھوڑا اور دُکھ زیادہ دینے والے - اور تموگن کی حالت میں محض بُرے - اور دُکھ دینے والے - اور یہ کہ کونسا کرم ستوگنی ہے اور کونسا رجوگنی اور تموگنی - اِس کی مفصل شرح اٹھارھویں ادھیائے میں کی جائیگی - شلوک میں رجوگن کہکر رجوگنی کرم سے مراد ہے - اور تموگنی کہکر تموگنی کرم سے اِس پر ذیل کے وید منتروں کی مثال -

منتر

(۱) گائے سے آہوتی بنائے

شرح - گائے سے مراد گائے کے دودھ سے ہے

(۲) دھانوں سے دیوتاؤں کا پوجن کرے

شرح - دھانوں سے مراد چاولوں سے ہے -

تمہید - ۱۷
الگ الگ گنونکا پھل

सत्त्वात्संजायते ज्ञानं रजसो लोभ एव च ॥
प्रमादमोहौ तमसो भवतोऽज्ञानमेव च ॥ १७ ॥

(۱۷) ستوگن سے گیان ہوتا ہے - اور رجوگن سے لوبھ اور
تموگن سے پرماد موہ اور اگیان -

شرح - ستوگنی کاموں کا نتیجہ پرکاش روپ سکھ ہے - اس لئے ستوگن سے بذریعہ گیان اندریوں کے پرکاش روپ گیان ہوتا ہے - اور رجوگن کاموں کا نتیجہ دُکھ - اِس لئے کروڑہا قسم کی اشیاء ملنے پر بھی خواہش کے نہ ہٹنے والا بلکہ بڑھتا جانے والا رجوگن سے لوبھ ہوتا ہے - اور تموگنی کاموں سے اگیان وغیرہ - اِس لئے تموگن سے پرماد اگیان اور موہ ہوتا ہے اور اگیان سے پرکاش (گیان) دور ہوتا ہے - اور موہ سے پرورتی

تمہید - ۱۸

گنوں میں رہنے والے پرشوں کا انجام

ऊर्ध्वं गच्छंति सत्त्वस्था मध्ये तिष्ठंति राजसाः ॥
जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो गच्छंति तामसाः ॥ १८ ॥

(۱۸) ستوگن میں رہنے والے اوپر کے لوکوں میں جاتے ہیں
اور رجوگن کے رہنے والے درمیانی لوکوں میں - اور سب سے
ناقص تموگن میں رہنے والے نیچے کے لوکوں میں -

شرح - جن کا کرم اور گیان ساتکی ہوتا ہے - وہ اوپر دیوتاؤں کے لوکوں کو جاتے ہیں - مگر بلحاظ اپنی اوپاشنا اور کرموں کی کمی بیشی کے اُن کے جانے کے لوک الگ الگ ہیں - اور جن کا کرم پن پاپ سے ملا ہؤا راجسی ہوتا ہے - وہ میانی لوکوں میں جاتے ہیں - یعنے منش لوک میں اور تموگنی جو سب سے ناقص ہیں - وہ کیڑے مکوڑے کی جونوں میں - تامسی لوکوں کو سدا تموگن رہتا ہے - اور ساتکی راجسی کو کبھی کبھی - اور وہ بھی زیادہ نہیں -

تمہید - ۱۹

تیسرے امر کی شرح کہ گنوں سے رہائی کیونکر ہوتی ہے - اور جو رہا ہوتا ہے اُس کے لکھشن کیا ہیں - اور نمبر ۲ کہ گن سب مہیا ہیں - اصلی گیان سے ناش ہو جاتے ہیں - اِس پر ذیل کا شلوک -

नान्यं गुणेभ्यः कर्तारं यदा द्रष्टानुपश्यति ॥
गुणेभ्यश्च परं वेत्ति मद्भावं सोऽधिगच्छति ॥ १९ ॥

(۱۹) جب پُرش گنوں کے سوائے اور کسی کو کرتا نہیں جانتا اور مجھ گنوں سے پرے کو جان لیتا ہے وہ مجھ کو پہنچ جاتا ہے۔

شرح۔ جب انسان یہ جان لیتا ہے کہ خواہ کوئی چیز بحالت فاعل (کارن) کے ہے۔ خواہ بحالت فعل (کاریہ) کے اُن سب کا کرتا گن ہی ہیں۔ اور مجھ کو گنوں سے پرے۔ جیسا کہ سورج کو پانی کی حرکت سے پرے تب وہ مجھ کو پہنچ جاتا ہے۔

تمہید۔ ۲۰

انسان آپ کو کس طرح پہنچ سکتا ہے۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ॥
जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥ २० ॥

(۲۰) دیہہ کے پیدا کرنے والے گنوں کو چھوڑ کر پیدا ہونے اور مرنے اور بڑھاپے کے دکھوں سے چھوٹا ہوا مکت ہوا ہوا امرت کو بھوگتا ہے۔

تمہید۔ ۲۱

جب ارجن نے یہ سنا کہ گنوں سے چھوٹا ہوا جیتا ہی امرت ہو جاتا ہے۔ تب اُس نے گنوں سے رہت کے لکھشن (صفات) پوچھے۔ اور اچار پوچھا۔ اور یہ پوچھا کہ گنوں سے رہائی کیونکہ ہوتی ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک

अर्जुन उवाच ॥ कैर्लिङ्गैस्त्रीन् गुणानेतानतीतो भवति प्रभो ॥ किमाचारः कथं चैतांस्त्रीन् गुणानतिवर्तते ॥२१॥

(۲۱) اے پربھو گنوں سے رہت کے لکھشن کیا ہیں۔ آچار کیا ہیں۔ اور ان سے کیونکر چھوٹ جاتا ہے۔

تمہید ۔ ۲۲

دوسرے ادھیاے میں بھی یہ سوال کئے گئے ہیں۔ مگر وہاں وہ سوال اور اُن کے جواب اور طریقہ پر ہیں۔ اور یہاں اور طریقہ پر۔ گنوں سے چھوٹے ہوئے کے لکھشنوں پر ذیل کے پانچ شلوک۔

श्रीभगवानुवाच ॥ प्रकाशं च प्रवृत्तिं च मोहमेव च पांडव ॥
न द्वेष्टि संप्रवृत्तानि न निवृत्तानि कांक्षति ॥ २२ ॥

(۲۲) شری بھگوان نے کہا اے پانڈو کے بیٹے جو پرکاش اور پرورتی اور موہ تینوں کے آنے پر نہ کسی سے نفرت کرتا ہے اور نہ اُن کے ناش ہونے پر اُن کی خواہش کرتا ہے وہ گناتیت ہے۔

شرح ۔ پرکاش جو کہ ستوگن کا فعل ہے۔ اور پرورتی رجوگن کا اور موہ تموگن کا جواِن کے ہونے میں نہ کسی تکلیف دینی والی چیز سے نفرت کرتا ہے۔ اور نہ اُس آرام دینے والی کی خواہش جو ناش ہو جاتی ہے۔ یعنے نہ کسی سے الفت اور نہ نفرت وہ گناتیت ہے۔ مگر ان صفات کا علم سوائے اُس کے جس میں ہوتی ہیں اور کسی کو نہیں ہوتا۔ کیونکہ راگ اور دویکش یعنے الفت و نفرت کے نہ ہونے کا دوسرے کو علم نہیں ہو سکتا۔

تمہید ۔ ۲۳

گناتیت (گنوں سے رہت) کے لکھشنوں کا بیان

उदासीनवदासीनो गुणैर्यो न विचाल्यते ॥
गुणा वर्तंत इत्येव योऽवतिष्ठति नेंगते ॥ २३ ॥

(۲۳) جو اس طرح استھت ہے۔ جیسے اوداسین اور گنوں سے چلائمان نہیں ہوتا اور یہ جانتا ہے کہ میں کچھ نہیں کرتا گن ہی سب کچھ کرتے ہیں وہ گناتیت ہے۔

شرح - گیانی اپنی آتما میں استھت رہتا ہے - اس وجہ سے سُکھ دکھ دینے والے گنوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا - گویا اس طرح رہتا ہے - جیسے اوداسین یعنے نہ کسی سے دوستی نہ دشمنی - اور گنوں سے چلائمان نہیں ہوتا - یعنے کوئی گن اُس کو آتما سے ہٹا نہیں سکتا - اور یہ سمجھتا ہے کہ گُن ہی سب کچھ کرتے کراتے ہیں - یعنے گن ہی جسم اور حواس ہو جاتے ہیں - اور گن ہی محسوسات (وشے) اور میں کچھ نہیں کرتا یعنے میں فقط سورج کی طرح اُن کا روشن کرنے والا ہوں اور مانند خواب دیکھنے والے کے جس کا خواب کی چیزوں سے تعلق نہیں ہوتا بیتعلق ہوں - یہ سنسار مایا روپ جڑھ ہے - اور میں نہ بدلنے والا خود بخود روشن ست بیترود دوئی سے پرے - اس یقین سے آتما میں قائم رہنے والا خود کچھ نہ کرنے والا گنتیت ہے -

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकांचनः ॥
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिंदात्मसंस्तुतिः ॥ २४ ॥

(۲۴) جس کو سُکھ اور دُکھ برابر ہیں - اور اپنے آپ میں قائم رہتا ہے - اور کنکر پتھر سونا کو یکساں جانتا ہے - اور دوست دشمن کو برابر سمجھتا ہے - اور بردبار رہے - اور تعریف اور برائی میں یکساں رہے - وہ گناتیت ہے -

شرح - جس کو سُکھ اور دُکھ برابر ہیں - یعنے نہ کسی سے الفت نہ نفرت دونوں انتھ کرن کے افعال اور جھوٹے - اور اپنے آپ میں قائم رہتا ہے - یعنے سوائے اپنے غیر کچھ نہیں دیکھتا - اور کنکر پتھر سونا کو یکساں جانتا ہے - یعنے نہ کچھ کسی سے لیتا ہے - اور نہ دیتا ہے - اور دوست دشمن کو برابر سمجھتا ہے - یعنے نہ دوست کو سُکھ دینے والا اور نہ دشمن کو دُکھ دینے والا دونوں سے علیحدہ - اور بُردبار ہے یعنے قائم مزاج ہے - اور تعریف اور بُرائی میں یکساں رہتا ہے - وہ گناتیت ہے -

نوٹ - دوسرے ادھیائے میں جو ذکر استھت پرگیہ (قائم عقل) کا ہے اور بارھویں ادھیائے میں بھگوت بھگت کا اور اس چودھویں میں گناتیت کا یہ سب متعلق جیون مکت کے ہے +

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ॥
सर्वारंभपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥ २५ ॥

(۲۵) جو عزّت اور بے عزّتی کو اور دوست اور دشمن کو برابر جانتا ہے۔ اور سب پھل کا تیاگی ہے وہ گناتیت ہے۔

شرح۔ عزت اور بے عزتی میں اور تعریف اور بُرائی میں یہ فرق ہے کہ عزّت اور بے عزتی زبان سے بھی کی جاتی ہے۔ اور جسمانی حرکات سے بھی اور من سے بھی۔ اور تعریف اور بُرائی فقط زبان سے۔ اِس طرح جو عزت پانے سے خوش نہیں ہوتا اور بے عزتی سے دُکھی نہیں ہوتا۔ اور دوست دشمن کو برابر جانتا ہے یعنے نہ دوست کی طرفداری کرتا ہے۔ اور نہ دشمن سے عداوت یا یہ کہ دونوں سے نہ الفت کرتا ہے۔ اور نہ نفرت۔ اور سب پھل کا تیاگی ہے۔ یعنے سوائے اُن کاموں کے جو جسم کی حفاظت کے لئے درکار ہیں۔ باقی سب چھوڑ دیتا ہے۔ وہ گناتیت ہے یعنے گنوں سے چھوٹا ہُوا۔ گیان ہونے سے پیشتر یہ سب لکھشن گیان کے ادھکاری کو کوشش سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور جیون مکت کو سبھاوک ہی۔

تمہید۔ ۲۶
گنوں سے چھوٹنے کا طریقہ۔

मां च योऽव्यभिचारेण भक्तियोगेन सेवते ॥
सगुणान् समतीत्यैतान् ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ २६ ॥

(۲۶) جو مجھ کو اننّ بھکتی یوگ سے بھجتے ہیں وہ اُن گنوں سے چھوٹ کر برہم روپ ہوجاتے ہیں۔

شرح۔ انّن بھکتی یوگ اس پرم پریم بھکتی سے مراد ہے جس کو بارھویں ادھیاے میں بیان کیا گیا ہے۔ اور کسی طرف نہ جانے والے من کی بھگتی سے جو مجھ نارائین سب بھوتوں کے انتریامی مایا سے کھشیترا اور کھشیتر گیہ ہوئے ہوئے پرمانند بھگوان باسدیو کو بھجتے ہیں۔ وہ گنوں سے چھوٹ کر برھم روپ ہوجاتے

ہیں۔ یعنے یہ جانکر کہ برھم ادوتی ہے۔ گنوں سے پرے ہے۔ گن جھنبا ہیں۔ برھم روپی موکھش پالیتے ہیں۔ اس سے ثابت ہے کہ ایشور کے دھیان سے گنوں سے رہائی ہوتی ہے۔

تمہید۔ ۲۷

کس سبب سے ایشور کے دھیان سے گنوں سے رہائی ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

ब्रह्मणो हि प्रतिष्ठाहममृतस्याव्ययस्य च ॥
शाश्वतस्य च धर्मस्य सुखस्यैकान्तिकस्य च ॥ २७ ॥

(۲۷) میں ہی نہ بدلنے والے برھم کا آسرا ہوں۔ اور ہمیشہ کے دھرم اور سکھ کا بھی۔

شرح۔ برھم یہاں مایا سبل ایشور سے مراد ہے۔ جس سے دنیا کا ظہور قیام اور لئے ہوتا ہے میں ہی اس برھم کا آسرا ہوں۔ یعنے بغیر کسی قسم کے کلپنا اور مایا اودیا دی کے ست چیت آنند روپ تت پد کا لکھش باسدیو ہوں۔ جو مجھ کو اس طرح جانکر میری ادپاشنا کرتا ہے۔ وہ موکھش ہوجاتا ہے اور نیز میں ہی ہمیشہ رہنے والے دھرم اور سکھ کا آسرا ہوں۔ یعنے سکھ روپ ہوں۔ اُس سکھ اور گیان کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔

بھاؤ ارتھ

میں برھم کا اصلی روپ ہوں۔ میرا بھگت سنسار سے موکھش ہوجاتا ہے اس پر بحوالہ شری مدبھاگوت دسم سکندھ کے بھگوان کرشن چندر کی تعریف میں برھما جی کا قول۔ شلوک ارتھ

مہاراج میں آپ کو وہی برھم دیکھتا ہوں۔ جو سارے ایک اور سب کا اپنا آپ پُرش اور پورانا اور ست اور اننت اور خود بخود روشن اور سب کا شروع اور ہمیشہ اور اکھشر اور سُکھ سروپ اور نرنجن اور پُورن اور ادوتی اور بغیر کسی قسم کی اوپادھی کے امرت روپ ہے۔

چونکہ یہ وچن شری بھگوان کے روبرو کہا گیا ہے۔ اس لئے اِس میں اعتراض

ہو سکتا ہے۔ کہ یہ تعریف کے طور پر ہے۔ مگر ذیل کے سکھ دیو جی کے وچن سے یہ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ جو اُس وقت کے بعد کا کہا ہوا ہے۔ سکھ دیو جی کا قول

شلوک ارتھ

ہر ایک چیز کے اندر جو طاقت دیکھی جاتی ہے۔ اُس کا اصلی روپ سری کرشن ہے۔ اِس لئے کسی شے کو بھی سری کرشن سے الگ کہنے کی گنجایش نہیں۔

اِس وچن کی شرح

دنیا میں ایک شے خواہ وہ کسی کا کارن (فاعل) ہے۔ خواہ کاریہ (فعل) مایا سبل برھم سے جدا نہیں ہے۔ کیونکہ اُسی سے سب کا ظہور ہوتا ہے اور اُسی میں سب کا قیام۔ اور مایا سبل کا اصلی روپ نرگن سری کرشن ہے۔ پس کاریہ یعنے فعل کوئی ہو اپنے فاعل سے الگ نہیں ہوتا۔ اور نیز یہ کہ اودپادہی والا یعنے کسی علامت سے موصوف غیر اودپادہی والے میں فرضی ہوتا ہے اور فرضی چیز جس میں فرضی ہوتی ہے۔ اُس سے غیر نہیں ہوتی ہے اِس دلیل سے بھی سری کرشن ہی ہر ایک فرضی چیز کا آشرا ہے۔ اور ست سروپ برھم ہے۔ پس کسی شے کو بھی سری کرشن سے الگ کہنے کی گنجائش نہیں اور سری بھگوان نے خود بھی یہی کہ دیا ہے کہ میں مایا سبل ہی سب کا آشرا ہوں شلوک ۲۷ کا دوسرا ارتھ۔

تمہید ۔ ۲۷

ارجن نے کہا مہاراج آپ کا یہ فرمانا۔ کہ میرے بھگت میرا روپ ہو جاتے ہیں۔ درست ہے۔ مگر یہ کہ میرے بھگت برھم کو پاتے ہیں۔ اِس کا کیا مطلب۔ کیا برھم۔ آپ سے غیر ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

(۲۷) میں ہی شدھ برھم پرماتما ہوں۔ سوائے میرے اور

کوئی برھم نہیں ہے نہ مجھ میں کبھی تبدیلی ہوتی ہے۔میں ہی امرت روپی موکھش ہوں۔اور میں ہی موکھش کے دینے والا گیان ہوں۔مجھ کو پانا ہی موکھش ہے۔مجھ سے الگ کچھ نہیں ہے۔اِس لئے یہ وچن قابل اعتراض نہیں ہے کہ میرا بھگت برھم روپ ہو جاتا ہے۔یہ بالکل درست کہا گیا ہے۔ مدہو سودن سوامی کے شلوک کا ارتھ

میں اُس پرماتما کو نمسکار کرتا ہوں۔جو انسانی شکل میں ظاہر ہے اور خوبصورتی کا لُب لباب ہے۔اور روشن ہے اور نند کا بیٹا ہے اور نمسکار سے ہی بندھن دور کر دیتا ہے۔

ات سری مدہو سودن سرسوتی کرت شری بھگوت گیتا گوڑارتھ دیپکا کا گناتیت یوگ نام چودھواں ادھیاے سماپت ہوا

ॐ तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां

योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुन संवादे गुणत्रयविभागयोगो

नाम चतुर्दशोऽध्यायः ॥ १४ ॥

اوم

تت ست

اُدھیائے پندرھواں

چودھویں ادھیائے میں شری بھگوان کے قول کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ گنوں سے سنسار بندھن ہوتا ہے۔ اور میری نہ ہٹنے والی بھگتی یوگ سے میرا بھجن کر کر اُن سے چھوٹ کر برھم روپ ہو جاتا ہے۔

اس میں ارجن نے یہ سوال کیا کہ مہاراج آپ کی بھگتی سے برھم روپ ہونا کیسے۔ کیا آپ برھم سے الگ ہیں۔

اس پر شری مہاراج نے شلوک نمبر ۲۷ میں اس کا یہ جواب دیا کہ میں ہی سگن برھم کا آشرا ہوں۔ اور میں ہی نہ بدلنے والا امرت روپی موکھش ہوں۔ یہ جواب مختصر سوتر روپ ہے۔ اس لئے اس کو مفصل کہنے کے لئے پندرھویں ادھیائے کا آرنبھ

مدعا اس بیان کا یہ ہے کہ منش کسی طرح میرے اصلی روپ کو جانکر پریم سے میرا بھجن کر کر گنوں سے چھوٹ جائے اور میرا روپ ہو جائے۔

ارجن اس بات کو سُن کر کہ شری مہاراج آپ کو سگن برھم کا آشرا بتاتے ہیں اور میں اُن کو اپنی طرح منش دیکھتا ہوں شُبہ تو ہوا۔ مگر اُس نے خود کچھ دریافت نہ کیا۔ بھگوان انتریامی نے بھی جان لیا کہ ارجن کو شُبہ تو ہے۔ مگر پوچھتا کچھ نہیں۔ اس لئے اُس کے بغیر دریافت کئے ہی اس ادھیائے میں شری بھگوان نے اس کا بیان شروع کر دیا۔

نیچے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایشور کا گیان اُن کو ہو سکتا ہے۔ جو سنسار سے

ورکت ہیں۔ یعنے بے تعلق۔ اَور کسی کو نہیں۔ اِس لئے اِس سنسار سے ویراگ (بے تعلق) کرانے اور گنوں سے چھوڑانے کے لئے اِس سنسار کو درخت کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔ شری بھگوان نے کہا۔

श्रीभगवानुवाच ॥ ऊर्ध्वमूलमधः शाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् । छंदांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद स वेदवित् ॥ १ ॥

(۱) اِس سنسار درخت کی اُوپر کو جڑھ اور نیچے کو شاخیں ہیں ایک روز تک بھی اِس کے رہنے کا بھروسہ نہیں نہ ناش ہی ہوتا ہے۔ وید اِس کے پتے ہیں۔ جو اِس کو جانتا ہے وہی وید کو جانتا ہے۔

شرح۔ یہ سنسار درخت روپ ہے۔ جڑھ اِس کی اوپر کو ہے۔ یعنے ست چت آنند روپ برھم اِس کی اوپر کی جڑھ ہے۔ یا جو اِس فرضی دنیا کا سہارا اِس کے ناش ہونے پر نہ ناش ہونے والا مایا کے سبب اِس کا کارن (فاعل) ہے۔ وہ اِس کی اوپر کی جڑھ ہے۔ اور اِس کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اَور ہرن گربھ وغیرہ اِس کی نیچے کی شاخیں ہیں۔ ایک روز تک بھی اِس کے رہنے کا بھروسہ نہیں۔ یعنے اِس کا قیام کچھ نہیں۔ اَور ناش بھی نہیں ہوتا۔ یعنے دور تسلسل سے ختم نہیں ہوتا۔ یا یہ کہ جب تک آتم گیان نہیں ہوتا۔ تب تک ناش نہیں ہوتا۔ سنسار درخت کی تعریف میں کٹھولی اوپنشد کا پرمان۔

شرتی کا ارتھ

اِس سنسار درخت کی اوپر کو جڑھ ہے اَور نیچے کو شاخیں اَور سناتن ہے۔ اَور قائم نہیں رہتا ہے۔

شرتی میں سناتن پد اور شلوک میں نہ ناش ہونے والا پد دونوں ایک ہی ہیں۔ سنسار درخت کے متعلق سمرتی پرمان۔

سوترارتھ

اِس سنسار درخت کا مول اویکت ہے اَور بدھی ڈالہ اَور

اندریاں سوراخ اور مہا بھوت پتلی شاخیں اور محسوسات (وشے) پتے اور پن پاپ پھول اور سکھ دُکھ پھل ہیں۔ یہ درخت برھم میں سناتن ہے اور اوئیکت برھم کی طاقت سے ہی قائم ہے۔ سب جاندار اسی کا پھل کھاتے ہیں۔ مگر یہ درخت برھم کی ذات میں نہیں۔ برھم صرف اس کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنے اس کا ساکھشی ہے اُتم گیان اس درخت کو کاٹنے کا ہتیار ہے۔ اس سے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کر اواگون (تناسخ) سے نجات ہوتی اور آتم گتی ملتی ہے۔

سمرتی کی شرح - اوئیکت مایا سبل برھم کو کہتے ہیں۔ جس سے سارا سنسار پھیلتا ہے۔ جس طرح بڑے ڈالہ سے چھوٹی چھوٹی شاخیں نکلتی ہیں۔ اُسی طرح بدھی اس کا بڑا ڈالہ ہے۔ اور بدھی کی برتیاں چھوٹی چھوٹی شاخیں اور اندریاں سوراخ اور مہا بھوت یعنے پرتھوی سے اکاش تک یہ بھی اُسی کی شاخیں ہیں۔ جتنے جاندار ہیں سب اُسی درخت کا پھل کھاتے ہیں۔ یہ درخت برھم کے سہارے رہتا ہے۔ اُتم گیان سے ناش ہو جاتا ہے۔ سناتن ہے۔ برھم روپی جیو کا بھوگ ہے۔ یعنے استعمال میں آتا ہے۔ برھم اُس کا ساکھشی ہے، یعنے ظاہر کرنے والا۔ اس لئے اس پر کسی پُن پاپ کا اثر نہیں ہوتا۔ اور میں برھم ہوں۔ یہ آتما کا گیان اس درخت کے کاٹنے کا ہتیار ہے۔ اس سے اس کو کاٹ کر پھر جنم نہیں ہوتا۔

سوال - اُلٹا درخت کہاں ہوتا ہے۔ جس کی مثال دی گئی ہے۔

جواب - دریا کے کنارے پانی میں گرا ہوا۔ وید اس کے پتے ہیں وید کرم کانڈ سے مراد ہے۔ جو مانند درخت کے حفاظت کرتا ہے۔ اور آتما کے گیان کا مانع ہے۔ جو شخص اس درخت کو جانتا ہے۔ وہی ویدوں کے معنے جانتا ہے۔ اس درخت کا گیان یہ ہے کہ برھم اس کا مول ہے۔ ہرن گربھ وغیرہ جیو اس کی شاخیں ہیں۔ ناش ہو جاتا ہے۔ پرواہ (سلسلہ) سے انادی

ویدوکت کرموں سے پرورش پاتا ہے برھم گیان سے کاٹا جاتا ہے۔ یہ سلئے ویدکار تھہ ہے

تمہید ۔ ۲

سنسار درخت کا دوسرا ظہور

(۲) اوپر اور نیچے اُس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ گن اس کو بڑھاتے ہیں۔ اور وشے اس کے پتے ہیں اور کرموں کی باسنا اُس کے نیچے کی جڑھیں ہیں۔

अधश्चोर्ध्वं प्रसृतास्तस्य शाखा गुणप्रवृद्धा विषयप्रवालाः

अधश्च मूलान्यनुसंततानि कर्मानुबन्धीनि मनुष्यलोके

॥ २ ॥

شرح ۔ اوپر کی شاخیں دیوتا وغیرہ یونیاں ہیں۔ جو ست لوک تک ہیں اور نیچے کی تمام جیوان وغیرہ جو نرک لوک تک ہیں۔ گن اس درخت کو بڑھاتے ہیں۔ یعنے ست رج تم ہی جسم حواس محسوسات ہو کر اس کو بڑھاتے اور پھیلاتے ہیں۔ جیسا کہ پانی درخت کو اور محسوسات پتے ہیں۔ اور کرموں کی باسنا اس کی نیچے کی جڑ ہیں۔ یعنے راگ دویش (دوستی دشمنی) جن سے اچھے بُرے کام ہوتے ہیں۔ اُس کی چھوٹی جڑھیں ہیں اور برھم بڑی جڑھ یہ تمام شاخیں منش لوک کے اندر پھیلی ہوئی ہیں۔ کیونکہ سوائے اِس لوک کے اور کسی لوک میں کرموں کا ادھکار نہیں ہے۔ اور اِس قسم کے خیالات کہ میں برہمن ہوں کھشیتری ہوں کرم کا ادھکاری ہوں۔ باسنا ہے

تمہید ۔ ۳

سنسار درخت کی شرح

(۳) اِس سنسار درخت کی کچھ شکل معلوم نہیں ہوتی نہ اِس کے شروع کا پتہ لگتا ہے نہ اخیر کا نہ درمیان کا۔ اس لئے اس بہت مظبوط جڑھوں سے پھیلے ہوئے درخت کو ویراگ کے ہتیار سے کاٹ ۔

न रूपमस्येह तथोपलभ्यते नान्तो न चादिर्न च संप्रतिष्ठा । अश्वत्थमेनं सुविरूढमूलमसंगशस्त्रेण दृढेन छित्त्वा ॥ ३ ॥

شرح - بے وقوف اِس سنسار درخت کو جس کی جڑ ہوں شاخوں پتوں کا بیان کیا گیا ہے - کچھ نہیں جانتے - وجہ اِس کی یہ ہے کہ یہ مانند خواب اور گندھرپ نگر اور مرستھل (ریگستان) کے پانی کے جھوٹا ہے اور دیکھتے دیکھتے ناش ہو جاتا ہے - نہ اِس کے شروع کا پتہ لگتا ہے - اور نہ اخیر کا اور نہ درمیان کا - اِس لئے اِس سنسار درخت کو جو تکلیف کا دینے اور مشکل سے کاٹا جانے والا ہے ویراگ کے ہتیار سے کاٹ ویراگ و ہس بیٹیا وغیرہ کی بے تعلقی سے مراد ہے ؞

تمہید - ۴

جب ایسا ہو جاوے اور گورو کی خدمت میں چلا جائے -

(۴) پھر وہ راستہ اختیار کرنا چاہئے - جہاں سے پھر نہیں لوٹتے - اور اُس آدی پرش کو پراپت ہونا چاہئے جس سے پیدائش عالم ہوئی ہے

ततः पदं तत्परिमार्गितव्यं यस्मिन् गता न निवर्तंति भूयः। तमेव चाद्यं पुरुषं प्रपद्ये यतः प्रवृत्तिः प्रसृता पुराणी ॥ ४ ॥

شرح - وہ راستہ مراد پرماتم پد سے ہے جو ویدانت شاستر کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے - اور اُس سے پیدائش عالم کا ہونا اِس مانند ہے جیسا کہ مداری سے ہاتھی وغیرہ - اِس پرماتم پد کے متعلق شرتی پرمان -

شرتی ارتھ

پرماتم پد ڈھونڈنے کے قابل ہے - اور جاننے کے قابل ہے

تمہید - ۵

اندرونی سادھنوں کا جن سے پرماتم پد (مقام) ملتا ہے - بیان -

(۵) جو مان اور موہ نہیں رکھتے - سنگ دوش کو جیت لیا ہے آتما میں قائم رہتے ہیں - خواہشوں سے الگ ہیں - جو سکھ دکھ دوندوں سے چھوٹ گئے ہیں - سو وہ اس نہ ناش ہونے والے مقام کو پاتے ہیں -

निर्मानमोहा जितसङ्गदोषा अध्यात्मनित्या विनि-
वृत्तकामाः । द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञैर्गच्छन्त्यमूढाः
पदमव्ययं तत् ॥ ५ ॥

شرح - مان اور موہ نہ کرنے والے۔ یعنے دوست کے پیار اور دشمن کے سنگ دوش کو جیتے ہوئے۔ یعنے دوست کے پیار اور دشمن کے بیر بھاؤ (خصومت) سے بچے ہوئے آتما میں قائم رہنے والے یعنے آتم بچار میں لگے ہوئے خواہشوں سے رہت۔ یعنے بیکی ویراگی وشیوں (محسوسات) کو نہ چاہنے والے۔

سکھ دکھ دوندوں سے چھوٹے ہوئے یعنے سردی گرمی کے سکھ دکھ کو سہانے والے۔ اس مقام کو پہنچ جاتے ہیں۔ جس کو ناش نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ویدانت شاستر سے ٹھیک اصلی گیان ہو کر اگیان ناش ہو جاتا ہے۔ تب وہ مقام مل جاتا ہے۔ جو ناش رہت ہے۔

تمہید - ۶

پانے لائق مقام کا ورنن

न तद्भासयते सूर्यो न शशांको न पावकः ।
यद्गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥ ६ ॥

(۶) نہ وہاں سورج کی روشنی ہے۔ نہ چاند کی نہ آگ کی۔ جہاں جاکر کوئی واپس نہیں آتا۔ وہ میرا پرم دھام ہے

شرح - پرم دھام کی یہ تعریف ہے کہ اُس میں نہ سورج کی روشنی کام آتی ہے۔ نہ چاند کی نہ آگ کی۔ وہ مقام خود بخود روشن ہے۔ جڑھ جونیوں کا پرکاشک ہے۔ کوئی۔ جیوتی نہیں۔ جو اُس کو روشن کر سکے۔ جو وہاں جاتا ہے۔ واپس نہیں آتا۔ اس کے خود بخود روشن ہونے میں شرتی کا قول۔ قول۔ ارتھ

برہم میں آگ۔ سورج۔ چاند۔ تارے۔ بجلی کسی کی روشنی کام نہیں آتی۔ سب اُسی سے روشن ہو کر اوروں کو روشن کرتے ہیں۔

یہاں اِس شلوک میں دو اعتراض ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ کیا وہ مقام جہاں جاکر واپسی نہیں ہوتی۔ کسی نے جانا بھی ہے۔ اگر جانا ہے تو ایک وہ مقام اور دوسرا اُس کے جاننے والا دو پائے جاتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ اگر جانا نہیں تو وہ ہے ہی نہیں۔ پہلے اعتراض کا یہ جواب ہے کہ وہ سورج وغیرہ کو روشن کرتا ہے۔ اور نیز یہ قول بھی ہے کہ سورج وغیرہ میں جو تیج ہے۔ وہ میرا تیج ہے۔ گویا کہ یہ اُس کا جاننا ہے۔ مگر اس جاننے میں وہ اور جاننے والا دو ثابت نہیں ہوتے اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہے کہ وہ سورج وغیرہ کی روشنی سے تو جانا نہیں جاتا۔ مگر خود بخود روشن ہے یعنے سورج وغیرہ کے نہ جاننے سے اس کی ہستی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اس طرح شری بھگوان نے جو معنے شرتی کے ہیں۔ وہ شلوک میں بیان کر دیئے ہیں۔

تمہید ۷ سے ۱۱ تک

ایشور کے دھام کو جانا اور وہاں سے واپس نہ آنا یہ وچن قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ جہاں جانا پڑتا ہے۔ وہاں سے واپس بھی آنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ سورگ میں جانے والا سورگ سے واپس آجاتا ہے۔ اور اگر آنا نہیں تو جانا بھی غلط ہے۔ اور نیز اس لحاظ سے بھی انسان کی واپسی لازمی ہے کہ پیدائش عالم میں کوئی جگہ جاودانی نہیں ہے۔ جو جو مقام ہے سب فانی ہے۔ اور نیز اِس اصول کے مطابق بھی کہ جو اوپر چڑھتا ہے وہ نیچے گر جاتا ہے۔ جس کا سنجوگ ہوتا ہے۔ اس کا وجوگ ہو جاتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے وہ مر جاتا ہے۔ آپ کا دھام بھی فانی ہی ہے۔ اِس لئے جو وہاں جاتے ہیں۔ سب واپس آجاتے ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ واپسی اُن مقامات سے ہوتی ہے جو انا تما ہیں یعنے آتما سے غیر ہیں۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ بوقت سکھوپتی کے انسان ہمیشہ آتما کو پہنچکر واپس آتا ہے یعنے پھر جاگ اٹھتا ہے۔ اس پر شرتی پرمان ہے۔

شرتی ارتھ

اودالک نے سویت کیتو سے کہا اے عزیز جب سکھوپتی آتی ہے۔ سب برہم روپ ہو جاتے ہیں۔

گویا ثابت ہے کہ انسان آتما کو پہنچکر بھی واپس ہو جاتا ہے اگر واپس نہ
ہوتا تو سکھوپتی کی حالت سے ہی موکش ہو جاتا۔ اور پھر نہ جاگتا۔ اس لئے یہ ماننا کہ انسان
جاتا تو ہے۔ مگر واپس نہیں آتا غلطی ہے۔

جواب۔ برہم کا پانا اس قسم کا نہیں ہے۔ جو جیو برہم کو پاتا ہے وہ برہم کا روپ ہی
ہے۔ فقط اُس سے اگیان کا ہٹ جانا ہی برہم کی پراپتی ہے اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ
جیو برہم تو نہیں مگر اس کا عکس ہے۔ جیسا کہ پانی میں سورج کا تو بھی اُس کی واپسی
کا اعتراض نہیں۔ کیونکہ جیسے پانی کے خشک ہو جانے سے سورج کا عکس سورج
سے مل جاتا ہے۔ ویسے ہی جیو برہم سے مل جاتا ہے۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ جیو برہم
کا حصہ ہی ہے۔ جیسا کہ گھڑے کا آکاش مہا آکاش کا۔ تو بھی واپسی کا اعتراض نہیں
آتا۔ کیونکہ جیسے گھڑا کے ٹوٹ جانے سے گھڑے کا آکاش آکاش سے
مل جاتا ہے۔ اسی طرح بدھی میں جو چیتن ہے۔ وہ بدھی کے ناش
ہونے پر چیتن برہم سے مل جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ برہم کی جدائیگی کا وہم بُدھی کے
نہ ناش ہونے تک ہے اور یہ کہ سُکھوپتی میں آتما سے مل کر واپس آجاتا ہے۔
اس کا یہ جواب ہے کہ اس وقت انتھ کرن یعنے جیو کے سوکھشم جسم کا ناش نہیں
ہوتا۔ بوجہ سنسکار کرم اور باسناؤں کے اپنے کارن (فاعل) اگیان میں غائب ہوا ہوا
پھر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر اگیان ناش ہو جائے۔ پھر انتھ کرن وغیرہ اوپادھیان
کا بھی ناش ہو جائے۔ اگیان ناش گیان سے ہوتا ہے۔ اور گیان مہاواکون سے
ہوتا ہے۔ اگیان یہ ہے کہ میں برہم نہیں ہوں۔ اور گیان یہ ہے کہ میں برہم ہوں
اس طرح جب گیان سے اگیان ناش ہوتا ہے۔ تب ہی جیو مجھ کو پہنچ جاتا ہے۔ اور
پھر واپس نہیں آتا۔ کیونکہ اگیان پیدا ہوا ہوا نہیں ہے۔ انادی ہے۔ انادی
چیز ایک دفعہ ناش ہو کر پھر پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ اس سے اُس کا کاریہ یعنے
تناسخ وغیرہ ہی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہے کہ جیو کا اصلی روپ برہم ہے
اسی بہ ذیل کے شلوکوں میں کہا جائیگا۔ یعنے آدھے شلوک میں یہ کہ جیو برہم روپ
ہے اور اگیان نہ رہنے سے برہم کو پہنچ کر پھر واپس نہیں آتا۔ اور باقی آدھے میں یہ کہ
بوقت سُکھوپتی کے اگیان میں سارے جگت کے سنسکار جمع رہتے ہیں اُن سے پھر

جگت ہو جاتا ہے۔ اور اُس سے آگے یہ کہ جیو کا سنسار سے در اصل کوئی تعلق نہیں فقط مایا کے سبب تعلق دیکھا جاتا ہے اور عقل کی کمی سے جسم کو جدا نہ جانتا ہوا جسم کو آتما مانتا ہے۔ اور اُس سے آگے یہ کہ آتما جسم سے الگ ہے اور پھر اُس سے آگے یہ کہ آتما ہی اندریوں کو اُن کے وشیوں میں لگاتا ہے۔ اور اُس سے آگے یہ کہ آتما اندریوں سے الگ ہے۔ اور اُس کے بعد یہ اعتراض ہے کہ جب آتما جسم سے نکلتا ہے۔ پھر نظر کیوں نہیں آتا۔ اور اُس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ نظر تو آتا ہے مگر بوجہ وشیوں کے انسان کا چت قائم نہیں رہتا۔ اس لئے نظر نہیں آتا۔ گیان کی آنکھوں والے اس کو دیکھتے ہیں بے وقوف نہیں دیکھتے اس پر ذیل کے پانچ شلوک

ममैवांशो जीवलोके जीवभूतः सनातनः ।
मनः षष्ठानींद्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥ ७ ॥

(۷) اِس جیو لوک میں میرا ہی سناتن انش جیو ہو کر پرکرتی میں رہنے والے من سمیت چھ اندریوں کو کھینچ لیتا ہے۔

شرح۔ اگرچہ ایشور نرانش ہے۔ یعنے تقسیم نہیں ہوتا ہے۔ مگر یہ مایا ایسی ہے۔ جس سے وہ منقسم سا ہی انش انش معلوم ہوتا ہے۔ یعنے الگ الگ جیسا کہ پانی کے سبب سورج اور گھڑوں کے سبب آکاش۔ اِس دنیا میں پران روپ اوپادھی سے مل کر یہ جیو روپ انش جھوٹا ہی یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ میں کرتا اور بھوگتا ہوں۔ حقیقت میں یہ سناتن (قدیمی) ہے۔ اور اُپادھی کے یعنے جسم کے فرق کے سبب بھی برہم روپ ہے اور گیان سے اگیان ناش ہونے کے بعد برہم کو پاکر پھر الگ نہیں ہوتا ہے۔

سوال۔ مکتی کی حالت میں برہم سے مل کر پھر اُس کی واپسی کیسے ہوتی ہے۔

جواب۔ جب کرموں کا بحالت خواب اور بیداری کے پھل دینے کا موقعہ آجاتا ہے۔ تو یہ جیو پرکرتی میں غائب ہوئے ہوئے من اور پانچ گیان اندریوں کو وہاں سے اِس طرح نکال لیتا ہے۔ جیسے کچھوا انگوں۔ کو۔

بھاؤارتھ

تاوقتیکہ گیان سے اگیان کا ناش نہ ہو۔ جیو برھم سے مل کر بھی الگ ہو جاتا ہے۔ اور جب اگیان کا ناش ہو جاتا ہے۔ پھر علیحدہ نہیں ہوتا۔

تمہید ۔ ۸

وہ کونسا موقعہ ہے جبکہ جیو من سمیت گیان اندریوں کو پرکرتی سے اصلی نکال لیتا ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

शरीरं यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ।

गृहीत्वैतानि संयाति वायुर्गन्धानिवाशयात् ॥ ८ ॥

(۸) جب یہ ایشور روپ جیو اِس جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں جاتا ہے۔ تب اُن کو اِس طرح ہمراہ لے جاتا ہے جیسے ہوا پھول میں سے خوشبو کو۔

تمہید ۔ ۹

اندریوں کو ہمراہ لے جانے کی غرض اور اُن کے نام

श्रोत्रं चक्षुः स्पर्शनं च रसनं घ्राणमेव च ।

अधिष्ठाय मनश्चायं विषयानुपसेवते ॥ ९ ॥

(۹) شروتر (سامعہ) چکھشو (باصرہ) سپرش (لامسہ) رسنا (ذائقہ) گھران (شامہ) اور من ان اندریوں سے جیو وشیوں کو بھوگتا ہے۔

شرح - ان اندریوں میں کرم اندریان اور پران بھی شامل ہیں۔

تمہید - ۱۰

باوجود اس کے کہ آتما جسم کے اندر بھی ہے۔ اور دیکھنے لائق بھی ہے۔ پر تو بھی عام آدمی اُس کو نہیں دیکھتے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

उत्क्रामंतं स्थितं वापि भुंजानं वा गुणान्वितम् ।

विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥ १० ॥

(۱۰) دیہہ سے نکلتے یا دیہہ میں رہتے یا وشیوں کو بھوگتے ہوئے گنوں سے یُکت کو بے وقوف نہیں دیکھتے۔ گیانی دیکھتے ہیں۔

شرح - دیہہ سے نکلتے یعنے اِس جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم کو جاتے ہوئے اور دیہہ میں رہتے یعنے دوسرے جسم میں جا کر قیام کرتے ہوئے اور وشیوں کو بھوگتے ہوئے یعنے سُنتے چھونے دیکھتے چکھتے سونگھتے ہوئے اور گنوں سے یُکت کو یعنے سُکھ دُکھ اور موہ کرنے والے کو بے وقوف نہیں دیکھتے۔ مطلب یہ کہ اگیانوں کا دل بوجہ خواہش یہاں اور وہاں کی لذات کے بے قرار رہتا ہے۔ اِس لئے ان تمام حرکات میں جو آتما دیکھنے لایق ہے اُس کو نہیں دیکھتے

اِس وجہ سے قابل افسوس ہیں۔ اور گیانی جن کو شاستر کی آنکھیں حاصل ہیں وہ دیکھتے ہیں۔

تمہید۔ ۱۱

گیانی ہی اُس آتما کو دیکھتے ہیں اس پر اور مفصل بیان

यतंतो योगिनश्चैनं पश्यंत्यात्मन्यवस्थितम् ।
यतंतोऽप्यकृतात्मानो नैनं पश्यंत्यचेतसः ॥ ११ ॥

(۱۱)۔ یوگی پرش کوشش سے اُس آتما کو اپنے اندر دیکھ لیتے ہیں۔ مگر جو اگیانی ہیں وہ کوشش کرنے پر بھی نہیں دیکھ سکتے۔

شرح۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو آتما اپنے اندر ہی ہے۔ یعنے بُدھی میں جس کا عکس داخل ہے۔ یوگی اُس کو بڑی کوشش سے یعنے دھیان وغیرہ کی قوت سے دیکھ لیتے ہیں۔ مگر جو اگیانی ہیں۔ یعنے جن کا انتہ کرن بلا خواہش کرم نہ کرنے سے ناپاک رہتا ہے۔ وہ اگر کوشش بھی کریں تو بھی اُن کو نہیں دیکھ سکتے۔

تمہید۔ ۱۱

وہ مقام جس کو سورج وغیرہ کی طاقت روشن کرنے کی نہیں ہے۔ اور موکھش چاہنے والوں کو موکھش کا دینے والا ہے۔ اور بسبب اوپادھی جسم کے جیسا کہ مہا آکاش میں گھٹ اکاش ہے۔ جیو ہو کر سنسار کا انبھو کرتا ہے۔ اور سب کا اپنا آپ اور سب کا آشرا ہے۔ اس کا چار شلوکوں میں مفصل بیان اور مختصراً اُس کی وھرتی کا بھی۔

यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम् ।
यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥ १२ ॥

(۱۲) جو سورج کا تیج سب جگت کو روشن کرتا ہے - اور چاند اور آگ کا ہے - اُس کو میرا تیج جان -

شرح - ایک شرتی کے جو ذیل میں بیان کی گئی ہے - آدھے معنے پہلے بیان کئے گئے ہیں - اور آدھے اِس شلوک میں

شرتی ارتھ

برھم میں آگ کی روشنی تو کیا - سورج چاند - تارے - بجلی
کسی کی روشنی کام نہیں آتی - یہ سب اُسی روشنی سے
روشن ہوتے اور دوسروں کو روشن کرتے ہیں -

بھگوان کرشن چندر فرماتے ہیں جو تیج سورج - چاند - اور آگ میں ہے - وہ میرا تیج ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ سری بھگوان کا تیج تو تمام چراچر سنسار میں مساوی ہے - مگر جہاں جہاں ستوگن کی زیادتی ہے وہاں وہ تیج زیادہ روشن ہے جیسا کہ مُونہہ کا عکس شیشہ میں پڑتا ہے - اور دیوار اور پتھر وغیرہ میں نہیں پڑتا اور جس طرح الگ الگ قسم کے شیشہ میں الگ الگ طرح کا عکس پڑتا ہے اُسی طرح سورج چاند اور آگ میں فرق ہے - یہ سب میرا تیج ہے -

गामाविश्य च भूतानि धारयाम्यहमोजसा ॥
पुष्णामि चौषधीः सर्वाः सोमो भूत्वा रसात्मकः ॥१३॥

(۱۳) پرتھوی میں داخل ہو کر اپنی طاقت سے جیوں کو دھارن کر رہا ہوں - اور رس روپ چاند ہو کر سب اوشدیوں کو پکاتا ہوں -

شرح - پرتھوی میں میں اُس کا دیوتا ہو کر داخل ہوں - اور اُس کو اپنی قوت سے ٹھرائے ہوئے یعنے اس ریت کی مٹی کو مظبوط کئے ہوئے تمام چراچر سنسار

کو دھارن کر رہا ہوں۔ ورنہ یہ پرتھوی ریت کی طرح پھسل جاتی۔ یا پانی میں ڈوب جاتی۔ اِس پر وید منتروں کا پرمان ۔ منتر

(۱) جو پرماتما اونچے سورگ کا اور سخت پرتھوی کا بنانے والا ہے۔

(۲) وہی اِس پرتھوی کو اپنے سہارے قائم رکھتا ہے ۔

اگر اس میں پرکرن (باب) کے لحاظ سے یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ اِن منتروں میں پرماتما کی تعریف بیان نہیں کی گئی۔ بلکہ ہرن گربھ کی تو اُس کا یہ جواب ہے کہ پرماتما ہی ہرن گربھ ہو کر ان سب کاموں کو کر رہا ہے۔ اور اسی طرح چندرماں میں رس روپ ہو کر پرماتما ہی ہر قسم کی دوا یوں کو پکاتا ہے۔

अहं वैश्वानरो भूत्वा प्राणिनां देहमाश्रितः ।
प्राणापानसमायुक्तः पचाम्यन्नं चतुर्विधम् ॥ १४ ॥

(۱۴) اَور میں ہی بیسوانر اگنی ہو کر سب کے جسم میں رہ کر پران اپان سے ملکر چار طرح کے ان کو ہضم کرتا ہوں

شرح ۔ بیسوانر اگنی وہ آگ ہے۔ جس سے غذا ہضم ہوتی ہے۔ اور اُس کا دوسرا نام جٹھرا اگنی بھی ہے۔ اس پر شرتی پرمان ۔

شرتی ارتھ

پرش کے اندر کی آگ کو جو ان پچاتی ہے۔ بیسوانر اگنی کہتے ہیں

بیسوانر ہو کر پران اپان سے مل کر چار طرح کا ان پچاتا ہوں۔ یعنے چبانا چوسنا نکل جانا۔ چاٹنا۔

چبانا یعنے وہ غذا جو دانتوں سے دبا کر کھائی جاتی ہے۔ اَور چوسنا یعنے انار قسم گناہ وغیرہ اَور نگلنا یعنے دال چاول وغیرہ اور چاٹنا یعنے گُڑ اَور نیموں وغیرہ۔ یہ چار طرح کا ان (غلہ) اندر کی آگ سے ہضم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ غذا کے کھانے والی آگ ہے اور غذا جاننے ہے۔ اس طرح سمجھ کر غذا کے کھانے والا انسان غذا کے کھانے سے بری ہے ۔

सर्वस्य चाहं हृदि सन्निविष्टो मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ।
वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहम् ॥१५॥

(۱۵) میں سب کے ہردے میں مقیم ہوں۔ مجھ سے سمرتی گیان اور اُن کا ناش ہوتا ہے۔ اور سب ویدوں میں میں ہی جاننے لائق ہوں۔ اور اوپنشدوں کا کرتا اور ویدوں کا جاننے والا بھی میں ہی ہوں۔

شرح۔ برہما سے لے کر استھاور اساکن تک جو پرانی ہیں۔ میں سب کا آتما ہوں۔ اور سب کی بدھیوں میں مقیم ہوں۔ اس بد شرتی پرمان

شرتی ارتھ

(۱) پرماتما ہی اس جسم میں داخل ہے۔

(۲) وہی جیو اوپ سے جسم میں داخل ہو کر نام و شکل سے دنیا کو بناتا ہے۔

اور مجھ سے ہی سب کی سمرتی ہے۔ یعنے جو سمرتی (یاد) پچھلے جنموں کی یوگیوں کو ہوتی ہے۔ یا جو سمرتی اس جنم کی ہوتی ہے وہ مجھ سے ہی ہوتی ہے اور اسی طرح جو سب کو گیان ہے۔ یعنے بلا لحاظ دور نزدیک کے اور بغیر حواسوں کے تعلق کے جو گیان ہوتا ہے۔ یا گذشتہ یا آئیندہ جنم کا جو گیان ہے۔ یا جو حواسوں سے کسی چیز کا تعلق ہو کر ہوتا ہے۔ وہ مجھ سے ہی ہوتا ہے۔ کسی شے کا بغیر حواسوں کے تعلق کے گیان ہونا یعنے جہاں آنکھ دیکھ نہیں سکتی کان سن نہیں سکتا وغیرہ وغیرہ وہ گیان یوگیوں کے متعلق ہے اور مجھ سے ہی اُن کا ناش ہوتا ہے۔ یعنے جن لوگوں کا چت بوجہ کام کرودھ غم وغیرہ کے ویاکل (بے چین) رہتا ہے۔ اُن کو نہ کسی بات کی سمرتی رہتی ہے۔ اور نہ کوئی گیان ہی۔ یہاں تک ایشور نے اپنے آپ کو جیو روپ میں بیان کیا۔ اور اس سے آگے آدھے شلوک میں برہم روپ کا بیان ہے۔ یعنے یہ کہ سب ویدوں میں میں ہی جاننے کے لائق ہوں۔ مطلب یہ کہ جن منتروں میں اندر وغیرہ

دیوتاؤں کے نام آتے ہیں۔ اُن ناموں سے میرا ہی ذکر ہے۔ اور میں ہی سب کا آتما ہوں۔ اِس پر وید منتر پرمان۔ منتر

(۱) اِندر مِتر ورن اگنی دویہ سوناگرڑ آگ یم بایو یہ سب ایک ایشور کے نام ہیں۔

شرتی ارتھ

(۲) پرماتما ہی تمام دیوتاؤں کا روپ ہے

اور اوپنشدوں کا کرتا بھی میں ہی ہوں۔ یعنے ویدوں کے معنے بیان کرنے والے وید ویاس وغیرہ روپ بھی میں ہی ہوں۔ اور ویدوں کا جاننے والا بھی میں ہی ہوں۔ یعنے کرم اوپاشنا اور گیان تینوں کانڈ اور منتر بھاگ اور براہمن بھاگ روپ جو سارا وید ہے۔ اُس کا جاننے والا بھی میں ہی ہوں۔ پس اِن وجوہات سے سری مہاراج کا یہ فرمانا کہ میں ہی سگن برھم کا آشرا ہوں۔ بالکل درست ہے

تمہید۔ ۱۶

اوپر کا بیان اوپادہی والے آتما کا ہے۔ اور ذیل کے تین شلوکوں میں کھشر اور اکھشر اوپادہوں سے رہت شدہ آتما کا۔ کھشر فعل ہے۔ اور اکھشر فاعل

द्वाविमौ पुरुषौ लोके क्षरश्चाक्षर एव च ॥
क्षरः सर्वाणि भूतानि कूटस्थोऽक्षर उच्यते ॥ १६ ॥

(۱۶) اِس لوک میں دو پرش ہیں۔ کھشر اور اکھشر۔ کھشر سب بھوت ہیں اور اکھشر کو ٹشتہ ہے۔

شرح۔ کھشر اور اکھشر دونوں پرش چیتن برھم کی اوپادھیاں ہیں۔ کھشر وہ حصہ ہے جو ناش ہو جاتا ہے۔ اور اکھشر سے ہوتا ہے۔ یعنے سب مخلوقات اور اکھشر وہ حصہ جو بغیر گیان ناش نہیں ہوتا۔ اور کھشر کا کارن ہے یعنے مایا اور ایشور کی شکتی۔ شری بھگوان نے آدھے شلوک میں اس کا خود ہی ترجمہ کر دیا ہے۔ یعنے کھشر بصورت فعل کے سب مخلوقات ہے۔ اور اکھشر بصورت فاعل کے کوٹشتہ ہے۔ کوٹ کے معنے جھوٹی بات کا چھپانے والا یعنے اندھے

اَور- اَور اوپر سے اَور- یہ کوٹ وینجن مایا ایک ہی نام ہیں- اَور یہی ایشور کی شکتی ہے- اَورن اور وکھشیپ دو اسکی طاقتیں ہیں- آورن بمعنے ڈھانپنا- اَور وکھشیپ بمعنے اَور شکل بن جانا- یہ ادپادھی بصورت فاعل کے سنسار کا وِرکھ روپ ہے- اور اننت ہے- بمعنے بغیر گیان کے اس کا ناش نہیں ہوتا اسی لئے اِس کو اکھشر کہا جاتا ہے- اور کسی کا یہ ارتھ کہا ہوا کہ کھشر جڑھ ماتر ہے- اور اکھشر جیو ہے- غلط ہے- کیونکہ اِس سے آگے شلوک میں کھشتر گیہ روپی جیو کو پرشوتم بیان کیا گیا ہے- پس کھشر اور اکھشر دونوں ہی جڑھ ہیں- اکھشر فاعل ہے- اور کھشر فعل ہے

تمہید- ۱۷

یہ پرش کھشر اَور اکھشر سے الگ نت شُدھ بُدھ مُکت سبھاؤ ہے- اس پر ذیل کا شلوک-

उत्तमः पुरुषस्त्वन्यः परमात्मेत्युदाहृतः ।
यो लोकत्रयमाविश्य बिभर्त्यव्यय ईश्वरः ॥ १७ ॥

(۱۷) اوتم پرش اِن سے الگ ہے پرماتما کہلاتا ہے- اور ایشور ہے- اَور تینوں لوکوں میں داخل ہو کر اُن کو اپنے آشرے رکھتا ہے-

شرح - اوتم پرش اِن دونوں سے علیحدہ اِن کا روشن کرنے والا تیسرا ہے- اَور پرماتما کہلاتا ہے- اِن مئے وغیرہ پانچوں کوشوں سے اوتم ہے اور آنند مئے کوش پکھشی کی پونچھ (دُم) ہے اور ہر ایک پرانی کا آتما ہے- اِس وجہ سے ویدانت شاستر میں اس کا نام پرماتما ہے- اور بھور بھو اسوا تینوں لوکوں میں داخل ہو کر مایا کی قوت سے اُن کو اپنے سہارے رکھتا- اور حیتن ستا دیگر سب کو پالتا ہے- اَور تبدیلیوں سے مبرا ہے اور سب کا منتظم ہے- آتما کے اُوتم پرش ہونے میں شرتی پرمان- ارتھ

آتما اُدتم پرش ہے-

تمہید ۱۸

بھگوان کرشن چندر فرماتے ہیں۔ میں وہ ایشور ہوں جو کھشر اکھشر سے الگ پرشوتم کہلاتا ہے۔ اسی طرح پیچھے یہ بیان کیا گیا ہے کہ میں سگن برہم کا آشرا ہوں۔ اور وہ مقام ہوں۔ جہاں سورج وغیرہ کی روشنی کام نہیں آتی۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

यस्मात्क्षरमतीतोऽहमक्षरादपि चोत्तमः ।

अतोऽस्मि लोके वेदे च प्रथितः पुरुषोत्तमः ॥ १८ ॥

(۱۸) میں کھشر اور اکھشر دونوں سے پرے ہوں۔ اس لئے لوک اور وید میں مجھ کو پرشوتم کہتے ہیں۔

شرح ۔ میں کھشر سے پرے ہوں۔ یعنے ناش ہونے والے مایا سے بنے ہوئے سنسار درخت سے الگ ایشور ہوں اور اکھشر سے یعنی جو مایا روپ سنسار کا بیج ہے کھشر اکھشر دونوں میری اوپادھیاں ہیں۔ لوک اور وید میں مجھ کو پرشوتم کہتے ہیں بعضے ہری نام کے معنے پرشوتم کرتے ہیں۔

سری سدھ سوون سوامی جی کے شلوک کا ارتھ

(۱) کوئی انسان ایسے پرم کرپالو ایشور کی مہمان کو جان نہیں سکتا جو پرشوتم ست چت آنند نارائین روپ ہے۔ اور انسانوں کی طرح چلتا پھرتا اور ایشور نا جنا رہتا ہے۔

(۲) کتنے ہی انسان حواسوں کو روک کر لذات چھوڑ کر سمادھی لگا کر پرماتما کے پانیکی کوشش کرتے ہیں۔ مگر مجھ کو تو نارائین کی اننت اپار مہمان کا امرت روپی رس لے کر اسی میں موکھش حاصل ہے۔

تمہید ۱۹

پرشوتم نام جاننے کا مہاتم

यो मामेवमसंमूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ।

स सर्वविद्भजति मां सर्वभावेन भारत ॥ १९ ॥

(۱۹) جو عقلمند اس طرح مجھ کو پرشوتم جانتا ہے - اے بھارت وہ سب کچھ جاننے والا مجھ کو سرب روپ جانکر میرا بھجن کرتا ہے -

شرح - اس سے سری بھگوان کا یہ مطلب ہے کہ جو مجھ کو ایشور جانکر بھجتا ہے - پُرش وہ سب کچھ جانتا ہے - اور پریم بھگتی سے میرا بھجن کرتا ہے - گویا اس سے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ میں سگن برھم کا آشرا ہوں - اس پرسدھ ہو سودن سوامی کے شلوک کا ارتھ

اے نیک انسانو بار بار اُس ایشور کا سمرن کرو - جو چیتن گھن ہے - آنند روپ ہے - بادل کی طرح شام ہے - خوبصورت ہے اور شرتیاں سوبی برج کی استریوں کا ہار ہے - اور بھجن کرنے والوں کو سنسار ساگر سے پار کرتا اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کو بار بار اوتار لیتا ہے -

تمہید ۲۰

ادھیائے کے مضمون کی سماپتی (اختتام)

इति गुह्यतमं शास्त्रमिदमुक्तं मयाऽनघ ॥

एतद्बुद्ध्वा बुद्धिमान् स्यात्कृतकृत्यश्च भारत ॥ २० ॥

(۲۰) اے نپاپ (بے گناہ) بھارت یہ گُپیہ شاستر میں نے تم کو سنایا ہے - اس کو جانکر پرش بُدھیمان ہو جاتا ہے - اور کرنے لائق کر چکا ہوتا ہے -

شرح - اس کا مطلب یہ ہے کہ برہمن کے گھر میں پیدا ہو کر ایشور کو جانکر جو کچھ کرنا چاہئے - وہ اس کو کر چکا ہوتا ہے - بغیر ایشور کو جانے کرنے کے لائق کر تبیہ (فرض) دور نہیں ہوتا - اے بھارت تو بڑی کل میں پیدا ہوا ہے اور پاپوں سے رہت ہے - اس لئے بلحاظ اپنی کل اور صفات کے ایشور کو جانکر جو کچھ تجھے کرنا چاہئے اُس کو کر چکا ہوا اس میں ذرا شک نہیں -

مدسودن سوامی جی کے شلوک کا ارتھ

(۱) جن کے ہاتھوں میں بنسی ہے سنئے بادل کی شوبھا ہے زرد رنگ کی پوشاک ہے۔ بنب پھل کی طرح ہونٹوں کی سُرخی ہے۔ پورن ماسی کے چاند کی طرح مونہہ کی خوبصورتی ہے۔ کمل کی طرح آنکھیں ہیں اُن کرشن دیو سے پرے میں۔ کسی کو اصلی نہیں جانتا۔

(۲) یہ کرشن دیو کا او بہت مہاتم میں نے پرمانوں سے نمونے کردیا ہے۔ جو بے وقوف اُس کو سن کر نہیں سہارتے۔ اُن کو نرک بھوگنا پڑیگا۔

اِت سری مدہوسودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوڑھ ارتھ دیپکا کا پرشوتم یوگ نام پندرھواں ادھیائے سماپت ہوُا۔

ॐतत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे पुराणपुरुषोत्तमयोगो नाम पंचदशोऽध्यायः ॥ १५ ॥

ادھیائے سولھواں

مدہوسودن سوامی جی کے شلوکونکا

ارتھ

(۱) آنند پد میں مگن ہو کر جب من کا من بھاؤ نہیں رہتا

یعنے آنا اور جانا - تو من اُس تت (پرماتما) کو پہنچ جاتا ہے
جو کارن کاریہ سے پرے ہے -

(۲) جس کلیان روپ پرماتما کو نہ جانکر لوگ شو سورج
گنیش دیوی وشنو کی پوجا کرتے ہیں وہ کلیان روپ پرماتما
میں ہی ہوں -

تمہید - ۱

باسنا جو کہ سنسار درخت کے بیج کی جڑھیں ہیں - اور گذشتہ جنم
کے مطابق منش لوک میں ظاہر ہوتی ہیں - نالویں ادھیائے میں اُن کو دیوی
آسری راکھشی پرکرتی بیان کیا گیا ہے - دیوی پرکرتی وہ باسنا ہے جس سے
شاستر کے مطابق کرم اور گیان میں پرورتی (رغبت) ہوتی ہے - یہ ساتکی شبھ
باسنا ہے - اور دوسری آسری راکھشی پرکرتی جس سے شاستر کے خلاف راگ
دوش سے ملے ہوئے دُکھ دینے والے کاموں میں پرورتی ہے - یہ راجسی تامسی اشبھ باسنا ہے -
آسری - راکھشی کا فرق یہ ہے کہ آسری میں بباعث لذات محسوسات کی زیادتی کے وشیوں
میں راگ (الفت) بڑھ جاتا ہے - اور راکھشی میں ہنسا (مارنا) اور دویش (نفرت)
ساتکی باسنا سے شاستر مطابق پرورتی ہوتی ہے - اُس پرورتی کا نام دیوی سمپتا
ہے - اور راجسی تامسی باسنا سے شاستر کے خلاف پرورتی - اِس آسری راکھسی ملی ہوئی
پرورتی کا نام آسری سمپتا ہے - اِس طرح شبھہ اشبھہ دو طرح کی باسنا ہے - اِس
میں شرتی پرمان -

شرتی ارتھ

پرجاپتی کی دو طرح کی سنتان (اولاد) ہے
دیوتا اور آسر

اِن دو قسم کی باسناؤں میں شبھ (اچھی) باسنا اختیار کرانے اور اشبھ چھوڑانے
کے لئے سولھویں ادھیائے کا آرمبھ
اور شروع کے تین شلوکوں میں دیوی سمپتا کا ورتن شری بھگوان نے کہا -

श्रीभगवानुवाच । अभयं सत्त्वसंशुद्धिर्ज्ञानयोग-
व्यवस्थितिः ॥ दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप
आर्जवम् ॥ १ ॥

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् ।
दयाभूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम् ॥ २ ॥

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।
भवंति संपदं दैवीमभिजातस्य भारत ॥ ३ ॥

(۱) اَبھے۔ ست شُدھی۔ اَور گیان اور یوگ کی استھتی اور دان
اَور دم یگ اَور سوادھیاے۔ اور تپ اَور آرجو۔
(۲) اَور اہنسا اور ست اَور کرودھ نہ کرنا اور تیاگ اور شانتی اَور
چغلی نہ کرنا جیوون پر دیا کرنا لالچی نہ ہونا نرمی حیا چپل نہ ہونا
(۳) اور تیج اور کھشما اَور دھرتی اَور شوچ اَور بدخواہ نہ ہونا زیادہ
مان نہ کرنا۔ اے بھارت یہ لکھشن دیوی سمپتا میں پیدا ہونے
والے کے ہیں +

شرح

۱۔ ابھے۔ شاستر کے بتائے ہوئے کرم کے آرنبھ میں شک نہ کرنا۔ اور یقین
رکھنا۔ یا یہ کہ سب سامان چھوڑ کر تنہا رہنے کا فکر نہ کرنا۔
۲۔ ست شدھی۔ انتہ کرن (دل) کی ایسی صفائی جس میں ایشور کا
روپ قائم ہو جائے۔ یا یہ کہ نہ اُس میں چھل ہو نہ جھوٹ نہ فریب۔
۳۔ گیان۔ شاستر کے ذریعہ آتما کا نسچے +
۴۔ یوگ۔ من کو ایکاگر کر کے آتما میں استھتی (قائمی)
یہ گیان اور یوگ دونوں کی استھتی ہے
سنیاس دھرم کے مطابق اِن لکھشنوں کے دوسرے معنے
۱۔ ابھے۔ کسی جاندار کو خوف نہ دینا۔ اسی طرح اور جو باقی سنیاس کے

دھرم ہیں۔ اُن کو بھی سنیاس میں شامل سمجھ لینا چاہیئے۔

۲- ست شدھی- شروں منن ندھیاسن کر کر من کی صفائی یعنے نہ اُس میں کوئی شبہ نہ الٹی سمجھ۔

۳- گیان- آتما کا ساکھشات کار

۴- یوگ- ایسی کوشش جس میں من اور باسنا کا ناش ہو- اس گیان اور یوگ سے مراد جیون مکتی سے ہے۔

اِن معنوں میں یہ وہ دیوی سمپتا بیان کی گئی ہے- جو سب کا پھل رُوپ ہے- اور بھگوت بھگتی بھی اِن میں شامل ہے- کیونکہ بغیر اس کے انتھ کرن کی صفائی نہیں ہوتی- ناویں ادھیائے میں اس کو دیوی سمپتا میں شمار کیا گیا ہے- یعنے کہا ہے کہ " اے پرتھا کے بیٹے مہاتما پرش دیوی پرکرتی میں قائم ہو کر سب طرفوں سے من روک کر مجھ سب کے کارن کو سمجھتے ہیں "- یہاں ابھے وغیرہ دیوی سمپتا کے لکھشنوں میں اس کا ذکر اس وجہ سے نہیں ہوا کہ اس کے ذکر سے بھگتی کو ابھے وغیرہ سادھنوں سے ترجیح نہیں ہو سکتی- یعنے جیسا ابھے وغیرہ سادھنوں کا درجہ ہے- ویسا ہی بھگتی کا بھی سمجھا جاتا- غرض بھگتی کو سب سادھنوں سے فضیلت ہے- یہاں تک جو دیوی سمپتا بیان کی گئی ہے- وہ بڑے خوش قسمت سنیاسیوں کے متعلق ہے گرہست آشرم کے متعلق دیوی سمپتا کے سادھنوں کا بیان-

۵- دان- شاستر کے قاعدے اپنی شے میں سے مقدور بھر دینا-

۶- دم- باہر کی اندریاں روکنا مثلاً بعد ایام حیض عورت سے پرہیز وغیرہ وغیرہ

۷- یگ- یہ دو طرح کا ہے- ایک شرتیوں کے مطابق جس کو شروت یگ کہتے ہیں- دوسرا سمرتیوں کے مطابق جس کو سمارت یگ کہتے ہیں یعنے دیو یگ پتری یگ بھوت- یگ منش یگ- برہم چاری کے دھرم کا بیان

۸- سوادھیائے- رگ وغیرہ ویدوں کا پڑھنا-

بان پرست کا دھرم-

۹- تپ- یہ تین طرح کا ہے- اور اُس کی شرح سترھویں ادھیائے میں کی گئی ہے-

سب کے مساوی دھرم کا بیان

۱۰- آرجو- سیدھاپن سے شردھا سے سننے والے کو جیسا علم ہو ویسا سنانا دوسرے شلوک کی شرح-

۱۱- اہنسا- کسی کا روزگار نہ بگاڑنا

۱۲- ست- جیسا دیکھنا ویسا ہی کہنا- بشرطیکہ اُس سے کسی قسم کا گناہ نہ ہو

۱۳- غصہ نہ کرنا- نہ گالی کے عوض لڑنا نہ مارنے کے عوض وغیرہ وغیرہ

۱۴- تیاگ اُس شے کا دینا جو اپنی ہو-

۱۵- شانتی- وشیوں سے من کا روکنا

۱۶- چغلی نہ کرنا- کسی کا عیب پوشیدہ ہو کر نہ کہنا

۱۷- دیا رکھنا- دکھیوں پر مہربانی

۱۸- لالچی نہ ہونا- حواسوں کا نہ بدلنا

۱۹- نرمی- بیہودہ سوالوں کو سن کر بھی سختی سے جواب نہ دینا-

۲۰- حیا- لوگوں کے ڈر سے بُرے کاموں سے ہٹ جانا

۲۱- چپل نہ ہونا- بغیر ضرورت ہاتھ پاؤں وغیرہ نہ ہلانا- یہ سب دھرم برھمن جاتی کے ہیں- (تیسرے شلوک کی شرح-

۲۲- تیج- عورت- لڑکا بے وقوف- کسی کو یہ جُرات نہ ہونا کہ بے عزتی کر سکے

۲۳- کھشما- طاقتور تو ہونا- مگر نہ کسی کو بے عزت کرنا اور نہ غصے سے کہنا-

۲۴- دھرتی- مصیبت میں جسم اور حواسوں کا قائم رہنا اور کوشش کو نہ چھوڑنا

یہ تینوں دھرم کھشترے کے متعلق ہیں-

۲۵- شوچ (صفائی) جھوٹ فریب سے بچنا یعنے اندر کی صفائی- ایک شوچ باہر کا بھی ہوتا ہے- یعنے جسم وغیرہ کا صاف رکھنا- مگر یہاں اس کا مطلب نہیں ہے- کیونکہ یہ ذکر انتہ کرن کی باسنا کے متعلق ہے- جو بسبب ساتکی راجسی- تامسی بھید کے تین طرح کی ہے- اور اس کو دیوی آسری راکھشی پرکرتی بھی کہتے ہیں- اور اگر یہ کہا جائے کہ جیسے وید باہر پڑھا جاتا اور اُس کا پھل اندر ہوتا ہے- اسی طرح باہر کی صفائی کا بھی پھل اندر آتا ہے- تو پھر اس میں باہر کے شوچ کو بھی شامل سمجھ لینا چاہئے-

۲۶- بدخواہ نہ ہونا۔ کبھی مارنے کا ارادہ نہ کرنا۔ نہ اس ارادہ سے ہتیار پکڑنا۔
یہ دھرم ویش جاتی کے متعلق ہیں۔
۲۷- زیادہ مان نہ کرنا۔ آپ کو قابل تعظیم خیال نہ کرنا۔ اور جو قابل تعظیم ہوں۔ اُن کی عزت کرنا۔

یہ دھرم سودروں کے متعلق ہے۔
ان تمام لکھشنوں میں یگ تپ دان وغیرہ گیان کے سادھنوں کو بھی شامل سمجھ لینا چاہئے۔
یہ سب لکھشن (صفات) شدہ ستوگن یعنے دیوی سمپتا میں پیدا ہونے والے کے ہوتے ہیں۔ اس بات پر کہ انسان کا جنم پچھلے سنسکاروں کو لے کر ہوتا ہے۔

شرتی کا قول

(۱) باسنا کرم اور سنسکار یہ تینوں انسان کے پچھلے ہوتے ہیں
(۲) پچھلے جنم میں نیک کام کرنے والا پھر نیک کرتا ہے اور بُرے کرنے والا پھر بُرے۔

ارجن کو بھارت اس وجہ سے کہا کہ وہ اعلےٰ خاندان میں پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ ان دھرموں کے لائق ہے۔

تمہید ۔ ۴

دیوی سمپتا اختیار کرنے لائق ہے۔ اور آسری چھوڑنے لائق۔ دیوی سمپتا کے بعد آسری سمپتا کا بیان۔

दम्भो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्यमेव च ।
अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ संपदमासुरीम् ॥ ४ ॥

(۴) فریب غرور ابھمان غصہ۔ کڑواپن اگیان اے پارتھ یہ لکھشن اُس کے ہیں جس کا جنم آسری سمپتا میں ہوتا ہے۔

شرح - فریب بغیر دھرماتما ہونے کے دھرماتما شکل بنانا۔
غرور - دھن یا رشتہ داروں کے زور سے مہاتماؤں کو بےعزت کرنا۔

ابھمان - اپنی نسبت یہ خیال کرنا کہ میں بہت زیادہ قابل تعظیم ہوں - ابھمان کے نتائج پر شرتی کا قول - ارتھ

آسر اور دیوتا پرجاپتی کی دو طرح کی سنتان میں آسروں کو بہت زیادہ مان تھا - اِس وجہ سے انہوں نے بجائے دیوتاؤں کو آہوتیاں دینے کے اپنے منہ میں آہوتیاں ڈالنا شروع کردیں - اِس باہمی مان اور حسد کے بڑھنے سے نتیجہ اِس کا یہ ہوُا کہ آسر ہارے اور دیوتا جیتے -

پس زیادہ آہنکار بے عزتی کا باعث ہوتا ہے -

غصہ - من میں آگ کی طرح اُٹھنا - اور اپنے اور بیگانے کاموں کا بگاڑنا - کڑواپن - مُنہ پر سختی سے پیش آنا - چنچلتا اور تو لّن مزاجی وغیرہ دوش بھی اس میں شامل ہیں - یہ پاپوں کے سبب اے پارتھ یہ لکھشن (صفات) اس کے ہیں جس کا جنم تموگن روپ آسری سمپتا میں ہوتا ہے -

تمہید - ۵

دیوی اور آسری سمپتا کا علیحدہ علیحدہ پھل

दैवी संपद्विमोक्षाय निबन्धायासुरी मता ।
मा शुचः संपदं दैवीमभिजातोऽसि पाण्डव ॥ ५ ॥

(۵) دیوی سمپتا سے موکھش ہوتی ہے اور آسری سے بندھن - اے پانڈو کے بیٹے تو دیوی سمپت میں پیدا ہوا ہے - سوچ مت کر -

شرح - دیوی سمپتا سے یعنے اپنے ورن آشرم کے دھرموں سے جو بموجب وید کے اور من کی ساتکی برتی سے کئے جاتے ہیں - اوّل انتھ کرن کی شدھی ہوتی ہے پھر ایشور بھکتی پھر گیان - پھر سنسار بندھنوں کا ناش اِس لئے یہ دیوی سمپتا موکھش چاہنے والے کے لئے اختیار کرنے لائق ہے اور آسری سمپتا سے یعنے اُن کاموں سے جن کا کرنا ورن آشرم کے لحاظ سے منع ہے اور من کی راجسی تامسی

پرتی سے کئے جاتے ہیں۔ سنسار بندھن ہوتا ہے۔ اس لئے یہ اکسری سمپتا چھوڑنے لائق ہے۔ ارجن نے پوچھا میں کس سمپتا میں پیدا ہوا ہوں۔ آیا دیوی میں یا آسری میں۔ شری بھگوان نے فرمایا دیوی میں۔ سوچ مت کر مطلب یہ کہ تو پیدائش سے بھی موکھش روپ ہے۔ اور انجام کار بھی موکھش روپ ہے۔ اور پانڈو کا بیٹا اِس یہاؤ سے کہا کہ راجہ پنڈو کے جتنے بیٹے ہیں۔ اُن سب کی پیدائش دیوی سمپتا کی ہے۔

تمہید۔ ۶

"پرکرتی دو طرح کی بیان کی گئی ہے۔ دیوی اور آسری۔ راکھشی آسری میں شامل ہے۔ شاستر کے رو سے آسری راکھشی دونوں کو ناقص سمجھا گیا ہے۔ آسرے ہنسا زیادہ ہوتی ہے۔ یعنے جانداروں کو ایذا پہنچانا اور راکھشی میں وشیوں کے بھوگ (لذات محسوسات) اِس طرح دیوی اور آسری دو پرکرتیاں ثابت ہیں مگر شرتی کے حوالہ سے ایک اور تیسری مانسی پرکرتی بھی پائی جاتی ہے۔ جو بیان نہیں ہوئی۔ شرتی پرمان۔ ارتھ

پرجاپتی کی تین طرح کی سنتان ہے۔ دیوتا آسر اور منش تینوں
پرجاپتی کے پاس گئے اور جاکر برہم چریہ اختیار کیا۔

اب سوال یہ ہے کہ اِس تیسری مانسی پرکرتی کو کس میں شمار کرنا چاہئے آیا دیوی میں جو اختیار کرنے لائق ہے۔ یا آسری میں جو چھوڑنے لائق ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

द्वौभूतसर्गौ लोकेऽस्मिन् दैव आसुर एव च ।
दैवो विस्तरशः प्रोक्त आसुरं पार्थ मे शृणु ॥ ६ ॥

(۶) اِس لوگ میں دیوی اور آسری دو طرح کی بھوت سرشٹی ہے۔ اے پرتھا کے بیٹے دیوی کا مفصّل بیان ہو چکا ہے اب آسری کا سن۔

شرح۔ اِس دنیا میں دو طرح کی مخلوق انسانی ہے۔ ایک دیوتا روپ دوسرے

آسر روپ - اس کے سوائے اور نہ کوئی راکھش ہے - اور نہ مانس - جن کو شاستر کے سنسکار پڑ جاتے ہیں - راگ دوئش - چھوٹ جاتے ہیں - زندگی دھرم پرائین ہو جاتی ہے - وہ دیوتا ہو جاتے ہیں - اور جن کو شاستر کے سنسکار نہیں ہوتے - اور راگ دوئش نہیں چھوٹتے اور زندگی بھی دھرم پرائین رہتی ہے - وہ اسر ہو جاتے ہیں - یہی دو قسم کی مخلوق ہے - سوائے دھرم اُدھرم کے اور کوئی مخلوق نہیں ہے - اس پر شرتی پرمان

شرتی اَرتھ

پرجاپتی کی دو طرح کی سنتان ہے - دیوتا اور آسر - دیوتا چھوٹے ہیں اور اسر بڑے -

اور جس شرتی میں تین طرح کی سنتان بیان کی گئی ہے - اُس کا یہ مطلب ہے - کہ انسان تین طرح کا کرم کرے ایک دم یعنے اندریاں روکنا - دوسرا دان تیسرا دیا - جو اِن کو نہیں کرتے وہ آسر ہیں - اور جو اِن میں اچھے ہیں - وہ منش ہیں اور جو زیادہ اچھے ہیں - وہ دیوتا ہیں - پھر جاپتی نے اِن تینوں طرح کے پرشوں کے لئے حرف دال سے تین طرح کا اوپدیش کیا - دم رہت یعنے اندریاں نہ روکنے والوں کو دم کا اور دان نہ کرنے والوں کو دان کا اور دیا نہ کرنے والوں کو دیا کا گویا انسان سے الگ نہ کوئی دیوتا ہے نہ آسر ہے - اور نہ مانش ہے - اور نہ اس کے سوائے کسی کو شاستر کا ادھکار ہے - اور تین طرح کی سنتان کے بیان کرنے والی شرتی کے اخیر میں یہ بھی کہا ہے کہ دیو بانی بادل کی طرح گرجی اور اُس میں تین بار دودھ کی آواز برآمد ہوئی - مطلب یہ کہ یہ پرجا کے لئے تین طرح کا اوپدیش ہے - ایک اندریوں کا دمن دوسرا دان تیسرا دیا - دم دان دیا اِن تینوں کا قاعدہ گوروسے سیکھنا چاہئے - پس کیا راکھشی پرکرتی اور کیا مانشی پرکرتی دونوں آسری پرکرتی کے اندر ہی ہیں اور یہ ایشور کا درست قول ہے کہ پرکرتی دو طرح کی ہے - اور یہ کہ دیوی پرکرتی کا مفصل بیان ہو چکا ہے - وہ مفصل یہ ہے - دوسرے اَدھیائے میں استھت پراگیہ (قائم عقل) کے لکھشنوں میں یارھویں ادھیائے میں بھگت کے لکھشنوں میں - تیرھویں اَدھیائے میں گیانی کے لکھشنوں میں چودھویں ادھیائے میں

گناتیت کے لکھشنوں میں اور اِس سولھویں ادھیائے میں بے خوفی (ابھے) وغیرہ لکھشنوں میں یہاں تک دیوی پرکرتی کا مفصل بیان ہوچکا ہے۔ اِس سے آگے آسری کا بیان ہے۔ اُس کو سُن۔ اچھی طرح سُننے سمجھنے سے اِس کا چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔ پرتھا کا بیٹا کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میں جو کچھ تجھ کو کہونگا۔ وہ الغرضی سے نہیں ہوگا۔

تمہید۔ ۷

ذیل کے بارہ شلوکوں میں چھوڑنے لائق آسری سمپتا کا بیان

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ।
न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥ ७ ॥

(۷) اسر لوگ یہ نہیں جانتے کہ کیا پرورتی ہے۔ اور کیا نورتی نہ اُن میں۔ ست ہوتا ہے۔ نہ شوچ نہ اَچار

شرح۔ پرورتی دھرم اور دھرم کے بتانے والے شاستر کو کہتے ہیں۔ اور نورتی ادھرم اور اُس سے ہٹانے والے شاستر کو۔ اَسر لوگ اس پرورتی نورتی دونو کو نہیں جانتے۔ اِسی وجہ سے نہ اُن میں اندر اور باہر کا شوچ ہوتا ہے یعنے صفائی۔ اور نہ منو وغیرہ کے مطابق کہا ہوُا اَچار اور نہ ست یعنے سچ بولنا۔ اور شیریں سخن۔ ! ہمیشہ ناپاک اَناچاری جھوٹے فریبی رہتے ہیں۔

تمہید۔ ۸

اَرجن نے کہا مہاراج پرورتی نورتی یعنے دھرم ادھرم کے نہ جاننے کی وجہ کیا وید نردوش۔ ایشور کی باتی ہے۔ اُس سے دھرم ادھرم سب ظاہر ہوتا ہے اَور ایسا ہی سمرتیاں انھیاس پورانوں سے بھی جو وید کے مطابق ہیں۔ اور اگر پرورتی نورتی کا گیان ہے۔ تو پھر دنڈ کے دینے والے ایشور کے ہوتے جو شوچ آچار کے نہ چلنے والوں کو دنڈ دیتا ہے۔ شوچ اَچار وغیرہ نہ ہونے کی وجہ کیا۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् ।

अपरस्परसंभूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥ ८ ॥

(۸) ناستک لوگ جگت کو جھوٹا بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ نہ کوئی اس کا سہارا ہے۔ اور نہ اِس کا ایشور ہے۔ استری پرش کے آپس کے میل سے ہوتا ہے۔ سوائے کام دیو کے اور کوئی اِس کا کارن نہیں۔

شرح ۔ ناستک لوگ کہتے ہیں۔ وید پُران سمرتیاں اتیہاس سب جھوٹے ہیں۔ پرمان کے قابل کوئی نہیں۔ اور نہ کوئی اِس کا سہارا ہے ۔ یعنے پن پاپ جس سے جگت ہوتا ہے۔ کوئی نہیں ہے اور نہ اِس کا ایشور ہے۔ یعنے نیک و بد کا بدلہ دینے والا کوئی نہیں ہے

سوال ۔ اگر یہ سبب پن پاپ کے ایشور مایا سے جگت کو نہیں بناتا تو پھر یہ کیونکر ہوتا ہے۔

جواب ۔ استری پرش کے آپس کے میل سے دھرم ادھرم کوئی اُس کا کارن نہیں۔

بھاؤارتھ ۔ ناستک لوگوں کا ابھپرائے (منشا) یہ ہے کہ اگر دھرم ادھرم کو مان بھی لیا جائے تو بھی آخرکار ہر ایک بات سبھاؤ پر آ ٹھہرتی ہے ۔ جیسا کہ آگ میں گرمی اور پانی میں سردی۔ اِس سے اِنکار نہیں ہو سکتا۔ اِسی طرح سبھاؤ سے کئی طرح کا جگت ہو جاتا ہے۔ اور پیدائش کام دیو سے ہوتی ہے۔ اِس صورت میں دھرم ادھرم اور ایشور کو ماننے کی ضرورت نہیں۔

تمہید ۔ ۹

مہاراج کیا ناستک لوگوں کی یہ رائے شاستر کی طرح اختیار کرنے لائق ہے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک ۔

एतां दृष्टिमवष्टभ्य नष्टात्मानोऽल्पबुद्धयः ॥

प्रभवन्त्युग्रकर्माणः क्षयाय जगतोऽहिताः ॥ ९ ॥

(۹) نشٹ آتما کم عقل۔ گھور کرم کرنے والے اِس خیال کو لیکر جگت کے ناش کیلئے جگت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

شرح۔ ناستک خیالات رکھنے والے دنیا و عقبےٰ کی بھلائی کے کاموں سے گرے ہوئے محض ظاہرا بات کو ماننے والے گھور کرم کرنے والے یعنے جانداروں کو مارنے والے جگت کے ناش کے لئے جگت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ یعنے کبھی سانپ کی جون میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی شیر وغیرہ کی جون میں۔ اِس لئے اِس قسم کا خیال نرک کا دینے والا ہے۔ موکھش چاہنے والوں کو چاہئے اِس سے پرہیز کریں۔

تمہید ۔ ۱۰

اور اگر کسی کرم سے اُن کو انسان کا جنم مل بھی جائے۔ تو پھر اُن کے حالات نہایت ناقص ہو جاتے ہیں۔ اِس پر ذیل کا شلوک

काममाश्रित्य दुष्पूरं दंभमानमदान्विताः ॥
मोहाद्गृहीत्वाऽसद्ग्राहान् प्रवर्तन्तेऽशुचिव्रताः ॥ १० ॥

(۱۰) کبھی پوری نہ ہونے والی خواہشات اختیار رکھتے ہیں اور مان اور دنبھ اور مدہ میں بھرے ہوئے ہمیشہ ناپاک رہتے ہیں۔ اور اگیاں سے جھوٹے ہٹھ کو پکڑ لیتے ہیں۔

شرح۔ جو خواہشات کئی طرح کے وشیوں کے متعلق ہیں۔ اور کبھی پوری نہیں ہوتی ہیں۔ ان کو اختیار رکھتے ہیں۔ اور مان اور دنبھ (فریب) اور مدھ یعنے بغیر عزت کے عزت کے لائق بننا اور بغیر دھرماتما ہونے کے دھرماتما بننا اور بغیر بڑائی کے بڑا بننا اور بڑوں کو حقیر جاننا ان خیالات سے بھرے ہوئے بڑے خراب یقین سے اگیان سے جھوٹے ہٹ کو پکڑ لیتے ہیں۔ یعنے یہ کہ فلاں منتر سے فلاں دیوتا کی سدھی ہوگی۔ اور اِس سے استریاں موہت ہو جائیگی۔ اور فلان منتر سے فلاں دیوتا کی سدھی ہوگی۔ اور اِس سے دولت جمع ہو جائیگی۔ یہ نتیجہ اُن کا اگیان سے ہوتا ہے۔ شاستر سے نہیں ہوتا۔ اور مسانوں میں رہ کر جوٹھا کھانا کھاتے اور ناپاک برت رکھتے اور ان گرنتھوں کو پڑھتے ہیں۔ جن میں ایسے

فضول ذکر ہیں- اور ویدوں کو چھوڑ کر حقیر دیوتاؤں کی پرستش سے نرک میں جا پڑتے ہیں - **تمہید** ॥

ایسے لوگوں کی اور علامتوں کا بیان

चिन्तामपरिमेयां च प्रलयान्तामुपाश्रिताः ॥
कामोपभोगपरमा एतावदिति निश्चिताः ॥ ११ ॥

(۱۱) مرنے تک بڑی بھاری چِنتنا رکھتے ہیں- اور وشیوں کے بھوگوں کو بھوگتے ہوئے یہ یقین کر لیتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے-

شرح- مرنے تک جسم کی پرورش میں لگے رہتے ہیں- اس کے سوائے پرلوک کا کبھی فکر نہیں کرتے- اور پرنکھشں وشیوں کو بھوگتے ہوئے یعنے سنتے چھوتے دیکھتے چکھتے سونگھتے ہوئے یہ یقین کر لیتے ہیں- کہ ان سے پرے کچھ نہیں ہے یعنے دھرم وغیرہ کوئی نہیں ہے-

سوال- کیوں پرلوک کے سُکھ کو اچھا نہیں جانتے- اور کیوں اس کی خواہش نہیں کرتے؟

جواب- سُکھ یہی ہے جو نظر آتا ہے- سوائے اس کے اور کوئی سکھ جسم چھوڑ کر نہیں ہوتا- اور نہ کوئی سُکھ کا بھوگنے والا ہے- اس پر برہسپتی سوتر کا پرمان

سوتر ارتھ

بحالت چینتن یہ جسم ہی آتما ہے- اور وشیوں کا بھوگ جیون مکتی-

आशापाशशतैर्बद्धाः कामक्रोधपरायणाः ॥
ईहन्ते कामभोगार्थमन्यायेनार्थसंचयान ॥ १२ ॥

(۱۲) آشا ترشنا کی پھانسی سے بندھے ہوئے کام کرودھ پرائیں (بس) ہوتے ہوئے وشیوں کے بھوگ کے واسطے ظلم سے دھن اکٹھا کرتے ہیں

شرح۔ آشا اور ترشنا دونوں کے معنے خواہش ہیں ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ جس چیز کے حاصل کرنے کی طاقت نہیں ہوتی اور جی چاہتا ہے اُس خواہش کو ترشنا کہتے ہیں۔ اور جس کے حاصل کرنے کا طریقہ نہیں آتا اور خواہش ہے۔اُس کو آشا کہتے ہیں۔جو اس آشا کی پھانسی سے سینکڑوں طرح کی خواہشات سے بندھے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی ہوکھش نہیں ہوتے۔ کام کرودھ کے بس رہتے ہیں یعنے استری وغیرہ یا کسی اور خراب خواہش میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور وشیوں کے بھوگ کے واسطے ظلم سے غیروں کا دھن جمع کرتے ہیں۔ دھرم کا کبھی خیال نہیں کرتے آشا لوبھ سے مراد ہے اور لوبھ دھن پاکر اور دھن جمع کرنے کو۔

تمہید۔۱۳

دھن کے خواہشمندوں کے من کے خیالات کا مفصل ورنن۔

इदमद्य मया लब्धमिमं प्राप्स्ये मनोरथम् ॥
इदमस्तीदमपि मे भविष्यति पुनर्धनम् ॥ १३ ॥

(۱۳) آج یہ تو مجھ کو مل چکا ہے۔اور اس منورتھ کو پھر حاصل کرلونگا۔ اور اس قدر دولت اب جمع ہے۔ اور اِس قدر اور بھی جمع کرلونگا۔

تمہید۔۱۴۔

دھن چاہنے والوں کے منشا اور لوبھ کا ذکر کر کر کرودھ کا مفصل بیان

असौ मया हतः शत्रुर्हनिष्ये चापरानपि ॥
ईश्वरोऽहमहं भोगी सिद्धोऽहं बलवान् सुखी ॥१४॥

(۱۴) میں نے اِس دشمن کو مار لیا ہے۔ اوروں کو بھی مار لونگا۔ میں ایشور ہوں۔ بھوگی ہوں۔ سدھ ہوں۔ زور آور ہوں۔ اور سکھی ہوں۔

شرح۔میں نے اِس بڑے طاقتور دیودت نامی دشمن کو تو مار لیا ہے۔اب

بلا کوشش ہی جس قدر اور باقی ہیں۔ سب کو مار دونگا۔ زندہ نہیں چھوڑونگا۔ اَور فقط اس پر ہی ختم نہیں۔ بلکہ اُن کی زر زمین عورت سب چھین لونگا۔

سوال۔ تجھ میں یہ طاقت کہاں۔ کتنے بہادر تجھ سے زیادہ طاقت رکھنے والے تیرے دشمن ہیں۔

جواب۔ نہیں میں انسانوں سے بڑا ہوں۔ ایشور ہوں۔ نہ کوئی میرے برابر ہے۔ اور نہ مجھ سے بڑا ہے یہ لوگ غریب بیچارے ہیں۔ میں بہت بڑا بھوگی ہوں۔ یعنے بھوگوں کا بڑا سامان رکھتا ہوں۔ اور سِدھ ہوں۔ یعنے بیٹا دولت۔ خدمتگار سبھی کچھ رکھتا ہوں۔ اَور زور آور ہوں۔ اَور سکھی ہوں۔ یعنے کسی مرض میں مُبتلا نہیں ہوں۔

تمہید۔ ۱۵

بلحاظ دولت یا خاندان کے کوئی تو تیرے برابر ہوگا۔ اِسکے جواب میں ذیل کا شلوک

आढ्योऽभिजनवानस्मि कोऽन्योऽस्ति सदृशो मया ॥
यक्ष्ये दास्यामि मोदिष्य इत्यज्ञानविमोहिताः ॥१५॥

(۱۵) میں دولت مند ہوں۔ خاندانی ہوں۔ کوئی میرے برابر نہیں ہے۔ میں یگ کرونگا۔ دان دونگا۔ آنند کرونگا۔ اِس طرح اگیان میں بھولے رہتے ہیں۔

شرح۔ میری دولت بھی زیادہ ہے (کُل خاندان) بھی اونچی ہے۔ اِس لئے کب کوئی میری برابری کر سکتا ہے

سوال۔ یگ اور دان کے لحاظ سے کوئی تو آپ کے برابر ہوگا۔

جواب۔ میں یگ اور دان کر کر بھی سب کو نیچے کر دونگا۔ اَور نقال وغیرہ لوگوں کو بہت سادھن دونگا۔ اور اُن سے تعریف سُن کر آنند کرونگا۔ اس طرح اگیان سے بھولے رہتے ہیں۔

अनेकचित्तविभ्रांता मोहजालसमावृताः ॥
प्रसक्ताः कामभोगेषु पतन्ति नरकेऽशुचौ ॥ १६ ॥

(۱۶) کئی طرح کے جن کے دل میں وہمات بھرے ہیں۔ اور موہ کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور وشیوں کے بھوگو نمیں غرقاب ہیں۔ وہ ناپاک نرک میں پڑینگے۔

شرح۔ جن کے دل میں کئی طرح کے بُرے خیال سمائے ہوئے ہیں۔ اور مغالطہ میں رہتے ہیں۔ اور موہ کے جال میں جس سے نیک وبد میں تمیز نہیں رہتی۔ مچھلی کی طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ اور تکلیف دینے والے وشیوں کے بھوگوں میں غرقاب ہیں۔ اُن کو ناپاک مل موتر سے ملا ہوا نرک بھوگنا پڑیگا۔

تمہید ۱۷

ارجن نے کہا مہاراج اس قسم کے لوگوں میں بھی بعض یگ دان وغیرہ ویدک کرم کرتے دیکھے جاتے ہیں۔ پھر ان کو نرک کیونکر بھوگنا پڑیگا۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

आत्मसंभाविताः स्तब्धा धनमानमदान्विताः ॥
यजन्ते नामयज्ञैस्ते दंभेनाविधिपूर्वकम् ॥ १७ ॥

(۱۷) اپنے آپ کو پوجا کے لائق سمجھتے ہیں۔ سخت رہتے ہیں دولت کا بڑا مان اور مدھ رکھتے ہیں۔ اور بے قاعدہ دنبھ سے نام کا یگ کرتے ہیں۔

شرح۔ جن گنوں سے انسان پوجا کے لائق ہوتا ہے۔ اُن سب کو اپنے میں سمجھتے ہیں۔ اور سبھاؤ کو سخت رکھتے ہیں۔ اور دولت کا مان رکھتے ہیں۔ یعنے بہ نسبت دوسروں کے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اور مدھ بھی رکھتے ہیں۔ یعنے گورو وغیرہ سے بھی آپ کو بڑھ کر جانتے ہیں۔ اور نام کا یگ کا کرتے ہیں۔ یعنے یگ کو نہیں کرتے۔ مگر مشہور یہ کرتے ہیں کہ ہم سوم یگ کریں گے۔ اور اسو میدھ یگ کرینگے۔ یا یہ کہلانے کی خاطر یگ کرتے ہیں۔ کہ یہ سوم یگ کا کرنے والا یا اُس کا قاعدہ سیکھنے والا ہے۔ غرض اِس طرح نام کا یگ کرتے ہیں۔ اور وہ بھی بے قاعدہ کچھ کیا کچھ نہ کیا۔ گویا کہ جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ دھرماتما کہلانے کی خاطر دیب

سے کرتے ہیں۔ اِس لئے ایسے یگ کا کرنا لاحاصل اور بے فائدہ ہے۔

تمہید۔۱۸

اُسر لوگوں کا یگ دان کرنے کا خیال جوکہ باہر کا سادھن ہے فریب اور آہنکار سے ملا ہؤا ہوتا ہے۔ اِس لئے اُن کو اِس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اور بھگوت بھگتی اور گیان اور ویراگ یہ اندر کا سادھن اُن میں ویسے ہی نہیں ہوتا اس پر ذیل کا شلوک۔

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ॥
मामात्मपरदेहेषु प्रद्विषन्तोऽभ्यसूयकाः ॥ १८ ॥

(۱۸) اُسر لوگ آہنکار بل غرور اور کام کرودھ کو اختیار کئے ہوئے مجھ سرو ویاپی سے جو اُن کے اور دوسروں کے جسم میں مقیم ہوں۔ حسد سے دوئش کرتے ہیں۔

شرح۔ آہنکار۔ بغیر کسی گن (خوبی) کے گنوں کا آہنکار۔
بل۔ لوگوں کو بے عزت کرنا۔
غرور۔ کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ جتنے کہ راجہ اور گورو کے حکم سے بھی انکار کرنا
کام۔ دلپسند چیزوں کی خواہش۔
کرودھ۔ ناموافق چیزوں سے دوئش یعنے نفرت۔ کسی کی تعریف سنکر نہ سہارنا۔

اس طرح اُسر لوگوں میں کئی طرح کے عیب ہوتے ہیں۔ ارجن نے کہا مہاراج آپ کی بھکتی سب کو نرک سے بچا دیگی۔ شری بھگوان نے فرمایا وہ مجھ سرو ویاپی سے بھی جو اُن میں اور ان کے رشتہ داروں کے جسم میں ساکھشی ہوکر استھت (مقیم) ہوں دوئش (خلاف) کرتے ہیں۔ یعنے شرتیاں۔ سمرتیاں جو میرے احکام ہیں اُن کو نہیں مانتے۔ شرتیاں وغیرہ کا نہ ماننا ہی مجھ سے دوئش ہے۔ جیسا کہ راجہ کے حکم سے انکار ہی راجہ سے دوئش ہے ارجن نے کہا ایسے پرشوں کو مہاتما کیوں نہیں سمجھاتے۔

شری بھگوان نے کہا۔ وہ دیا وغیرہ گنوں سے یُکت وید وکت کام کرنے والے مہاتماؤں کو بھی حسد سے ٹھگ جانتے ہیں۔ اُس لئے اُن کے کہنے پر عمل نہیں کرتے۔ اِس طرح تمام سادھنوں سے چھوٹ کر انجام کار نرک بھوگتے ہیں۔ اس کا دوسرا ارتھ

اُن کے اپنے جسم میں مجھ سے دوئش یہ ہے کہ بغیر شدھا فریب سے یگ کر کر ناحق جسم کو تکلیف دیتے ہیں۔ اور دوسروں کے جسم میں مجھ سے دوئش یہ ہے کہ حیوان وغیرہ کو بغیر وید ہی شاستر کا طریقہ چھوڑ کر مار کر بے فائدہ دوسروں کو دکھ دیتے ہیں۔

تیسرا ارتھ

میرا یہ جسم جس کا نام یا سدیو ہے۔ اور بغیر جیو کے ملیدا کے طور پر دھارا ہوا ہے۔ اِسکو غلطی سے انسان سمجھتے ہیں۔ یہ مجھ سے دوئش ہے۔ اِس پر نانوین ادھیاے کا قول

(۱) بے وقوف میرے اِس انسانی جسم دھارے ہوئے کا اَنادر کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ یہ سب جانداروں کا ایشور روپ پرم تت ہے۔

(۲) ایسے لوگوں کی خواہشیں بے فائدہ کرم بے فائدہ گیان بے فائدہ ہے۔ بغیر سوچے سمجھے راکھشی اسری موہنی (بہلانے) والی پرکرتی کا آشرا لے رکھا ہے۔

(۳) اگیانی لوگ جیھاو ٹیکت (بغیر شکل) کو دیکھنے والا مانتے ہیں۔

اِس طرح پیچھے اس کا بہت مفصّل ذکر ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے۔ کہ جس بھگوت کی بھگتی کرنے سے انسان پوتر ہوتا ہے۔ جب اُس سے ہی دوئش ہو۔ پھر پوترتا (پاکیزگی) کیسے

تمہید ۔ ۱۹

ارجن نے سوال کیا کیا ایسے لوگوں کا بھی کلیان ہو سکتا ہے۔ شری

بھگوان بولے نہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک

तानहं द्विषतः क्रूरान् संसारेषु नराधमान ॥
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥ १९ ॥

(۱۹) دنیا میں ایسے نیچ دویشی سخت لوگوں کو میں ہمیشہ آسری یونیوں میں گرا دیتا ہوں۔

شرح۔ جو لوگ نیک چلن نہیں ہیں۔ میرے اور مہاتماؤں کے خلاف کرتے ہیں۔ جانداروں کو دُکھ دیتے ہیں۔ بدنام رہتے ہیں۔ بدچلن ہیں۔ میں اُن کو پہلے نرک میں ڈال دیتا ہوں۔ اور پھر مطابق اُن کے کرموں کے سانپ بگھاڑ وغیرہ اسری یونیوں میں اُن پر کبھی میری کرپا نہیں ہوتی اس پر شرتی پرمان۔

سوتر ارتھ

جن کے کرم یہاں اچھے نہیں ہیں اُن کو کتا۔ سُور۔ چانڈال کی ناقص یونیاں ملتی ہیں۔

غرضیکہ ایشور نہ کسی کو بُرا جانتا ہے۔ اور نہ اچھا۔ اور نہ ظلم کرتا ہے۔ جیسے جس کے پچھلے افعال ہوتے ہیں سو ویسا ہی اُس کو پھل دیتا ہے۔ اس پر بیاس جی کا قول۔

سوتر ارتھ

ایشور کے نزدیک نہ کوئی اچھا ہے اور نہ بُرا۔ اور نہ اُس کا کسی پر ظلم ہے۔ جیسے جس کے کرم ہیں۔ ویسا ہی اُس کو پھل دیتا ہے۔ یہی قول شرتی کا ہے۔

گویا جن لوگوں میں کھوٹے کرموں کا بیج ہے۔ ایشور اُن سے کھوٹے کرم کراتا ہے۔ اُس کا دیالو ہونا اُن کے گناہوں کو دور نہیں کرتا۔ یعنے نہ اُن کے پُن ایسے ہیں جن سے اُن کے پاپ دور ہوں۔ اور نہ اُن کا ہردا (دل) ایسا ہے۔ جس سے کوئی پن ہو سکے۔ جس طرح پتھر سے غلہ پیدا نہیں ہوتا اُسی طرح اُن سے نیک کام نہیں ہوتا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ سرو شکتیمان ایشور کو پتھر سے غلہ پیدا کرنے کی بھی طاقت ہے۔ اور پاپیوں سے پن کرانے

کی بھی۔ تو اِس کا یہ جواب ہے کہ اس میں طاقت تو ہے۔ مگر وہ ستیہ سنکلپ ہے۔ یعنے ارادہ نہیں بدلتا۔ پس جن کا اعتقاد ویدوں پر نہیں ہے بھگتوں کو دکھ دیتے ہیں۔ ایشور اُن پر کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اِس پر شرتی کا قول۔

سوترارتھ

ایشور جن کو اونچے لوک میں لے جانا چاہتا ہے اُن سے
اچھے کام کراتا ہے۔ اور جن کو نرک میں ڈالنا چاہتا ہے۔
اُن سے بُرے کراتا ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے جو ایشور کی آگیا مانتے ہیں۔ اُن پر ایشور خوش ہوتا ہے اور جو نہیں مانتے ہیں۔ اُن پر ناخوش ہوتا ہے۔ گویا کارن (سبب) ہو تو کاریہ (فعل) ہوتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ پس ایشور کے نزدیک نہ کوئی بُرا ہے اور نہ اچھا۔ جیسے جس کے کرم ہیں ویسا ہی اس کو پھل دیتا ہے اس پر بیاس جی کا قول۔ سوترارتھ

بقول شرتی کے ایشور ہی سب پھل کا دینے والا ہے۔
بالفرض اگر کوئی ایشور میں وکھمتا یعنے کسی کو اچھا جاننا اور کسی کو بُرا ثابت کر بھی دے تو بھی کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ اس کی شکتی مہامایا ہے۔

تمہید۔۲۰

ارجن نے کہا مہاراج بہت جنموں کے بعد رفتہ رفتہ کسی جنم میں تو اُن کی موکھش ہو جائیگی۔ شری بھگوان بولے نہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

आसुरी योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ॥
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥ २० ॥

(۲۰) اے کُنتی کے بیٹے موہڑ لوگ اُسری یونیوں میں پڑے ہوئے جنم جنمانتر میں مجھ کو نہ پہنچکر نرک میں جا پڑتے ہیں۔

شرح۔ موہڑ لوگ جن میں تموگن زیادہ ہے۔ اور اُسری یونیوں میں پڑتے ہیں۔ آئندہ بھی جنم جنمانتر میں مجھ کو نہ پہنچکر نرک میں جا پڑتے ہیں۔ یعنے ویدوں

پر نہ چلنے سے اوّل سانپ بگھاڑ وغیرہ ٹیڑھی یونیاں پاتے ہیں۔ اور پھر استھاور وغیرہ نیچے سے نیچے کی یونیاں جہانکہ وید مارگ نظر ہی نہیں آتا۔ کُنتی پتر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ارجن کا سری بھگوان سے رشتہ ہے۔ اس وجہ سے وہ اُسری جونیں نہیں ہے۔

بھاوارتھ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان ایک دفعہ بھی اُسری سمپتا میں پیدا ہو جائے۔ وہ پھر اُس سے نہیں نکلتا۔ جو جو نیچے سے نیچے کی یونیاں ہیں۔ اور تموگن کا روپ ہیں۔ اُن میں جا پڑتا ہے۔ اِس لئے انسان کو چاہئے کہ بہت جلد اور بہت بڑی کوشش سے اِس قالب انسانی کے ہوتے اُسری سمپتا کو دور کرے اور دیوی سمپتا کو اختیار کرے ورنہ اِس جسم کے چھوٹتے ہی پھر اس کو فوراً اُن ٹیڑھی یونیوں میں جانا پڑے گا۔ جہاں سے نکلنا مشکل ہے۔ اور بہت بڑا دُکھ ہے۔ اس پر کسی شاستر کا قول۔ اَرتھ

جو شخص نرک روپ روگ میں مبتلا ہے اور یہاں ہی اُس کا کچھ
علاج نہیں کرتا۔ وہ ایسی جگہ جا کر کیا کریگا۔ جہاں اس کا علاج ہی
نہیں۔

تمہید۔ ۲۱

اُسری سمپتا بہت طرح کی ہے۔ اِس لئے زندگی بھر بس اُس کا ہٹانا مشکل ہے ایسی حالت میں انسان کِس کِس کو ہٹائے۔ اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک۔

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः ॥
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् ॥ २१ ॥

(۲۱) آتما کا ناش کرنے والے نرک کے تین دروازہ ہیں۔ کام کرودھ۔ لوبھ۔ اِس لئے اُن کو چھوڑ دینا چاہئے۔

شرح۔ کام کرودھ۔ لوبھ یہ تینں تمام اُسری سمپتا کی جڑھ اور نرک کے دروازہ ہیں۔ انہیں تینوں کے سبب کسی کوشش میں کامیابی نہیں ہوتی۔ اِس لئے اِن کو ہر ایک بُرائی کا کارن جانکر چھوڑ دینا چاہئے۔ یعنے کام کے آنے پر کام کا فعل روک دینا چاہئے۔ اور کرودھ کے آنے پر کرودھ کا

تمہید۔ ۲۲

اِن تینوں کے چھوڑنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس پر ذیل کا شلوک۔

एतैर्विमुक्तः कौन्तेय तमोद्वारैस्त्रिभिर्नरः ।
आचरत्यात्मनः श्रेयस्ततो याति परां गतिम् ॥ २२ ॥

(۲۲) اِن تینوں سے چھوٹ کر اے کُنتی کے بیٹے پُرش اپنا
کلیان کرتا ہے اور پرم گتی پاتا ہے۔

شرح — ان تینوں کے چھوٹ جانے سے یعنے کام کرودھ۔ لوبھ کے ہٹ جانے سے پرش اپنا کلیان پاتا ہے۔ کلیان مراد نجات سے ہے۔ جو ویدوں میں بیان کی گئی ہے۔ جب تک یہ تینوں نہیں چھوٹتے۔ نہ کوئی اچھا کام ہوتا ہے۔ اور نہ اُس کے کرنے کا کچھ فائدہ ہی ہے۔ بُرائی کا انجام نرک ہے۔ اِس لئے کام کرودھ وغیرہ رکاوٹوں کے ہٹ جانے پر بُرے کاموں سے چھوٹ کر اچھے کام کر کر پرش پرسُکھ کا انبھو (محسوس) کرتا ہوا گیان سے موکھش ہو جاتا ہے۔

تمہید۔ ۲۳

شاستر ہی اچھا کام کرانے اور بُرا چھوڑانے کا ذریعہ ہے۔ بغیر اُس کے نیک کا گیان ہوتا ہے اور نہ بُرے کا۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

यः शास्त्रविधिमुत्सृज्य वर्तते कामकारतः ।
न स सिद्धिमवाप्नोति न सुखं न परां गतिम् ॥२३॥

(۲۳) جو شاستر کا طریقہ چھوڑ کر اپنی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس کو نہ
سدھی ملتی ہے نہ سُکھ۔ نہ پرم گتی۔

شرح — جو امر و نہی (ودھی نشیدھ) کے بتلانے والے وید پوران سمرتیاں کا اُپدیش چھوڑ کر اپنی مرضی کا کام کرتا ہے۔ یعنے جن کے کرنے کی ہدایت ہے۔ اُن کو چھوڑ کر ممنوع کام کرتا ہے۔ اُس کو نہ انتھ کرن کی صفائی روپ سدھی حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ یہاں کا سُکھ اور نہ سورگ۔ اور نہ موکھش۔

تمہید۔ ۲۴

तस्माच्छास्त्रं प्रमाणं ते कार्याकार्यव्यवस्थितौ ।

ज्ञात्वा शास्त्रविधानोक्तं कर्म कर्तुमिहार्हसि ॥ २४ ॥

(۲۴) کرنے اور نہ کرنے کے بتانے میں شاستر ہی پرمان ہے شاستر کا طریقہ چھوڑ کر تجھ کو کرم کرنے چاہیئے۔

شرح۔ شاستر کے خلاف رہنے والا کام کرودھ کے بس رہتا ہے۔ اور یہاں اور وہاں کسی جگہ سکھ نہیں پاتا۔ اس لئے کرنے اور نہ کرنے کے بتانے میں وید شاستر سمرتیاں پوران ہی پرمان ہیں۔ اپنی مرضی کا کام کرنا یا بودھ شاستر وغیرہ کے مطابق کرنا جائز نہیں۔ اس دنیا میں شاستر کا طریقہ جانکر یعنے نہ کرنے کو چھوڑ کر اور لڑائی وغیرہ کرنے کو کر کرانتھ کرن کی صفائی ہونے تک تجھ کو کرم کرنے چاہیئے۔

ادھیائے کا خلاصہ

کام کرودھ۔ لوبھ یہ تینوں تمام اسری سمپتا کا کارن۔ ہر ایک دُکھ کا باعث موکھش سے ہٹانے والے نہایت خراب ہیں۔ موکھش کے خواشمند کو اُنہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور شاستر کے طریقہ کو بڑی شردہا سے سُننا اور اختیار کرنا چاہیئے۔ دیوی اور اسری دونوں سمپتا اسی غرض سے بیان کی گئی ہیں۔

اِت سری مدہو سودن سرسوتی کرت شری بھگوت گیتا گوہڑارتھ دپیکا کا دیو اسر سمپتا وبھاگ یوگ نام سولھواں ادھیائے سماپت ہُوا۔

ओं तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मवि-
द्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसम्वादे देवासुरसंपद्वि-
भागयोगो नाम षोडशोऽध्यायः ॥ १६ ॥

اَدھیائے سَتارھُواں

تمہید-۱

کرم کے ادھکاری تین طرح کے ہیں۔ایک شاستر کے طریقوں سے تو واقف مگر اُس پر اعتقاد نہ رکھنے والے من مانا کام کرنے والے موکھش کے نہ ادھکاری (لائق) اسر۔دوسرے شاستر سے بھی واقف۔ اور اُس کی ہدایتوں کے بھی عامل یعنے جس کے کرنے کی ہدایت ہے۔ اُس کے کرنے والے اور جس کے نہ کرنے کی ہدایت ہے۔ اُس کے نہ کرنے والے موکھش کے ادھکاری دیوتا۔ اِن دونوں کا سولھویں اَدھیائے میں مفصّل بیان ہو چکا ہے۔مگر تیسرے ایک اَور ہیں جو ان سے الگ ہیں نہ اُن کو اَسر کہا جاتا ہے۔ اور نہ دیوتا اُسر اِس وجہ سے نہیں کہا جاتا کہ اُن کا اعتقاد شاستر پر ہے۔ اور دیوتا اِس وجہ سے نہیں کہا جاتا کہ آلکس سے اُن کا عمل شاستر پر نہیں ہوتا۔ فقط بزرگوں کے رسم کے مطابق کرنے لائق کرتے ہیں۔ اور نہ کرنے لائق چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اِس شک کو رفع کرنے کے لئے کہ اُن کو دیوتاؤں میں شمار کرنا چاہئے۔ یا اُسروں میں۔ ارجن نے کہا۔

अर्जुनउवाच। ये शास्त्रविधिमुत्सृज्य यजन्ते श्रद्धया

ऽन्विताः। तेषां निष्ठातु का कृष्ण सत्त्वमाहोरजस्तमः॥१॥

(۱) ہے کرشن جو لوگ شاستر کا طریقہ چھوڑ کر شردھا سے کرم کرتے ہیں۔ اُن کا قیام کس میں ہے۔ ستوگن میں یا رجوگن میں یا توگن میں

شرح ۔ شاستر کا طریقہ چھوڑنا یعنے آلکس سے شرتی سمرتی پر عمل نہ کرنا یہ لکھشن اُسروں کا ہے۔ اور شردھا سے کرنا یعنے بزرگوں کی رسم کے مطابق دیوتا وغیرہ کا پوجن کرنا یہ لکھشن دیوتاؤں کا ہے۔ دونوں صورتوں میں نہ اُن کو اُسر کہا جاتا ہے۔ اور

نہ دیوتا۔ اِس لئے ارجن نے پوچھا اُن کا قیام کِن میں ہے۔ آیا بسبب ستوگن کے دیوتاؤں میں ہے۔ یا بسبب رجوگن کے اُسردن میں ”ہے کرشن“ اِس کا بھاؤ (مطلب) یہ ہے کہ اے بھگتوں کے پاپ ناش کرنے والے اِس کو نرنے کر کر کہئے +

تمہید۔۲

شاستر کے طریقہ کے بغیر صرف شردھا سے پوجا وغیرہ کرنے والے بسبب الگ الگ شردھا کے تین طرح کے ہیں۔ ساتکی شردھا والے دیوتا ہیں۔ اور شاستر وکت کرم کر کر اُن کا پھل بھی پاتے ہیں۔ اور جو راجسی یا تامسی شردھا رکھتے ہیں۔ وہ اُسر ہیں۔ نہ اُنہیں شاستر وکت کرموں کا ادھکار ہے۔ اور نہ اُن کا کچھ پھل ہی ہے۔ اِس طرح اِن کا نرنے (شرح) کر کر ارجن کا شبہ مٹانے کے لئے۔ شری بھگوان نے کہا۔

श्रीभगवानुवाच। त्रिविधा भवति श्रद्धा देहिनां सा स्वभा
वजा। सात्विकी राजसी चैव तामसी चेति तां शृणु ॥२॥

پچھلے کرموں کے موافق جانداروں کی تین طرح کی شردھا ہوتی ہے۔ ساتکی راجسی۔ تامسی اس کو مجھ سے سُن

شرح۔ جن کو پیدائش سے ہی شاستر کے سنسکار پڑ جاتے ہیں۔ یعنے پنڈت لوگ اُن کی شردھا فقط ساتکی ہوتی ہے۔ مگر جن کی شردھا پچھلے کرموں کے موافق ہوتی ہے۔ یعنے بغیر شاستر کے گیان کے سبھاوک از خود ہی وہ تین طرح کی ہے۔ ساتکی۔ راجسی۔ تامسی۔ اُس کو مجھ سے سُن۔ اُس کے سننے سے تجھ کو خود پتہ لگ جائیگا۔ کہ کون دیوتا ہے۔ اور کون اُسر۔

تمہید۔۳

تین طرح کی شردھا کا ایک کارن پچھلے کرم بیان ہوئے۔ اور دوسرا کارن انتھ کرن ہے۔ جو اصل سبب ہے۔ یعنے اوپادان کارن۔ اِس پر ذیل کا شلوک

सत्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत।
श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥३॥

اے بھارت سب کی شردھا ان کے انتھ کرن کے موافق ہوتی ہے۔ یہ پرش شردھا روپ ہے۔ جیسی جس کی شردھا ہے وہ ویسا ہی ہے۔

شرح۔ انتھ کرن سو کھشم تتوں (عناصر لطیف) سے جن میں ست گن زیادہ اور رج تم تھوڑا ہے ہوتا ہے اس لئے انتھ کرن پرکاش روپ ہے یعنے صاف مگر انتھ کرنوں میں بھی فرق ہے دیوتاؤں کے انتھ کرن میں ستوگن زیادہ ہے اور یکھش وغیرہ کے انتھ کرن میں رجوگن زیادہ اور بھوت پریت وغیرہ میں تموگن زیادہ اور انسانوں کے انتھ کرن میں تینوں گن ملے ہوئے انسانوں میں جس کو شاستر کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے رج تم گن دب جاتے ہیں۔ اور جس کو یہ طاقت حاصل نہیں اُسکی شردھا موافق اسکے انتھ کرن کے ہوتی ہے ستوگن کی زیادتی سے ساتکی شردھا اور رجوگن کی زیادتی سے راجسی اور تموگن کی زیادتی سے تامسی۔ بھارت کہ کر کہا ارجن اپنے خاندان کے لحاظ سے یا گیان کا شوق رکھنے سے ساتکی سبھاؤ ہے۔ اور یہ کہ شاستر کا طریقہ چھوڑ کر شردھا سے کرم کرنے والے کا قیام کس میں ہے۔ اِس کا یہ جواب دیا گیا ہے۔ کہ جس کے انتھ کرن میں شاستر کا گیان نہیں۔ اُس کا انتھ کرن تینوں گن سے مِلا ہوا ہے۔ اِس لئے یہ پرش شردھا روپ ہے۔ جیسی جس کی راجسی۔ تامسی شردھا ہوتی ہے۔ وہ وہی ہے۔ اور وہی اِس کا یقین ہے۔

تمہید۔ ۴

انسان کا یقین اُس کی شردھا سے جانا جاتا ہے۔ اور شردھا کا دیوتا وغیرہ کے پوجن سے اِس پر ذیل کا شلوک ٭

यजन्ते सात्त्विका देवान् यक्षरक्षांसि राजसाः ।
प्रेतान् भूतगणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जनाः ॥ ४ ॥

(۴) ساتکی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اور راجسی یکھش اور راکھشوں کو اور تامسی بھوت پریت گنوں کو۔

شرح۔ جن کو شاستر کا گیان نہیں۔ سبھاؤ سے ساتکی ہیں۔ وہ وسو و رودر وغیرہ ساتکی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ اور راجسی کبیر وغیرہ راجسی یکھشوں کو۔ اور جو

تامسی ہیں وہ اُن بھوت پریت وغیرہ کو جو اپنے دھرم سے گر کر براہمنوں سے بھوت وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ براہمنوں کے بھوت بننے میں منوجی کا قول۔

سونترارتھ

جو براہمن اپنے دھرم کو چھوڑ دیتا ہے دھرکر منہ میں آگ رکھنے والا پربت ہو جاتا ہے۔

تمہید۔ ۶۹۵

شاستروکت (مطابق شاستر) طریقوں پر نہ چلنے والوں کا قیام کر کس گن میں ہے۔ پوجا وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اُن میں بعض تو بسبب پچھلے جنموں کے ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا راجسی تامسی سبھاؤ بدل جاتا ہے۔ اور ساتکی ہو کر شاستر وکت کرم کرتے ہیں۔ اور بعض بدستور اپنے ہٹ پر رہتے ہیں۔ بدچلنی سے اور بدچلنوں کی صحبت سے راجسی تامسی سبھاؤ کو نہ چھوڑ کر خلاف شاستر کام کر کے اِس اور اُس لوک میں دونوں جگہ دُکھ پاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے افعال کے متعلق ذیل کے دو شلوک۔

अशास्त्रविहितं घोरं तप्यन्ते ये तपो जनाः ।
दंभाऽहंकारसंयुक्ताः कामरागबलान्विताः ॥ ५ ॥

कर्शयन्तः शरीरस्थं भूतग्राममचेतसः ।
मां चैवांतः शरीरस्थं तान् विद्ध्यासुरनिश्चयान् ॥ ६ ॥

(۵) دنبھ (فریب) آہنکار کام (خواہش) راگ بل سے یکت لوگ شاستر کے خلاف گھور تپ کرتے ہیں۔

(۶) جسم کے تتوں کو سکھاتے ہیں۔ اور مجھ کو بھی جو جسم میں مقیم ہوں۔ ایسے لوگوں کا یقین اسُری ہے۔

شرح۔ گھور تپ مثلاً گرم سلا پر تپنا وغیرہ یہ تپ خلاف شاستر اور خلاف ظاہرا دلیل اور قیاس کے ہے۔ اور سوائے بودھ شاستر کے۔ اِس [illegible] کرنے کا

کہیں ذکر نہیں ہے۔ ایسے تپ سے ناحق آپ کو اور اوروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

دنبھ۔ آہنکار۔ کام۔ راگ بل کے معنے

دنبھ۔ دکھلاوے کا مہاتما بننا۔

آہنکار۔ آپ کو بڑا لائق جاننا۔

کام۔ خواہش

راگ۔ چیزوں سے الفت

بل۔ چیزوں کی خاطر تکلیف اٹھانا۔

کام راگ بل کے دوسرے معنے

کام۔ وشیوں کی خواہش

راگ۔ وشیوں سے الفت

بل۔ کام کرنے کا ہٹ

شرح۔ اور بے فائدہ برت وغیرہ کر کر جسم کے پانچ تتوں کو سکھاتے ہیں۔ اور مجھ کو بھی جو جسم میں بھوگتا روپ ہو کر یا بدھی اور بدھی کی برتیوں کا ساکھشی انتر یامی روپ ہو کر استھت ہوں۔ مجھ کو سکھلانے کا یہ مطلب ہے کہ وید شاستر جو یری آگیا ہے۔ اس کو نہیں مانتے۔ ان لوگوں کے لئے یہاں بھی تکلیف۔ اور نرک میں بھی دکھ۔ سکھ سے خالی اسروں کی طرح رہتے ہیں۔ یعنے دیکھنے کے انسان اور عمل اس کے برعکس۔ ایسے لوگوں کا یقین اسری ہے۔ یعنے قوم کے اسر نہیں۔ کام اسروں کا کرتے ہیں۔

تمہید ۔ ۷

انسان ساتکی کرموں سے دیوتا ہو جاتا ہے۔ اور راجسی تامسی سے اسر۔ اس لئے ساتکی کرم کرانے اور راجسی۔ تامسی چھوڑانے کے لئے تین تین طرح کے بھوجن یگ تپ دان کا بیان۔

आहारस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रियः ।
यज्ञस्तपस्तथा दानं तेषां भेदमिमं शृणु ॥ ७ ॥

(۷) سب منشوں کو تین طرح کا بھوجن پیارا ہے۔ اور اسی طرح یگ تپ اور دان بھی تین تین طرح کا ہے۔ اُس کا بھید مجھ سے سُن۔

شرح۔ بسبب تین گنوں کے نہ صرف شردھا ہی تین طرح کی ہے۔ بلکہ بھوجن جس کا پھل اسی دنیا کا ہے۔ اور یگ تپ دان جن کا پھل پرلوک میں ملتا ہے۔ سب تین تین طرح کا ہے۔ یاگ کی تعریف میں کلپ سوتر پرمان۔

سوتر ارتھ

یاگ کی ساگری اور دیوتا اور دیوتا کے ارپن ساگری دینا بھاگ کہلاتا ہے۔ نروکت شاستر کا پرمان۔

سوتر ارتھ

دیوتا کے واسطے ساگری دینے کا نام یاگ ہے۔

یاگ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یاگ دوسرا ہوم۔ یاگ کے منتروں میں جھتی پد دیکر اور کھڑے ہوکر اور منتر کے آخیر وکھٹکار رکھ کر آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ اور ہوم کے منتروں میں جھوتی پد دیکر اور منتر کے آخیر سواہا کہ کر آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ یہ کلپ کار کے مطابق یاگ کا فرق ہے

تپ۔ کرچھر چندرائیں وغیرہ برت کر کر جسم اور حواسوں کا سکھانا۔

دان۔ کسی چیز سے اپنا تعلق ہٹا کر دوسرے کا کر دینا اس طرح کے بھوجن یگ تپ دان کا بھید مجھ سے سُن۔

تمہید ۔ ۸

بھوجن یگ تپ دان کا بائیسویں شلوک تک رتن

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः ।
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः ॥८॥

(۸) جو بھوجن عمر طبیعت کا قرار طاقت تندرستی خوشی اور محبت کا بڑھانے والا ہے۔ اور رسدار چکنا دیر تک طاقت رکھنے والا دل پسند ساتکی بھوجن ہے۔ وہ ستوگنی کو عزیز ہے۔

कट्वम्ललवणात्युष्णतीक्ष्णरूक्षविदाहिनः ।
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥ ९ ॥

(۹) اور کڑوا - کھٹا - سلونا گرم - تیز - روکھا - اندر جلانے والا بھوجن راجسی ہے - اور رجوگنی کو عزیز ہے - اور نتیجہ اُس کا دُکھ غم اور بیماری ہے

यातयामं गतरसं पूतिपर्युषितं च यत् ।
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥ १० ॥

(۱۰) اور پہر کا پکا ہوٗا ذائقہ بدلا ہوٗا بدبودار جوٹھا - ناپاک بھوجن تامسی ہے اور تموگنی کو عزیز ہے -

شرح - پہر کا پکا ہوٗا بھوجن اس کے ایک معنے باسی بھوجن ہے - اور دوسرے معنے سوامی شنکراچاریہ کے مطابق آدھا کچّا اور آدھا پکا ہیں - اور ضائقہ بدلا ہوٗا - جیسا کہ دودھ میں سے ماکھن - اور بدبودار اور جُوٹھا اور ناپاک یعنے مانس وغیرہ جس کا کھانا شاستر کے رو سے منع ہے - یہ سب تامسی بھوجن ہے اور تموگنی کو مرغوب ہے - ستوگنی کو اس سے پرہیز چاہئے -

بھاوٗ ارتھ - رجوگنی بھوجن کی طرح تموگنی بھوجن کا بھی نتیجہ دُکھ - غم اور بیماری ہے مگر شلوک میں اس کا ذکر اِس وجہ سے نہیں ہوٗا کہ اُس کی خاصیت ظاہر ہے -

اِن تین طرح کے کھانوں (بھوجن) میں جو جو ضائقہ وغیرہ ہے - وہ ساتکی ہے - اور جو جو کڑوا وغیرہ ہے وہ راجسی ہے - اور جو جو باسی وغیرہ ہے وہ تامسی ہے - یہ راجسی تامسی دونوں قسم کے کھانے ساتکی کھانے کی ضد ہیں -

بیماری کا کرنے والا عمر و ل ے قرار طاقت تندرستی کو - اور دُکھ اور غم کا کرنے والا خوشی اور کھانے کی رغبت کو -

تامسی کھانوں کی سانکی سے ضد

ضائقہ بدلا ہوا ضائقہ بگاڑتا ہے - اور باسی چکنا کو - اور بدبودار طاقت کو۔ اور جوٹھا اور ناپاک پسندیدہ کو - اسطرح کے کھانوں سے عمر اور طبیعت کا قرار کم ہو جاتا ہے -

راجسی کھانے سانکی ظاہرا ضد ہیں - اور تامسی کھانے ظاہر ضد بھی اور پرلوک تک دُکھ دینے والے بھی

تمہید - ۱۱

تین طرح کے یگ کا بیان -

अफलाकांक्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ॥
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्त्विकः ॥ ११ ॥

(۱۱) جو یگ پھل کی خواہش چھوڑ کر باقاعدہ ضروری جانکر کیا جاتا ہے - اُس کو سانکی یگ کہتے ہیں -

شرح - اگنی ہوتر درش پورن ماس چترماس وشنو بند جتی شٹوم وغیرہ یگوں میں جو یگ کسی کامنا سے کیا جاتا ہے - اُس میں یگ کے ہر ایک قاعدے کا پورا ہونا ضروری ہے - اور جو بغیر کسی کامنا (خواہش) کے کیا جاتا ہے - اُس میں ضروری نہیں ہے - یعنے خواہ وہ پورے قاعدہ سے کیا جائے - خواہ کسی چیز کی کمی کے بدلے دوسری چیز ڈالکر کیا جائے - اس طرح دو طرح کے یگ میں جو یگ پھل کی خواہش چھوڑ کر باقاعدہ ضروری جانکر یعنے یہ سمجھ کر کہ اس کا کرنا فرض ہے اور نہ کرنا گناہ ہے - انتہ کرن (دل) کی صفائی کے لئے کیا جاتا ہے - اُس کو سانکی یگ کہتے ہیں -

अभिसंधाय तु फलं दंभार्थमपि चैव यत् ॥
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥ १२ ॥

(۱۲) اے بھرت بنش میں سریشٹ جو یگ پھل کی خواہش سے کیا جاتا ہے یا کسی دنبھ سے اُس کو راجسی یگ جان -

कट्वम्ललवणात्युष्णतीक्ष्णरूक्षविदाहिनः ।
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥ ९ ॥

(۹) اَور کڑوا - کھٹا - سلونا گرم - تیز - روکھا - اندر جلانے والا بھوجن راجسی ہے - اَور رجوگنی کو عزیز ہے - اور نتیجہ اُس کا دُکھ غم اور بیماری ہے

यातयामं गतरसं पूतिपर्युषितं च यत् ।
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥ १० ॥

(۱۰) اَور پہر کا پکا ہؤا ذائقہ بدلا ہؤا بدبودار جوٹھا - ناپاک بھوجن تامسی ہے اَور تموگنی کو عزیز ہے -

شرح - پہر کا پکا ہؤا بھوجن اِس کے ایک معنے باسی بھوجن ہے - اور دوسرے معنے سوامی شنکراچاریہ کے مطابق آدھا کچا اَور آدھا پکا ہیں - اَور ضائقہ بدلا ہؤا - جیسا کہ دودھ میں سے ماکھن - اَور بدبودار اور جُوٹھا اَور ناپاک یعنے مانس وغیرہ جس کا کھانا شاستر کے رو سے منع ہے - یہ سب تامسی بھوجن ہے اور تموگنی کو مرغوب ہے - ستوگنی کو اِس سے پرہیز چاہئے -

بھاؤ ارتھ - رجوگنی بھوجن کی طرح تموگنی بھوجن کا بھی نتیجہ دُکھ - غم اَور بیماری ہے مگر شلوک میں اس کا ذکر اِس وجہ سے نہیں ہؤا کہ اُس کی خاصیت ظاہر ہے -

اِن تین طرح کے کھانوں (بھوجن) میں جو جو ضائقہ وغیرہ ہے - وہ ساتکی ہے - اَور جو جو کڑوا وغیرہ ہے وہ راجسی ہے - اور جو جو باسی وغیرہ ہے وہ تامسی ہے - یہ راجسی تامسی دونوں قسم کے کھانے ساتکی کھانے کی ضد ہیں -

بیماری کا کرنے والا عمر دل کے قرار طاقت تندرستی کو - اور دُکھ اَور غم کا کرنے والا خوشی اَور کھانے کی رغبت کو -

تامسی کھانوں کی ساتکی سے ضد

ضائقہ بدلا ہوا ضائقہ بگاڑتا ہے۔ اور باسی چکنا کو۔ اور بد بودار طاقت کو۔ اور جوٹھا اور ناپاک پسند بدہ کو۔ اسطرح کے کھانوں سے عمر اور طبیعت کا قرار کم ہو جاتا ہے۔

راجسی کھانے ساتکی ظاہرا ضد ہیں۔ اور تامسی کھانے ظاہر ضد بھی اور پرلوک تک دُکھ دینے والے بھی

تمہید۔ ۱۱
تین طرح کے یگ کا بیان۔

अफलाकाङ्क्षिभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ॥
यष्टव्यमेवेति मनः समाधाय स सात्त्विकः ॥ ११ ॥

(۱۱) جو یگ پھل کی خواہش چھوڑ کر باقاعدہ ضروری جانکر کیا جاتا ہے۔ اُس کو ساتکی یگ کہتے ہیں۔

شرح۔ اگنی ہوتر درش پورن ماس چترماس وشنو بند جوتی شٹوم وغیرہ یگوں میں جو یگ کسی کامنا سے کیا جاتا ہے۔ اُس میں یگ کے ہر ایک قاعدے کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اور جو بغیر کسی کامنا (خواہش) کے کیا جاتا ہے۔ اُس میں ضروری نہیں ہے۔ یعنے خواہ وہ پورے قاعدہ سے کیا جائے۔ خواہ کسی چیز کی کمی کے بدلے دوسری چیز ڈالکر کیا جائے۔ اس طرح دو طرح کے یگ میں جو یگ پھل کی خواہش چھوڑ کر باقاعدہ ضروری جانکر یعنے یہ سمجھ کر کہ اس کا کرنا فرض ہے اور نہ کرنا گناہ ہے۔ انتھکرن (دل) کی صفائی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اُس کو ساتکی یگ کہتے ہیں۔

अभिसंधाय तु फलं दंभार्थमपि चैव यत् ॥
इज्यते भरतश्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥ १२ ॥

(۱۲) اے بھرت بنش میں سریشٹ جو یگ پھل کی خواہش سے کیا جاتا ہے یا کسی دنبھ سے اُس کو راجسی یگ جان۔

شرح۔ پھل کی خواہش سے کئے ہوئے یگ کا نتیجہ سورگ ہے۔ اور دنیہ سے کئے ہوئے کا دنیا کی بڑائی اور کچھ نہیں۔ اے بھرت منش میں سریشٹھ تجھ کو ایسے یگ سے پرہیز چاہئے۔ اِسی غرض سے یہ تجھ کو سنایا ہے۔ تیرے کرنے کے لائق ساتکی یگ ہے۔

विधिहीनमसृष्टान्नं मंत्रहीनमदक्षिणम् ॥
श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परिचक्षते ॥ १३ ॥

(۱۳) بغیر ودھی بغیر انّ دیئے بغیر منتر پڑھے بغیر دکھشنا دیئے بغیر شردھا کیا ہوا یگ تامسی کہلاتا ہے۔

شرح۔ تامسی یگ کی پانچ وجہ بیان کی گئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یگ ودھی سے نہ کیا جائے تو بھی تامسی ہے۔ البتہ ایک ایک یا دو دو وجہ کی کمی سے تامسی یگوں کی قسمیں مختلف ہو جاتی ہیں۔ اگر یگ کے پانچوں امور ہی نہ ہوں تو پھر اُس یگ کو بڑا بھاری تامسی یگ کہنا چاہئے۔ راجسی یگ کو ہر حال اِس سے ترجیح ہے۔ کیونکہ اُس کا کرنا شاستر وکت ہے۔ اگر اُس سے انتھ کرن کی صفائی نہیں ہوتی تو بھی اُس کا پھل ضرور ہے۔ اور اِس تامسی کا کچھ بھی نہیں

تمہید۔ ۱۴

من گفتگو اور جسم سے کئے جانے والے تین طرح کے تپ کا بیان۔

देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम् ॥
ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥ १४ ॥

(۱۴) دیوتا براہمن گورو اور پنڈت کی پوجا پاکیزگی صفائی برہم چریہ اہنسا جسمانی تپ ہے۔

شرح۔ دیوتا۔ برھما وشنو شو سورج اگنی درگا وغیرہ

براہمن۔ اُوتم براہمن

گورو۔ ماتا پتا اور گورو

پنڈت۔ وید کا تت (اصلیت) جاننے والا

پوجا - سیوا - نمسکار
پاکیزگی - مٹی سے جسم کی صفائی
صفائی - دل میں دغا نہ ہونا
برھم چریہ - غیر عورت سے پرہیز
اہنسا - جانداروں کو تکلیف نہ دینا -
یم نیم - وغیرہ بھی یہ سب جسمانی تپ ہے

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत् ॥
स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥ १५ ॥

(۱۵) کسی کو تکلیف نہ دینے والا سچا اچھا لگنے والا پیار بڑھانے والا وید پڑھنے یا پڑھانے والا وچن بانی کا تپ ہے -

شرح - اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو وچن مذکورہ بالا صفات سے مِلا ہوُا ہوتا ہے وہ بانی کا تپ ہے - جیسا کہ "اے پیارے من میں شانتی کر - وید پڑھ - اِس سے تیرا کلیان ہوگا" اِس میں ساری صفات موجود ہیں - راستی بھی - محبت بھی - بلاضرر بھی - اور انجام بھی اچھا -

मनःप्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ॥
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥ १६ ॥

(۱۶) من میں خوش رہنا سب سے پیار رکھنا - خاموش رہنا اندریاں قابو رکھنا - انتھ کرن کی شدھی من کا تپ ہے -

شرح - ۱ - من میں خوش رہنا - کسی بات کو یاد کر کر نہ گھبرانا
۲ - سب سے پیار رکھنا - بُرائیوں کو یاد نہ کرنا -
۳ - خاموش رہنا - تنہائی میں آتما کا چنتن (یاد) کرنا یا فضول بھاشیہ کاروں کے من کا روکنا - جس سے خاموشی خود ہی ہو جاتی ہے +
۴ - اندریاں قابو رکھنا - من کی برتیاں روکنا یعنے آتم نگرہ

۵ - انتھ کرن کی شدھی - کام کرودھ کا نہ ہونا یا بقول بھاشیہ کاروں کے چپل نہ ہونا

تمہید ۱۷

بلحاظ ست رج تم گنوں کے جسم گفتگو اور من کا تینں طرح کا تپ

श्रद्धया परया तप्तं तपस्तत्त्रिविधं नरैः ॥
अफलाकांक्षिभिर्युक्तैः सात्विकं परिचक्षते । १७ ॥

(۱۷) بلا پھل کی خواہش کے ساودھان ہو کر شردھا سے کیا ہوا
تینوں طرح کا تپ ساتکی کہلاتا ہے۔

شرح - تینوں طرح مراد جسم گفتگو اور من سے

सत्कारमानपूजार्थं तपो दंभेन चैव यत् ॥
क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलमध्रुवम् ॥ १८ ॥

(۱۸) جو ستکار مان پوجا کی غرض سے دنبھ سے تپ کرتے ہیں -
وہ راجسی کہلاتا ہے۔

شرح - ستکار کی غرض سے یعنے ساد ہو تپسوی براہمن کہلانے کی غرض سے
یعنے اس خواہش سے کہ کوئی اُٹھ کر تعظیم کرے اور سر جھکائے - پوجا کی غرض سے -
یعنے اس خواہش سے لوگ میرے چرن دھوئیں - اور مجھ کو دھن دیں - اس طرح دنبھ
(فریب) سے کیا ہوا تپ راجسی کہلاتا ہے - اس کا پھل سوائے اس دنیا کے اور کچھ
نہیں - اور وہ بھی دیر تک رہنے والا نہیں - اور یہ بھی ضرور نہیں کہ لوگ اُس کی
عزت کریں ‌+

मूढग्राहेणात्मनो यत् पीडया क्रियते तपः ॥
परस्योत्सादनार्थं वा तत्तामसमुदाहृतम् ॥ १९ ॥

(۱۹) موہرتا سے جسم کو دُکھ دیکر یا دوسروں کو دُکھ دینے کے لئے
جو تپ کرتے ہیں - وہ تامسی تپ کہلاتا ہے -

تمہید۔ ۲۰
تین شلوکوں میں تین طرح کے دان کا ورنن

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥ २० ॥

(۲۰) اچھی جگہ اور اچھے وقت اور مستحق آدمی کو جس سے اپنا کچھ فائدہ نہیں۔ جو دان دیا جائے۔ وہ ساتکی کہلاتا ہے۔

شرح۔ اچھی جگہ کوروچھتر وغیرہ سے مراد ہے اور اچھا وقت سورج گرہن وغیرہ سے۔ ایسی جگہ اور وقت میں مستحق آدمی کو تلا وغیرہ جو دان دیا جائے۔ وہ دان ساتکی کہلاتا ہے۔

مستحق آدمی اُس کو کہتے ہیں جس سے اپنا کچھ کام نہ ہو۔ اور وہ اپنے علم اور تپ سے ججمان کی رکھشا کر سکتا ہو۔ دان کے متعلق سمرتی پرمان۔

سمرتی ارتھ

جو شخص علم اور تپ کے بل سے اپنی اور ججمان کی رکھشا کر سکتا ہے۔ وہ دان لینے کا مستحق ہے۔

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।
दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥ २१ ॥

(۲۱) جو کسی کام کی امید سے یا پھل کی خواہش سے یا بڑے کلیش سے دان دیا جاتا ہے۔ وہ راجسی کہلاتا ہے۔

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।
असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

(۲۲) ناپاک جگہ بے وقت غیر مستحق آدمی کو بلا عزت بلا خاطر جو دان دیا جائے وہ تموگنی کہلاتا ہے۔

شرح- ناپاک جگہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک قدرتی- دوسری کی ہوئی- اور بے وقت یعنے سنکرانت اور اماوس کے بغیر- اور غیر مستحق کو یعنے نٹ وغیرہ جن میں علم یا تپ نہیں ہوتا- اُن کو جو دان دیا جائے وہ تموگنی کہلاتا ہے۔ یا اگر کسی مستحق (ادھگاری) کے مِل جانے پر بغیر اچھی طرح کے بولائے اور چرن دھوئے کے دیا جائے یا یہ کہ جگہ بھی اچھی ہو اور آدمی بھی مستحق ہو مگر بغیر خاطر تواضع کے دان دیا جا- وہ بھی تامسی کہلاتا ہے۔

تمہید-۲۳

بھوجن یگ تپ دان کو اِس غرض سے بیان کیا گیا ہے کہ اُن کو ستوگنی طریقہ میں اختیار کرنا چاہیئے- اور تموگنی طریقہ میں چھوڑنا چاہیئے- بھوجن کے طریقہ میں اگر کوئی نقص رہ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ وہ پرلوک کے متعلق نہیں لیکن یگ تپ دان کے طریقہ میں ستوگنی کر کر بھی اگر کوئی فرق رہ جائے تو پھر ساری کوشش بے فائدہ ہو جاتی ہے- اور کچھ نتیجہ نہیں ملتا ہے- اِس لئے اِس اندیشہ اور گھبرا کو دور کرنے کے لئے بڑے دیالو بھگوان کرشن چندر نے بطور پراسچت کے ایک اوپائے بتا دیا ہے وہ یہ کہ جو کام شروع کیا جاوے اُس کے پہلے اُوم تت ست یہ منتر پڑھ لینا چاہیئے- اِس پر ذیل کا شلوک-

ॐ तत्सदिति निर्देशो ब्रह्मणस्त्रिविधः स्मृतः ।
ब्राह्मणास्तेन वेदाश्च यज्ञाश्च विहिताः पुरा ॥ २३ ॥

(۲۳) اوم تت ست یہ تین طرح برھم کا نام ہے- اِسی نام سے شروع میں براہمن وید اور یگ بنے-

شرح- اوم تت ست یہ پرماتما کا نام ہے- تین اُس کے حصّہ ہیں ویدانت جاننے والے اور پُرانے مہرشی یہی اُس کا ارتھ کرتے ہیں- اس لئے یہ نام جاپ کرنے کے قابل ہے- گو یہ ذکر شلوک میں نہیں ہے پر تو بھی اِس کا مطلب یہی ہے جس طرح یاگ میں سوم بھوجن کو بغیر اُس کے کھانے کے ذکر کے وکھٹ منتر کے پڑھنے والا اُس کو کھاتا ہے- اُسی طرح یہاں اِن ناموں کا مطلب اُن کے جاپ سے

ہے۔ اِس پر جیمینی سوتر پرمان

سنسکرت

جتنے واکیہ ہوتے ہیں۔ بباعث پرلوک میں پھل دینے
کے سبب وہی سہت ہوتے ہیں یعنے کرنے کے لائق۔

یگ تپ دان کے بعد اوم تت ست کا ذکر بھی فقط اسی غرض سے کیا گیا
ہے کہ اِن ناموں کے جاپ سے یگ وغیرہ میں کوئی الجھن نہ پڑے سوائے اِس کے
اِن کا اَور کچھ مطلب نہیں۔ یگ تپ دان۔ پوری ودہی (قاعدہ) سے نہ کیا ہوا
مکمل نہیں ہوتا ہے۔ یعنے اِس کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اوم تت ست
کا بھی بغیر کسی کے ساتھ ملانے کے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ نتیجہ دونوں
کے ملنے سے بر آتا ہے۔ جیسا کہ لڑائی میں ایک کا رتھ اَور دوسرے کا گھوڑا جاتا رہے
تو تاوقتیکہ دونو مل نہ جائیں۔ الگ الگ دونوں ناکارہ ہیں۔ غرض اُوم تت
ست یہ ایشور کے نام ہیں۔ اُن کو یگ وغیرہ کے ساتھ ملانے سے یگ وغیرہ
کی سدھی ہو جاتی ہے۔ اِس پر سمرتی پرمان۔

سمرتی ارتھ

اگر یاگ میں کوئی کام بوجہ العرضی رہ بھی جاوے تو اُس کی کمی
ایشور نام کو یاد کر کر پوری ہو جاتی ہے۔

ہر ایک مہاتما اسی طریقہ پر عمل کرتے ہیں۔ اَور ایشور نام کی بڑائی بھی اسی غرض
سے کہ کرم مکمل ہو جاوے کی گئی ہے۔ براہمن وید اَور یگ کا ظہور بھی انہی ناموں سے
ہوتا ہے۔ براہمن سے مراد براہمن کھشتری ویش سے ہے۔ اَور وید سے یگ اَور
اُس کے سادھنوں سے اور یگ سے کرموں سے اِس سے بھی ثابت ہے کہ جن ناموں
سے یگ وغیرہ کا ظہور ہوا ہے اگر اُن میں کوئی کمی رہ جاوے تو وہ انہی کی برکت سے پوری
ہو سکتی ہے۔ غرض اوم تت ست اُس منتر کا بڑا پرتاپ ہے۔

تمہید ۲۴

جس طرح اکار اُوکار مکار کا ارتھ کر کر تینوں کا مجموعہ ایک اُونکار ہو جاتا ہے۔ اُسی
طرح تت ست کا ارتھ کر کر تت ست کا مجموعہ برھم ہو جاتا ہے۔ اِس طرح اوم تت

ست یہ تین نام ہیں - ذیل کے شلوک میں اوم نام کا ورنن -

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदानतपः क्रियाः ।
प्रवर्तंते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥ २४ ॥

(۲۴) وید جاننے والے جب یگ تپ دان وغیرہ کرموں کو کرتے ہیں - تب پہلے اُوم کا اوچارن کر لیتے ہیں -

شرح - ویدوں میں برھم کا نام اُوم ہے - اس لئے وید وادی یگ تپ دان وغیرہ کرموں کو اوم کا اوچارن کر کر شروع کرتے ہیں - یہ نام ہر ایک بگھنوں کے دور کرنے والا ہے - اور اگر اوم تت ست پورا نام لیا جائے تو پھر بگھنوں کے دور ہونے کا تعجب ہی کوئی نہیں -

تمہید - ۲۵

تت نام کا ورنن

तदित्यनभिसंधाय फलं यज्ञतपः क्रिय ः ।
दानक्रियाश्च विविधाः क्रियन्ते मोक्षकांक्षिभिः ॥२५॥

(۲۵) موکھش چاہنے والے پھل کی خواہش چھوڑ کر تت نام کہ کر یگ تپ دان کئی طرح کا کرم کرتے ہیں -

شرح - تتومسی شرتی میں تت برھم کا نام ہے - موکھش چاہنے والے تت نام کہکر پھل کی خواہش چھوڑ کر انتھ کرن کی شدھی کے لئے یگ تپ دان وغیرہ کرم کرتے ہیں - اس لئے تت یہ نام بڑا اعلے ہے -

تمہید - ۲۶

ذیل کے دو شلوکوں میں سَت نام کا ورنن

सद्भावे साधुभावे च सदित्येतत्प्रयुज्यते ।
प्रशस्ते कर्मणि तथा सच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥ २६ ॥

(۲۶) اے پرتھا کے بیٹے وستو (شے) کے ہونے میں اور وستو کو اچھا جاننے میں ست نام کا اوچارن ہوتا ہے اور ایسا ہی اچھے کاموں میں۔

شرح ۔ شرتی میں ست نام برھم کا ہے۔ اِس پر شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

سویت کیتو سے اودالک نے کہا۔ اے پیارے یہ جگت (جیو) ظہور ہونے سے پیشتر ست تھا۔

جہاں کسی چیز کے ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ یا اُس کے اچھا ہونے کا شُبہ ہوتا ہے۔ وہاں ست لفظ سے اُس کا جواب دیا جاتا ہے۔ یعنے فلاں چیز موجود ہے۔ اور فلاں اچھی ہے۔ اسی طرح بیاہ وغیرہ جلد خوشی کے دینے والے کاموں میں بھی ست لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ پس ثابت ہے کہ اِس ست نام میں یگ کا بگھن دور کرنے اور اُس کا پھل سدھ کرنے کی بڑی طاقت ہے۔ اِس لئے یہ نام سب سے اعلےٰ ہے

यज्ञे तपसि दाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ।
कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥ २७ ॥

(۲۷) یگ تپ دان میں یقین کرنے کو ست کہتے ہیں۔ اور جو کرم اُن کے لئے کیا جاتا ہے۔ اُس کو بھی ست کہتے ہیں۔

شرح ۔ ست کی ایک تعریف یہ ہے کہ یگ تپ دان میں یقین ہو۔ اور دوسری تعریف یہ ہے کہ اُن کے لئے کرم ہو۔ یا یہ کہ شدھ برھم کے گیان کے لئے بلا کامنا کرم ہو۔ اِس طرح کے کرموں میں جو کمی رہ جاتی ہے۔ وہ ست نام کی برکت سے دُور ہو جاتی ہے۔

بھاؤ ارتھ

اُس کا مطلب یہ ہے کہ جس منتر کا ایک ایک نام بگھن دُور کر دیتا ہے اِس کا پورا نام اوم تت ست لینا کیسا مفید ہے۔

تمہید - ۲۸

الکس سے شاستر کا طریقہ چھوڑ کر جو صرف بزرگوں کی رسمیں دیکھنے سے شردھا سے یگ تپ دان کرتے ہیں - اُن میں جو بھول کر کمی رہ جاتی ہے، وہ کمی اوم تت ست منتر کے اچارن سے پوری ہو جاتی ہے - مگر جو بے اعتقادی سے شاستر کا طریقہ چھوڑ دیتے اور اپنی مرضی کے یگ وغیرہ کرتے ہیں - اُن کی کمی اوم تت ست منتر سے پوری نہیں ہوتی - اِس پر ذیل کا شلوک -

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत्‌।
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥ २८ ॥

(۲۸) اے پارتھ بلا شردھا آگ میں ہون کیا ہوا یا دان دیا ہوا یا تپ کیا ہوا سب است ہو جاتا ہے نہ کچھ اس کا یہاں پھل ہوتا ہے - اور نہ وہاں

شرح - اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو کرم بلا شردھا کیا جاتا ہے وہ است ہو جاتا ہے - یعنے بے فائدہ اوم تت ست منتر بھی وہاں کچھ فائدہ نہیں دیتا - جس طرح پتھر کی سلا پر تخم کا اُگنا ناممکن ہے - ویسے ہی بے اعتقادی سے کئے ہوئے کرم کا نتیجہ ملنا ناممکن ہے بے اعتقادی سے کرم کر کر نہ یہاں نیکنامی ہوتی ہے اور نہ سورگ وغیرہ وہاں (پرلوک) کا سکھ ہے

بھاؤ ارتھ

اِنسان خواہ یہاں کی نیک نامی کی غرض سے کرم کرے خواہ پرلوک کے لئے یعنے سورگ وغیرہ کی غرض سے - خواہ انتھ کرن کی شدھی کی غرض سے - کرم ساتکی شردھا سے کرنے چاہیئے - اُن کرموں کو کرتے ہوئے اتفاقاً کوئی امر بھول جاوے تو اُس کا نقص اوم تت ست کہنے سے رفع ہو جاتا ہے - شری شنکر اچاریہ جی فرماتے ہیں - شردھا سے کئے ہوئے راجسی تامسی کرموں میں بھی کوئی کمی رہ جائے - تو وہ بھی اوم تت ست کے کہنے سے پوری ہو جاتی ہے اور کرم ساتکی ہو جاتا ہے +

اُدھیاے کا خلاصہ

ارجن کے اِس سوال پر کہ جن لوگوں میں اسر اور دیوتا دو طرح کا لکھشن پایا جاتا ہے یعنے شاستر کا طریقہ چھوڑ دینا اسروں کا لکھشن اور شردھا سے بزرگوں کی پیروی کرنا دیوتاؤں کا لکھشن - اُن کو کن میں شمار کرنا چاہیئے - آیا دیوتاؤں میں یا آسروں میں اِس پر یہ نرنے کیا گیا ہے کہ جن کی شردھا راجسی تامسی ہے - اور کرم بھی راجسی تامسی ہیں وہ آسر ہیں - اور جن کی ساتکی شردھا ہے - اور کرم بھی ساتکی ہیں - وہ دیوتا ہیں - اس طرح بھوجن یگ تپ دان کو تین تین طرح کا بیان کرکر یہ ثابت کیا ہے - کہ شردھا سے کرم کرنے والے دیوتا ہیں - اور اشردھا سے کرنے والے اسر۔

ات سری مدہوسودن سرسوتی کرت سری بھگوت گیتا گوہڑارتھ دیپکا کا شردھا ترے و بھاگ یوگ نام ستارھواں ادھیاے سماپت ہوا +

ॐ तत्सदिति श्रीमद्भगवद्गीतासूपनिषत्सु ब्रह्मविद्यायां योगशास्त्रे श्रीकृष्णार्जुनसंवादे श्रद्धात्रयविभागयोगो नाम सप्तदशोऽध्यायः ॥ १७ ॥

اَدھیائے اُٹھارھواں

ستارھویں ادھیاے میں تین طرح کی شردھا اور تین طرح کے بھوجن وغیرہ اور تین طرح کے کرم کے ادھکاریوں کا بغرض ساتکی کرم کرانے اور راجسی تامسی چھوڑانے کے بیان ہُوا - اور اب تین طرح کے سنیاسیوں میں سے تین طرح کے سنیاس کا بیان ہوگا - ایک سنیاس تت گیان کے بعد ہوتا ہے - جس کو چودھویں ادھیاے میں بیان کیا گیا ہے - اور اُس کی ساتکی راجسی تامسی

کوئی قسم نہیں ہے۔ اور دو ملو ودِت شاستر کا بچار روپ تت گیان کی خاطر ہوتا ہے۔ جس کو بحوالہ ذیل کے شلوک کے دوسرے ادھیائے میں بیان کیا گیا ہے

شلوک کا ارتھ

اے ارجن وید کا کلام تینوں گنوں کے نتائج کے متعلق ہے۔ تو
تینوں گنوں سے پرے ہو جا۔

اِس طرح ایک ودِت سنیاس تت گیان کے بعد ہوتا ہے اور دوسرا بودشا سنیاس تت گیان کی خاطر کیا جاتا ہے اور جن کو نہ تت گیان ہوتا ہے۔ اور نہ تت گیان کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کا سنیاس تین طرح کا ہے۔ اُس کو بخوبی جاننے کے لئے ارجن نے کہا۔ تمہید ۔ ۱

अर्जुन उवाच ॥ संन्यासस्य महाबाहो तत्त्वमिच्छामि
वेदितुम्। त्यागस्य च हृषीकेश पृथक्केशिनिषूदन ॥१॥

اے کیشی کے مارنے والے مہاباہو رکھی کیش میں الگ الگ سنیاس
اور تیاگ کو جاننا چاہتا ہوں۔

شرح ۔ سنیاس اور تیاگ یہاں اُس سے مراد ہے جو کرم کے ادھکاری اگیانوں میں متعلق اُن کے کرموں کے تیاگ کے پایا جاتا ہے۔ یعنے کرم بھی کرتے ہیں۔ اور کرموں کا تیاگ بھی کرتے ہیں۔ اُس تیاگ کے معنے سنیاس ہیں۔ اِس قسم کا تیاگ روپ سنیاس انتھ کرن کی شدی کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ اِس کے متعلق ہی ارجن کا یہ سوال ہے کہ میں الگ الگ سنیاس اور تیاگ کو جاننا چاہتا ہوں۔ مطلب یہ کہ کیا سنیاس سے تیاگ اس طرح الگ ہے۔ جیسا کہ گھڑا سے کپڑا الگ۔ یا اس طرح ایک ہیں۔ جیسا کہ براہمن اور ڈنڈی یعنے اگر سنیاس سے تیاگ الگ ہے تو تیاگ کیا ہے۔ اور اگر الگ نہیں ہے تو دو نام کیوں ہیں۔ مہاباہو اور کیشی کے مارنے والا اِس غرض سے کہا کہ آپ میں باہر کا دکھ ہٹانے کی بڑی طاقت ہے۔ اور رکھی کیش اس غرض سے کہ آپ میں اندر کا دُکھ ہٹانے کی بھی طاقت ہے۔ اِس طرح تینوں نام بڑے پریم سے بیان کئے گئے ہیں۔

بھاوارتھ

اِس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کرم کر کر کرموں کے پھل کا تیاگ کرتے ہیں۔ اُن کا وہ تیاگ یعنے سنیاس ساتکی ہے یا راجسی یا تامسی۔ اور نیز یہ کہ اگر سنیاس اور تیاگ ایک ہی بات ہے تو پھر کرموں کے تیاگ اور کرموں کے پھل کے تیاگ میں فرق کیا ہے۔

تمہید - ۲

سنیاس اور تیاگ دونوں سوالوں میں تیاگ کا جواب مختصر جانکر جیسا کہ لوہار کڑاہ بناتا بناتا سوئی کا کام پہلے بنا دیتا ہے۔ شری بھگوان تیاگ کا جواب پہلے دیتے ہیں۔ اِس بہ ذیل کا شلوک۔

श्री भगवानुवाच ॥ काम्यानां कर्मणां न्यासं संन्यासं
कवयो विदुः। सर्वकर्मफलत्यागं प्राहुस्त्यागं विचक्षणाः २

بدھمان کامیہ کرموں کے تیاگ کو سنیاس کہتے ہیں۔ اور سب کرموں کے تیاگ کو تیاگ

شرح - اِشٹی سوم پتر یاگ وغیرہ جن کرموں کو پھل کی خواہش سے کیا جاتا ہے اُن کو کامیہ کرم کہتے ہیں۔ اور اُن کے تیاگ (چھوڑنے) کو سنیاس۔ نتیہ (مقررہ) کرموں کے تیاگ کو سنیاس نہیں کہا گیا۔ بلکہ اُن کو گیان کی خواہش سے کیا جاتا ہے اِس بہ شرتی پرمان۔

شرتی ارتھ

براہمن گیان کی خواہش سے وید پڑھتے ہیں یگ کرتے ہیں دان کرتے ہیں اور تپ کرتے ہیں

وید پڑھنا برہم چاری کا دھرم ہے۔ اور یگ دان گرہستی کا اور تپ بان پرست کا۔ ان دھرموں سے پاپ ناش ہو کر گیان ہو جاتا ہے:۔

اعتراض - پاپوں کے ناش سے تو گیان ہوتا ہی ہے۔ پھر شرتی میں ان دھرموں کے کہنے کی کیا ضرورت ہے

جواب - اگر اِن دھرموں کا حوالہ شرتی میں نہ ہوتا تو پھر یہ یقین نہ ہوتا کہ نتیہ کرموں سے پاپوں کا ناش ہو کر گیان ہوتا ہے۔ پس نتیہ کرموں سے دو فائدے

ہوتے ہیں۔ ایک گیان کی خواہش۔ دوسرے انتھ کرن کی شدی (صفائی) اس لئے گیان کے خواہشمندوں کو بلا کامنا کرموں کا کرنا ضروری ہے

بعضوں کا مت ہے کہ کامیہ کرموں کو معہ پھل کی خواہش کے بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ اور بعضوں کا یہ کہ پھل کی خواہش چھوڑ کر کرموں کو کرنا چاہئے۔ اس طرح کرموں کے متعلق دو مت ہیں غرض ثابت یہ ہے کہ کرم خواہ کامیہ ہوں خواہ نتیہ خواہش سے کئے ہوئے خواہش پوری کرتے ہیں اور بلا خواہش کئے ہوئے انتھ کرن کی شدھی (دل کی صفائی) جیسا کہ یاگ میں خیر درخت کی لکڑی کا تھلا قائم کرنے سے طاقت چاہنے والے کو طاقت ملتی ہے۔ اور اگر کوئی خواہش نہ ہو تو پھر یاگ پورا ہوتا ہے۔ اگنی ہوتر اشٹی یاگ وغیرہ کرموں کو شت پت براہمن کے حوالہ سے کیا جاتا ہے۔ اور ان کا دو طرح کا پھل ہے یا خواہش سے کئے ہوئے خواہش کے موافق پھل دیتے ہیں اور بلا خواہش کئے ہوئے انتھ کرن کی شدھی کرتے ہیں۔ اس پر جیمنی موتر پرمان۔

سوتر ارتھ

جہاں ایک کرم کے دو طرح کے پھل ہوتے ہیں، وہاں اس کے
متعلق دونوں باتیں بیان کی جاتی ہیں۔
اس پر سنکشپ شاریرک کا پرمان

شلوک ارتھ

یگ وغیرہ کرموں سے جن کا ذکر شت پت براہمن میں ہے
گیان کی خواہش ہو جاتی ہے۔

گویا یہ ثابت ہے کہ بلا خواہش کامیہ کرموں کو کر کے انتھ کرن کی شدھی ہوتی ہے اس لئے اگنی ہوتر وغیرہ کامیہ اور نتیہ کرموں میں سوائے اس کے کہ کامنا سے کئے ہوئے کامیہ ہو جاتے ہیں اور بلا کامنا کئے ہوئے نتیہ اور کوئی فرق نہیں ہے۔ نتیہ (مقررہ) کرموں کا پھل بھی الگ الگ سکھ اور دکھ اور سکھ دکھ سے ملا ہوا تین طرح کا ہے۔ جس کو آگے بیان کیا جائیگا۔

آنچے شلوک کے یہ معنے ہیں کہ کامیہ کرموں کو معہ پھل کی خواہش کے چھوڑ دینا چاہئے۔ اور باقی آدھے کا یہ کہ نتیہ کرموں کو بغیر پھل کی خواہش کے کرنا چاہئے

اس پر سوریشر آچاریہ کا پرمان - شلوک ارتھ
وید کا پڑھنا وغیرہ کرموں سے یا آتما کا گیان ہوتا ہے یا گیان
کی خواہش پیدا ہوتی ہے -

شلوک کا خُلاصہ

کامیہ کرموں کے تیاگ کو سنیاس کہتے ہیں - اور اُن کے پھل کے تیاگ کو تیاگ
اِس طرح سنیاس اَور تیاگ کے ایک ہی معنے ہیں نہ کہ کھڑا اور کپڑا کی طرح سنیاس اور
اَور تیاگ اَور ہے - یعنے سنیاس اور تیاگ کا مطلب یہ ہے کہ انتھ کرن کی شدی کے
لئے کرموں کو کرنا چاہئے اَور جو اِن کے پھل کی خواہش ہو اُس کو چھوڑ دینا چاہئے
یہ دونوں سوالوں میں تیاگ کا نرنے ہے -

تمہید - ۳

دوسرے سوال کے جواب میں جس میں تین طرح کے سنیاس اور تیاگ کا بیان
ہوگا - مختلف رائیں ہیں - اس پر ذیل کا شلوک

त्याज्यं दोषवदित्येके कर्म प्राहुर्मनीषिणः ।
यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यमिति चापरे ॥ ३ ॥

(۳) بعض بدھمان کہتے ہیں کرم دوش یکت ہیں ان کو
چھوڑ دینا چاہئے - اور بعض کہتے ہیں یگ تپ دان کو چھوڑنا
نہیں چاہئے

شرح - ایک مت کرموں کے برعکس ہے - جو کہتے ہیں - کہ کوئی کرم بغیر
بندھن کے نہیں - اور کرم کے ادھکاری کو بھی کرم کرنے واجب نہیں - بلکہ ان کو
بغیر اِس کے کہ گیان ہو یا نہ ہو کرموں کو اسطرح چھوڑ دینا چاہئے جیسا کہ راگ دوئش -
(الفت نفرت) کو اور دوسرا مت یہ ہے کہ یگ تپ دان کو تاوقتیکہ کرموں کا ادھکار
ہو انتھ کرن کی شدھی اور گیان کی خواہش سے ضرور کرنا چاہئے -

تمہید ۔ ۴
اِن مختلف رایوں میں جو میرا نشچے ہے اُس کا اظہار ۔

निश्चयं शृणु मे तत्र त्यागे भरतसत्तम ।
त्यागो हि पुरुषव्याघ्र त्रिविधः संप्रकीर्तितः ॥ ४ ॥

(۴) اے بھرت بنش میں سریشٹھ نرون میں شیر اِس تین طرح کے تیاگ میں جو میرا نشچے ہے اُس کو مجھ سے سُن ۔

شرح ۔ کرم کرنے والے انسانوں کی بابت پھل کی خواہش چھوڑنے میں یعنے کرموں کے تیاگ میں جو بڑے بڑے مہاتماؤں کا نشچے ہے ۔ اُس کو مجھ سے سُن ۔

سوال ۔ ارجن نے پوچھا کیا اِس تیاگ میں کوئی مشکل بات جاننے والی بھی ہے

جواب ۔ شری بھگوان نے فرمایا ۔ اے نرون میں شیر یہ تیاگ تین طرح کا ہے ساتکی ۔ راجسی ۔ تامسی ۔

ایک فقط کرموں کے پھل کا تیاگ ہوتا ہے ۔ مگر کرموں کا تیاگ نہیں ہوتا ۔ اور دوسرا پھل کی خواہش رہتی ہے ۔ مگر کرموں کو چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ اور تیسرا کرموں کا تیاگ بھی اور پھل کا تیاگ بھی ۔ اِن میں پہلا ساتکی تیاگ ہے ۔ اور کرنے کے لائق ہے اور دوسرا جس کی دو قسمیں ہیں ۔ یعنے ایک کرموں میں تکلیف جانکر کرموں کا نہ کرنا سے یعنے راجسی تیاگ ۔ اور دوسرا کرموں کو لاحاصل جانکر کرموں کا چھوڑنا یعنے تامسی تیاگ ۔ یہ کرنے لائق نہیں ہے ۔ اِسی تیاگ کی بابت ارجن کا سوال ہے اور تیسری قسم کا تیاگ یعنے کرموں کا بھی اور کرموں کے پھل کا بھی ۔ وہ تت جاننے والوں کا تیاگ ہے اُس کے متعلق کوئی سوال نہیں ۔ لیکن وہ تیاگ بھی دو طرح ہے ۔ ایک سادھن روپ یعنے گیان کا آغاز ۔ اور دوسرا پھل روپ یعنے گیان کا انجام ۔ جس کا انتہ کرن صاف ہے اور اُس میں گیان کی خواہش ہے اُس کو ساتکی سبھاؤ سے کرم اور اُن کے نتائج کی خواہش کو چھوڑ دینا چاہیے اور فقط آتما کے جاننے کے لئے ویدانت کا شرون روپ بچار کرنا چاہیے ۔ کیونکہ انتہ کرن کی صفائی کے بعد کرم کرنے ایسے ہیں ۔ جیسا کہ دھانوں سے چاول نکالنے کے بعد دھانوں کا دوبارہ کوٹنا اِس قسم کے تیاگ

کو سادھن روپ ودوتنا سنیاس کہتے ہیں۔ اس کا آگے بھی بیان ہوگا۔ اور جس کو بوجہ پچھلے جنم کے سادھنوں کے ابھاس کے پہلے ہی تت گیان ہو جاتا ہے۔ اور جو کرنا چاہیئے۔ اُس کو کر چکا ہوتا ہے۔ اُس کا معہ پھل کے کرموں کا تیاگ پھل روپ ہے۔ اُس کو ودت سنیاس کہتے ہیں تیسرے ادھیائے میں بھی اس کا بیان ہو چکا ہے۔ اور استھت پرگیہ (قائم عقل) کے لکھشنوں (صفات) میں دوسرے ادھیائے میں بھی۔ اس لئے اس تیاگ کا تت جاننا بہت مشکل ہے۔ مگر تجھ کو اس کے جاننے کی خواہش ہے۔ اس لئے تو مجھ سب کچھ جاننے والے سے اُس کو سُن۔ یہ بھگوان کرشن چندر کا ابھپرائے (منشا) ہے بھرت کی سریشٹھ خاندان اور انسانوں میں شیر کہنے کا بھاؤ یہ ہے کہ ارجن خاندان کے لحاظ سے بھی اس کو جان سکیگا۔ اور ہمت کے لحاظ سے بھی ۔

تمہید۔ ۵

مہاراج کرم کرنے اور نہ کرنے میں جیسا آپ کا نشچے ہے آپ اُس کو کرپا کر کے سنائیے۔ شری بھگوان نے فرمایا اِن دونوں میں کرم کرنا سریشٹھ مت ہے۔ اس پر ذیل کے دو شلوک۔

यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ।
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥ ५ ॥

(۵) یگ دان تپ اِن کرموں کو چھوڑنا نہیں چاہیئے کرنا ہی جوا ہے۔ یگ دان اور تپ بدھمانوں کو پوتّر کرتے ہیں۔

شرح ۔ بلا کامنا یگ دان تپ کے کرنے سے گیان کے روکنے والے گناہوں کا ناش ہو کر انتھ کرن کی شدھی (صفائی) اور گیان کی قابلیت ہو جاتی ہے۔ یگ دان اور تپ یہ صرف انتھ کرن کو پوتر کرتے ہیں۔ آتما پہلے ہی شدھ روپ ہے اس لئے انتھ کرن کی شدھی چاہنے والے کو یگ تپ دان کو کرنا ہی چاہیئے۔

چھوڑنا مناسب نہیں۔ کرنا چاہئے اور چھوڑنا نہیں چاہئے۔ یہ دو دفعہ زیادہ تاکید کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔

تمہید ۔ ۶

اگر انتھ کرن (دل) کی صفائی کا ذریعہ یگ تپ دان ہی ہے۔ تو پھر اُن کو کرتے ہوئے خواہشوں کے چھوڑنے کی کیا ضرورت۔ اس کے جواب میں ذیل کا شلوک

एतान्यपि तु कर्माणि संगं त्यक्त्वा फलानि च ।
कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥ ६ ॥

(۶) ان کرموں کو ہٹ اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کرنا ہی چاہئے۔ اے پرتھا کے بیٹے یہ مت سب سے اچھا نشچے کیا گیا ہے

شرح ۔ ایک قسم کی شدھی (صفائی) کامیہ (خواہش سے ملے ہوئے) کرموں سے بھی ہوتی ہے۔ مگر اُن سے گیان نہیں ہوتا۔ فقط بھوگ (لذات) بھوگے جا سکتے ہیں۔ اِس پر سور البشر اچاریہ کا قول۔

کامیہ کرم کر کر انسان اِس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ بھوگوں کو بھوگ سکے۔ کیونکہ اندر لوک کے بھوگ کتا اور سور کی جون میں جا کر بھوگے نہیں جاتے۔

مگر یہ شدھی باعث بندھن ہے۔ اِس لئے موکھش چاہنے والوں کو آہنکار اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم کرنے چاہئیں۔ اے ارجن کرم ادھکاریوں کا یہ نسبت کرموں کے تیاگ کے کرموں کا کرنا اچھا مت ہے۔ اور یہی میرا نشچت مت ہے

مدھو سودن سوامی جی کے شلوک کا ارتھ

اِس شلوک کی شرح مطابق سوامی شنکر اچاریہ جی کے بھاشیہ کے کی گئی ہے۔ جو کم عقل بھاشیہ کا اچھی طرح مطالعہ نہیں کرتے وہ اس نتیجہ پر نہیں پہنچتے۔

تمہید ۔ ۷

یہ تو بیان کیا گیا کہ یگ دان وغیرہ کرموں کا کرنا اچھا ہے۔ لیکن جن کی یہ رائے ہے کہ کرم دوشوں سے ملے ہوئے چھوڑنے کے لائق ہیں۔ اُن کی تردید کرنے کے لئے کرموں کی تامسی راجسی ساتکی قسموں کا بیان۔

नियतस्य तु संन्यासः कर्मणो नोपपद्यते ।
मोहात्तस्य परित्यागस्तामसः परिकीर्तितः ॥ ७ ॥

(۷) نتیہ نمنتیہ (مقررہ) کرموں کا چھوڑنا اچھا نہیں۔موہ سے اُن کا نہ کرنا تامسی کہلاتا ہے۔

شرح ۔ نتیہ یعنے مقررہ کرموں کے سوائے جو کامیہ کرم ہیں۔اُن سے انتھ کرن کی صفائی نہیں ہوتی۔بلکہ بندھن ہوتا ہے۔اِس لئے موکھش کے چاہنے والے کو انہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔اور نتیہ نمنتیہ کرموں کو کرنا چاہیئے۔اُن کا چھوڑنا اچھا نہیں۔کرموں سے انتھ کرن کی صفائی ہوتی ہے۔چھٹے ادھیائے میں بھی اِس کا ورنن ہے کرموں کے کرنے اور نہ کرنے میں مختلف متوں کی رائیں۔

سانکھ کا مت

جیسے کامیہ کرم یعنے درش پورن ماش اور جوتی شٹوم وغیرہ یاگ بسبب جانور کی قربانی کے خراب ہیں۔ویسے ہی نتیہ کرم بھی جن میں دہان ڈالنے سے ہنسا ہو جاتی ہے۔اِس لئے کامیہ اور نتیہ سب کرموں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

سوال ۔ شاستر کے رو سے نہ دہاتوں کا ڈالنا دوش ہے اور نہ آگ اور چاند کے واسطے بلی (قربانی) کا دینا۔کیونکہ اِن کرموں میں شاستر کی خاص آگیا ہے۔اور یہ آگیا کہ کسی جاندار کو نہ مار جائے۔یہ عام حالتوں کی بابت ہے۔اِس لئے یاگ میں ہنسا کرنے کا دوش نہیں۔

جواب ۔ آگیا کسی طور پر ہو۔خاص ہو یا عام۔اِس سے بحث کی ضرورت نہیں۔ہنسا کا انجام بد ہے۔اِس لئے کرموں کو خراب جانکر چھوڑ دینا چاہیئے سین یاگ کے کرنے میں بھی شاستر کا حوالہ ملتا ہے۔مگر اُس کے کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دشمن کو مارا جائے۔اِس وجہ سے اچھے آدمی اُس کا کرنا پسند نہیں کرتے۔پس ثابت ہے کہ شاستر میں نہ سین یاگ کے کرنے کی اجازت ہے۔اور نہ جوتی شٹوم وغیرہ کی۔سین یاگ کے کرنے والے دشمن کی عداوت کے سبب اس کو کرتے ہیں۔اور جوتی شٹوم وغیرہ کے کرنے والے سورگ کی خواہش سے بغرض ہنسا

کا کرنا اچھا نہیں ہے - اور اِس میں مہابھارت اور منوجی کا پرمان بھی ملتا ہے -
بھارت کا شلوک ارتھ

جاپ سب دھرموں میں پرم دھرم ہے - اور سب یگوں میں
سریشٹھ یگ - اِس کے کرنے میں کسی جاندار کی ہنسا نہیں ہوتی
منوجی کے شلوک کا ارتھ

براہمن خواہ کوئی اور کرم کرے یا نہ کرے - بلاشبہ جاپ کر کر ہی
شُدھ (پاک) اور سب کا مِتر ہو جاتا ہے - یعنے دوست -

مِتر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ کسی جاندار کی ہنسا نہیں کرتا - اِس سے بھی ثابت ہے کہ جاپ کرنا اچھا ہے اور ہنسا کرنا بُرا - اِس لئے گیان کے ادھکاری کو سین یاگ کے چھوڑنے کی طرح کامیہ اور نتیہ کرموں کو بھی چھوڑ دینا چاہیئے -

بھٹ کا مت

جو ہنسا یاگ میں کی جاتی ہے - اُس ہنسا کا دوش نہیں - کیونکہ یاگ کا کرنا ویدودہی ہے - سین یاگ کا کرنا بھی دوش نہیں - اچھے لوگ صرف اس وجہ سے اُس کو نہیں کرتے - کہ اُس کا نتیجہ خراب ہے - اور جوتی شٹوم وغیرہ یاگ جن کا نتیجہ سورگ ہے اور ویدودہی ہے - اُن کا نتیجہ کے لحاظ سے بھی کرنا جائز ہے اور ویدودہی کے لحاظ سے بھی - چھوڑنا مناسب نہیں -

پر کیھا کرمت

سوال - جوتی شٹوم وغیرہ یاگ جن کو سورگ کی خاطر کیا جاتا ہے اور سین یاگ جس کو دشمن کی عداوت سے کیا جاتا ہے - اُن کے کرنے میں ویدودہی کوئی نہیں

جواب - دونوں کا کرنا ویدوں کے مطابق ہے - اِس لئے جو ہنسا اُن میں کی جاتی ہے - اُس ہنسا کا دوش نہیں - جوتی شٹوم کا نتیجہ سورگ ہے - یعنے سکھ اِس لئے اِس کا کرنا مناسب ہے - اور سین یاگ کا بُرا - اِس لئے اِس کا کرنا اچھا نہیں - مطلب یہ کہ جس کا انجام اچھا ہے - اُس کا کرنا بھی اچھا ہے اور دھرم بھی وہی ہے - اِس پر کسی شاستر کا قول -

جس کام کا انجام بغیر کسی دکھ کے محض سکھ ہوتا ہے اُس کا

کرنا دھرم میں داخل ہے

نیایک کا مت

وید کی ودھی صرف یہ ہے کہ جو کرم کیا جا سکے اور انجام کار دُکھ نہ دے محض سُکھ دے اُس کو کرنا چاہئے۔ اس وجہ سے یاگ کی ہنسا کا کوئی دوش نہیں ہے۔ اس کا انجام اچھا ہے وید میں اس کا کرنا منع نہیں ہے۔ اور نہ کرنے کے بعد پراسچت کرنا پڑتا ہے اور سیین یاگ کا کرنا بھی منع ہے اور کرنے کے بعد پراسچت بھی کرنا پڑتا ہے۔ گو بعد میں دُکھ دیتا ہے۔ اس لئے یہ ودھی میں داخل نہیں ہے۔ جوتی شٹوم وغیرہ یاگ ان سے الگ نہیں اور کرنے واجب ہیں۔

ویدانت مت

وہاری کاموں میں بھٹ کا مت درست ہے۔ اور سانکھ کی رائے غلط۔ اس میں ویاس جی کا پرمان

سوتر ارتھ

سانکھی نے کہا یگ وغیرہ کرم بوجہ ہنسا کے ناپاک ہیں

بیاس جی نے کہا نہیں ان کا کرنا وید کے مطابق ہے اور جائز ہے

اور مہابھارت میں جو جاپ کی تعریف کی گئی ہے۔ اُس کا یہ مطلب نہیں کہ یاگ کی ہنسا ادھرم ہے بلکہ یہ کہ جو یاگ نہ کر سکے وہ جاپ سے ہی انتھ کرن کو شدھ کرے۔ پس سانکھوں کا وید وہت (وید کے مطابق) کرموں کو وید نشدھ (وید سے منع) ماننا اور جن کے کرنے کا دوش نہیں اُن کو دوش کا باعث جاننا اور دھرم کو ادھرم کہنا یہ بھرم روپی موہ ہے۔ اس وجہ سے نتیہ کرموں کا نہ کرنا تامسی کہلاتا ہے۔

تمہید ۸

موہ سے چھوڑے ہوئے کرموں کا تیاگ تامسی ہے۔ اور جو موہ کے سوائے تیاگ ہے اُس تیاگ کو راجسی کہتے ہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک

दुःखमित्येव यत्कर्म कायक्लेशभयात्त्यजेत् ।
स कृत्वा राजसं त्यागं नैव त्यागफलं लभेत् ॥ ८ ॥

(۸) کرموں کو دُکھ دینے والا مانکر جسمانی تکلیف کے ڈر سے چھوڑ دینا راجسی تیاگ کہلاتا ہے۔ ایسے تیاگ کا کچھ پھل نہیں ہوتا

شرح۔ بغیر انتھ کرن کی صفائی کے جسمانی دُکھ کے ڈر سے کرموں کا چھوڑ دینا راجسی تیاگ ہے کیونکہ دکھ کو جو کرموں سے ہوتا ہے بذات ہی رجوگن کہتے ہیں اس لئے ایسے تیاگ کا کچھ فائدہ نہیں۔ یعنے اِس سے ماگیان جو ساتکی تیاگ کا پھل ہے حاصل نہیں ہوتا۔

تمہید۔ ۹

کرموں کا نہ تامسی تیاگ اچھا ہے اور نہ راجسی۔ کرنے کے لائق فقط ساتکی تیاگ ہے۔ اِس پر ذیل کا اشلوک

कार्यमित्येव यत्कर्म नियतं क्रियतेऽर्जुन ।
संगं त्यक्त्वा फलं चैव स त्यागः सात्त्विको मतः ॥९॥

(۹) اے ارجن جو نتیہ کرم اِس یقین سے کہ مجھ کو کرنا ہی ہے۔ سنگ اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کیا جاتا ہے۔ اُس کا کرنا ساتکی تیاگ ہے

شرح۔ جو کرم وید کی آگیا سے بلا نتیجہ کے اِس یقین سے کہ مجھ کو کرنا ہی ہے آہنکار اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کیا جاتا ہے۔ اُس کا کرنا ساتکی تیاگ ہے اور یہی تیاگ اچھے آدمیوں کے نزدیک اچھا ہے

سوال۔ نتیہ کرموں کا جب پھل ہی کچھ نہیں تو پھر پھل کا تیاگ کیسے

جواب۔ نتیہ کرم بھی بغیر پھل کے نہیں۔ اگر پھل نہ ہوتا تو شری بھگوان پھل کا چھوڑنا کبھی نہ کہتے۔ اور نیز یہ کہ جس کا پھل کچھ نہیں ہوتا وہ کرنے میں بھی نہیں آتا۔ نتیہ کرموں کا پھل خود بخود ملتا ہے۔ اس پر آپس تنب رشی کا قول۔

جیسے آنب کو آنب کی خاطر لگانے سے اُس کی سایہ اور خوشبو خود بخود اُس کے ساتھ آتی ہے۔ اُسی طرح دھرم کرنے سے اُس کا پھل خود بخود آتا ہے۔

اور نیز نتیہ کرم کا نہ کرنا از خود ہی پاپ ہے اور کرنا اُس پاپ کی نورتی۔ اِس طرح دھرم

- بڑھنے سے پاپیوں کا ناش ہوتا ہے۔ اس پر سمرتی اور شرتیوں کا پرمان۔

سمرتی کا ارتھ

دھرم سے پاپونکا ناش ہوتا ہے۔ اس لئے دھرم سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

شرتی کا ارتھ

(۱) یگ یا ہوم کرنے سے من کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں۔

(۲) سب سے سریشٹھ کام دیونا اور آتما کا پوجن ہے یعنی دیہہ (جسم) کے سنسکار کرنا اور یگیوپویت (زنار) ڈالنا یہ آتما کا پوجن ہے

ان سمرتی اور شرتیوں میں بھی نتیہ کرموں کی جن کا پھل دیہہ (جسم) کے سنسکار بیان کئے گئے ہیں تعریف کی گئی ہے۔ اس لئے بغیر پھل کی خواہش کے نتیہ کرموں کو کرنا چاہیئے سنیاس اور تیاگ دونوں ایک ہی ہیں۔ گھڑے اور کپڑے کی طرح جدا جدا نہیں ہیں پس بلا خواہش کرموں کا کرنا اچھا ہے۔ چھوڑنا اچھا نہیں ہے دل میں پھل کی خواہش رکھ کر کرموں کا جو تیاگ موہ یا تکلیف سے ڈر کر کیا جاتا ہے۔ وہ تیاگ ناقص ہے اور اُس کی قسم راجسی تامسی ہے۔ اور جو فقط پھل کا تیاگ ہے کرموں کا تیاگ نہیں ہے وہ تیاگ ساتکی ہے اور سب سے اچھا ہے اور جو پھل اور کرم دونوں کا تیاگ ہے وہ نہ ساتکی ہے نہ راجسی نہ تامسی۔ تینوں گنوں سے پرے نرگن روپ ہے۔

اِس تین طرح کے تیاگ کے متعلق کسی کا اعتراض

شری بھگوان نے ارجن کے ساتھ وعدہ تو یہ کیا تھا کہ میں تم کو تین طرح کا تیاگ بتاؤنگا۔ مگر اُس کا اظہار دو طرح کیا ہے۔ ایک یہ کہ کرم کرتے ہوے کرموں کے پھل کا تیاگ۔ اور دوسرا یہ کہ پھل کی خواہش اور کرموں کا تیاگ تیسرا تیاگ بیان نہیں کیا۔ اس لئے یہ جواب خلاف دانائی اِس مانند ہے۔ جیسا کہ کوئی تین براہمنوں کا نیوتہ دیکر دو براہمنوں کو اور ایک کھشتری کو بلاے

جواب۔ یہ اعتراض غلط ہے اور بغیر سوچے سمجھے ہے۔ تینوں طرح کا تیاگ بیان کیا گیا ہے۔ دونوں قسمیں وہ ہیں جن کا اعتراض میں ذکر ہے۔ اور تیسری قسم یہ ہے کہ پھل کا بھی تیاگ اور کرموں کا بھی تیاگ۔ پس جو ایشور کے کلام کو خلاف دانائی سمجھتا ہے وہ خود بے وقوف ہے۔

تمہید - ۱۰

انتھ کرن کی صفائی کے لئے گیان کے کرنے والے ساتکی تیاگ کا بیان

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ।

त्यागी सत्त्वसमाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥ १० ॥

(۱۰) ساتکی تیاگی بدھمان شکوں سے رہت - نہ بُرے کاموں سے دویش کرنے والا اور نہ اچھے کاموں سے تعلق رکھنے والا ستوگن میں استھت ہوتا ہے -

شرح - ساتکی تیاگی یعنے بلا آہنکار پھل کی خواہش چھوڑ کر انتھ کرن کی صفائی کے لئے کرم کرنے والے کو گیان کے سب سادھن حاصل ہو جاتے ہیں پہلے آتما نہ آتما کا ببیک (تمیز) ہوتا ہے - پھر رجوگن تموگن کا ناش - پھر ایشور ارپن کرموں سے پاپوں کا ہٹنا اور گیان کی نا قابلیت - پھر من اور حواسوں کی ضبطی پھر سب کرموں کا تیاگ اور گورو کی خدمت میں جانا وغیرہ - پھر شرون منن ندھیاسن پھر مہاواکوں سے شکوں کا ناش - اور جیو برھم کو ایک جاننا پھر استھت پرگیہ یعنے قائم عقل - اِس حالت میں پہنچکر کوئی کرم نہیں رہتا - نہ کامنا والے اور نہ ممنوع کرموں سے بِرودھ رہتا ہے - اور نہ نتیہ یعنے اچھے کاموں سے تعلق - غرض کرم کرنے کا آہنکار نہیں رہتا - اور جو کچھ کرنے کا فرض ہے وہ ہو چکا ہوتا ہے - اسپر شرتی کا قول

جس تت سے برھما وغیرہ سب کا درجہ نیچا ہے - اُس تت
کو جانکر نہ گیانی کو کوئی شبہ رہتا ہے اور نہ ہردے گرنتھی
یعنے ہردے اور چیتن کی یکتائی -

یہ سب ساتکی تیاگ کرنے کا پھل ہے - اِس لئے ایسے تیاگ کے لئے انسان کو نہایت کوشش کرنی چاہئے -

تمہید - ۱۱

تت جاننے والے کو نہ کسی سے راگ ہوتا ہے اور نہ دویش - اس لئے وہ سب کرموں کو چھوڑ سکتا ہے - مگر اگیانی ہرگز نہیں چھوڑ سکتا - اس پر ذیل کا شلوک

नहि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ॥
यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥ ११ ॥

(۱۱) دیہہ دھاری کو سب کرموں کا چھوڑنا مشکل ہے۔اس لئے جو کرم کے پھل کا تیاگی ہے وہ تیاگی ہے۔

شرح — دیہہ دھاری کو جس کو ورن آشرم وغیرہ کا آہنکار ہے۔اور جسم لطیف اور کثیف کو اپنا روپ سمجھتا ہے۔اور انادی اودیا کی باسنا سے بندھا ہوا جھوٹی چیزوں کو سچا جانتا ہے۔اور یہ نہیں سمجھتا کہ میں جسم وغیرہ سے الگ ہوں۔اُس جسم کو آتما ماننے والے ببیک گیان سے رہت راگ دوئش سے یکت کو کرموں کا چھوڑنا مشکل ہے۔اور جب تک راگ دوئش ہے تب تک ہمیشہ کرم کرتا ہے۔اِس لئے کرموں کا ادھکا بغیر پھل کے خواہش کے ایشور ارپن کرم کرنے والا کرم کرتا ہی تیاگی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو دیہہ کا آہنکار رکھ کر کرم کے پھل کا تیاگی ہے وہ تیاگی جیسا ہے۔اور جو بغیر آہنکار کے تیاگی ہے۔وہ اصلی تیاگی ہے۔

تمہید۔۱۲

ان دونوں میں جو دیہہ کے آہنکار کے بغیر سب کرمونکا تیاگی ہے وہ اصلی تیاگی کیوں اس پر ذیل کا شلوک۔

अनिष्टमिष्टं मिश्रं च त्रिविधं कर्मणः फलम् ।
भवत्यत्यागिनां प्रेत्य न तु संन्यासिनां क्वचित् ॥१२॥

(۱۲) تیاگ نہ کرنے والوں کو مرکر اشٹ (بھلا) انشٹ (بُرا) اور مشر (ملاجلا) تینوں طرح کا کرم کا پھل ملتا ہے۔سنیاسی کو نہیں ملتا۔

شرح — جو کرم کے تیاگی نہیں۔صرف پھل کے تیاگی ہیں۔اُن کو تا وقتیکہ انتہ کرن شُدھ نہ ہو اور نہ گیان کی خواہش ہو مرکر کرم کا تین طرح کا پھل ملتا ہے۔بھلا۔بُرا۔اور ملاجلا بھلا یہ کہ دیوتا ہو جاتے ہیں۔بُرا یہ کہ نرک کو یا ٹیڑھی جونیاں کو جاتے ہیں۔اور ملاجلا یہ کہ منش کا دیہہ (جسم) پاتے ہیں۔اس سے ثابت ہے کہ جو اصل سنیاسی نہیں وہ

مر کر پیدا ہوتا ہے - اور جو اصلی ہے وہ آتما کے گیان سے اُودیا اور اُس کے نتائج کو ہٹا کر مر کر موکھش ہو جاتا ہے - ایسا سنیاسی آتما کا ساکھشات کار کرنے والا کہیں اور کسی وقت مرے پھر پیدا نہیں ہوتا - یعنے نہ دیوتا بنتا ہے اور نہ کوئی ٹیڑھی جون والا اور نہ منش گیان سے اگیان اور کرم دونوں کا ناش ہو جاتا ہے - اِس پر شرتی کا قول

پرماتما کو جانکر نہ کوئی شبہ رہتا ہے اور نہ کرم اور نہ ہردے گرنتھی

یعنے ہردے اور چیتن کی یکتائی

بیاس جی کے سوتر کا ارتھ

شرتی کا قول ہے کہ پرماتما کے گیان سے نہ پچھلے پاپ رہتے ہیں

اور نہ آیندہ کے یعنے ان سے تعلق ہٹ جاتا ہے -

پس جو اصل سنیاسی نہیں ہے وہ بار بار پیدا ہوتا ہے - اور جو اصلی ہے وہ پھر پیدا نہیں ہوتا ہے - کسی اور کا ارتھ جس طرح چھٹے ادھیائے میں کرم کرنے والے پھل کے تیاگی کو ہی سنیاسی اور یوگی کہا گیا ہے - اُسی طرح یہاں بھی سنیاسی سے کرم کے ادھکاری سے مراد ہے - نہ کہ حق جاننے والے سے - ایسا سنیاسی بھلے بُرے اور ملے جلے کرم کے تین طرح کے پھل کو نہیں بھوگتا - کیونکہ جن پاپوں کا پھل نرک وغیرہ ہے - وہ بسبب باقاعدہ کرم کرنے اور بُرے کرموں کے چھوڑ دینے کے ناش ہو جاتے ہیں اور جن کامیہ (خواہش والے) کرموں کا پھل سورگ وغیرہ دیتا ہے ان کو چھوڑ دینے سے وہ بھی نہیں رہتے اور جن کا پھل منش شریر ہے وہ ایشور ارپن کرم کرنے سے نہیں رہتے - کرموں کے کرنے میں شاستر کا پرمان - شلوک کا ارتھ

موکھش چاہنے والے کو چاہئے نہ نکھد کرموں کو کرے یعنے

بُرے کرموں کو اور نہ کامیہ یعنے اچھیا والوں کو صرف پاپوں

کی نورتی کے لئے نتیہ اور نمتیہ (مقررہ) کرموں کو کرے

یہ ارتھ بالکل خلاف قاعدہ ہیں - اور بغیر واقفی شبد اور ارتھ کے ہیں یعنے بغیر بات سمجھنے کے اور بغیر سبب جاننے کے ہیں - شبد دو طرح کا ہوتا ہے ایک مکھیہ - یعنے اصلی اور دوسرا گون یعنے اُس کے مشابہ مثلاً اماوس کو بعد دوپہر پنڈ پتری یاگ کرلے - اِس شبد میں اماوس کے مکھ معنے کال (وقت) ہیں اور گون

معنے کرم - اِس لئے یہاں اِس کا ارتھ کال ہوگا - کرم نہیں ہوگا - اِسی طرح سنیاسی شبد کے مکھ معنے سب کرموں کا تیاگ ہے - اور گون معنے کرموں کے پھل کا تیاگ - پس یہاں مکھ معنے ہو سکتے ہیں - اِس لئے اِس کے مکھ معنے ہی ہیں یعنے اصلی سنیاسی تت کا جاننے والا - اور ارتھ کا گیان یہ ہے کہ جب تک کارن ہوتا ہے تب تک کاریہ یہی ہوتا ہے - اِس لئے اِس سے یہ سمجھنا چاہئے کہ تاوقتیکہ ایشور ارپن کرموں سے انتھ کرن کی صفائی ہو کر گیان نہ ہو جائے کرم ناش نہیں ہوتے اور جسم چھوٹنے کے بعد اُن کرموں کا تین طرح کا پھل ضرور بھوگنا پڑے گا اور پھر جنم ہوگا - اِس پر شرتی کا قول

یاگولک نے کہا اے کارگی جو شخص آتما کو نہ جانکر مرتا ہے وہ کرپن (بخیل) کہلاتا ہے -

اِس کا مطلب یہ ہے کہ انتھ کرن کی صفائی ہو کر بھی اگر آتم گیان ہوا ہو تو گیان کی خاطر پھر جنم ہو جاتا ہے - جیسا کہ وِودشا سنیاسی یعنے یوگ سے گرے ہوئے کی نسبت چھٹے ادھیائے میں ذکر ہے کہ کرموں کے تیاگی کا شروَن وغیرہ سادھن کرتے ہوئے بھی درمیان میں مرجانے سے گیان کی خاطر کسی یوگی یا دولتمند کے گھر پھر جنم ہو جاتا ہے - پس کرموں کے تیاگی کے دوبارہ جنم ہونے سے ثابت ہے کہ کرموں کے کرنے والے اگیانی کو ضرور جنم پانا پڑیگا بھاشیہ کاروں نے اِس مت کا اچھی طرح کھنڈن کر دیا ہے -

بھاؤ ارتھ

اصل سنیاسی وہ ہوتا ہے - جس کو پرمانند ست - سوے پرکاش (خود بخود روشن) اُودتی (لاثانی) اکرتا (نہ کرتا) ابھوگتا (نہ بھوگنے والا) برھم کا ساکھشات کار ہو کر شک اگیان اور کرم کرنے کا اہنکار نہیں رہتا - جسم کا کارن فقط اگیان اور کرم وغیرہ ہیں - اُن کے ناش سے وہ شدھ روپ ہو جاتا ہے - اِس لئے اُس کو پھر جنم قبول کرنا نہیں پڑتا - اور -

اگیانی اِس کے برعکس ہیں - جو تین طرح کے ہیں اور تین طرح کا ہی جسم قبول کرتے ہیں - ایک راگ دویش سے ملے ہوئے کامیہ (خواہش سے) اور نکھد (ممنوع) کرم کرنے والے موکھش کے ناقابل - دوسرے راگ دویش کی کمی سے

کامیہ اور نکھد کرموں سے ہٹ کر نتیہ نمتیہ کرموں کے کرنے والے انتھ کرن کے صاف موکھش کے لائق - گون سنیاسی - اور تیسرے انتھ کرن کے شدھ گیان کے متلاشی سب کرموں کو چھوڑ کر باقاعدہ گورو کے پاس جاکر آتما کا شرون کرنے والے ودِ وِدشا سنیاسی - اِن میں پہلے باربار پیدا ہوتے اور مرتے ہیں - اور دوسرے تین طرح کا جسم قبول کرتے ہیں - اور تیسرے یوگ سے بھٹکے ہوئے ہیں جن کا چھٹے ادھیائے میں مفصل بیان ہے - اِس طرح جو اگیانی ہے - اُس کو کرم وغیرہ کے سبب جنم ضرور ہوتا ہے - البتہ یہ فرق ہے کہ کسی کو دوسرے جنم میں گیان ہو جاتا ہے - اور کسی کو نہیں ہوتا - اور جو نتت گیانی ہے وہ موکھش روپ ہے اس کو جنم نہیں ہوتا - اِس شلوک میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں - اگیانی کا پیدا ہونا اور گیانی کا نہ پیدا ہونا

تمہید - ۱۳

کرم کے پانچ کارن ہیں - جن کو دیہہ دھاری اپنا روپ سمجھتا ہے - اِس وجہ سے کرموں سے نہیں چھوٹتا - اِس پر ذیل کا شلوک -

पंचैतानि महाबाहो कारणानि निबोध मे ।
सांख्ये कृतांते प्रोक्तानि सिद्धये सर्वकर्मणाम् ॥१३॥

(۱۳) اے مہا باہو یہ کرم کے پانچ کارن سب کاموں کی سِدھی کے لئے ویدانت شاستر میں بیان کئے گئے ہیں - اِن کو تو مجھ سے سُن -

شرح - کرم کے پانچ کارن ہیں جن سے ہر ایک طرح کا کام ہوتا ہے - اُن کو تو مجھ سب کچھ جاننے والے سے پورے طور سے سُن - تو مہا باہو ہے - یعنے اِس کے جاننے کے قابل سریشٹھ پرش

سوال - کیا مہاراج اِن پانچوں کارنوں کا آپ خود ذکر کرتے ہیں - یا کسی شاستر کے رو سے -

جواب - یہ ذکر ویدانت شاستر میں ہے - جس میں تمام دکھوں کی نورتی اور پرمانند کی پراپتی کے لئے جیو - برھم کی یکتائی کا بیان ہے اور نیز یہ کہ ان کارنوں

کو آنانما جانکر چھوڑ دیا جائے۔ گویا کہ کرموں کا آتما سے کوئی تعلق نہیں۔ اِن کا کارن الگ ہے۔ ویدانت شاستر کا تات پرج برھم کو اودتی بیان کرنے کا ہے وہ تات پرج کارنوں کے بیان سے گم نہیں ہوتا۔ ہر ایک کرم کا انجام گیان تک ہی ہے یعنے گیان میں سب کرم ختم ہو جاتے ہیں۔

تمہید ۱۴

آتما کو اکرتا ثابت کرنے کے لئے کارنوں کے روپ کا بیان

अधिष्ठानं तथा कर्ता करणं च पृथग्विधम् ।
विविधाश्च पृथक्चेष्टा दैवं चैवात्र पंचमम् ॥ १४ ॥

(۱۴) ادھشٹھان اور کرتا اور کئی طرح کا کارن اور کئی طرح کی چیشٹا اَور دیو ؤ یہ پانچ کرم کے کارن ہیں۔

شرح ۱۔ادھشٹھان۔ یعنے استھول جسم اچھیا دویش سکھ دُکھ گیان وغیرہ کا آشرا آتما سے علیحدہ استھول تتوں سے بنا ہوا مایا مانند خواب کی چیزوں کی طرح فرضی۔ اِس لئے جسم کو آتما ماننے والے ناستک بادیوں کی رائے غلط ہے۔

۲۔ کرتا یعنے کرم کا آہنکار کرنے والا اگیان شکتی والا سوکھشم تتوں کا فعل آہنکار انتھ کرن بُدھی اگیان ناموں سے موصوف۔ جسم لطیف۔ یہ کرتا آپ کو آتما سمجھ کر کرتا اور بھوگتا آتما میں فرض کر لیتا ہے۔ اِس لئے یہ کرتا بھی آتما سے الگ سوکھشم تتوں کا فعل ہے۔ اَور جیسے استھول جسم کو آتما ماننے والے ناستک لوگوں کی رائے غلط ہے۔ ویسے ہی سوکھشم جسم کے لحاظ سے آتما کو کرتا اور بھوگتا ماننے والے نیا یک بادیوں کی رائے غلط ہے۔ آتما نہ کچھ کرتا ہے نہ بھوگتا ہے

۳۔ کرن یعنے گیان وغیرہ کا آلہ جن کی تعداد بارہ ہیں۔ پانچ گیان اندریاں پانچ کرم اندریاں اَور دو من اَور بدھی انتھ کرن کی برتیاں۔ آہنکار ان برتیوں کا آشرا ہے اور کرتا ہے۔ آتما کا پرتوا (چدابھاش) ان سب میں مساوی ہے کرنوں میں بھی اَور کرتا میں بھی

۴۔ چیشٹا۔ یعنے پرانوں کی حرکت جو سوکھشم تتوں کا فعل ہے اور مختلف طرح

کی ہے۔ پران اپان دیان ادوان سمان۔ ناگ کورم کرکل دیوت دہنیجہ۔ بعض اس کو پانچ طرح کی حرکت مانتے ہیں۔ اور بعض دس طرح کی۔ انتھ کرن سے الگ۔ اور بعض اس کو انتھ کرن کا روپ ہی۔

الگ ماننے والوں کی یہ دلیل ہے کہ سکھوپتی ہیں انتھ کرن روپ کرتا کا لئے (غائب) ہوتا ہے اور پران جاری رہتے ہیں۔ اس لئے پران اور انتھ کرن الگ الگ ہیں۔ اور ایک ماننے والوں کی یہ دلیل ہے کہ پران اور انتھ کرن ایک جیو کی دو اوپادھیاں نہیں ہو سکتیں۔ صرف انتھ کرن کی دو قوتیں ہیں ایک حرکت دوسری گیان حرکت کے لحاظ سے اس کو پران کہتے ہیں اور گیان کے لحاظ سے انتھ کرن فرق ان میں کوئی نہیں۔ اس پر شرتی کا قول۔

(۱) پرانوں کی پیدائش نکلنے اور رہنے کی خواہش سے ہوئی۔

(۲) جاگرت اور سپن کی سیر بُدھی سے مِلکر ہوتی ہے۔

(۳) جب بدھی ناش ہونے والی چیزوں کو دیکھتی ہے تب آتما چیزوں کو دیکھتا پایا جاتا ہے اور جب کاموں میں لگتی ہے تب کام کرتا۔

اول شرتی میں آنے جانے کا کارن پران کہے گئے ہیں۔ اور دوسری تیسری میں بدھی کو اس لئے یہ ایک ہی ہیں۔ اگر الگ الگ ہوتے جیو بھی دو ہوتے۔ پس اس سے کہ سکھوپتی میں گیان کی قوت کا لئے ہوتا ہے اور پرانوں کی قوت ظاہر اور کچھ فرق نہیں ہے۔ اور جن کا مت درشٹی سرشٹی باد ہے۔ اُن کے مت سے تو سب کا لئے ہو جاتا ہے یعنے پران سمیت جسم کا بھی۔ جو اس کو دیکھتا ہے وہ دیکھنے والے کا اپنا وہم ہے۔

۵۔ دیوؤ یعنے دیوتاؤں کا مجموعہ آناتما (نہ آتما) تتو کل کاریہ اور فرضی۔ دیوتاؤں کی شرح۔ کارنوں میں ادھشٹان روپ جسم کا دیوتا پرتھوی ہے۔ اس پر شرتی کا قول۔

جب انسان مرتا ہے۔ تو اس کی گفتگو آگ میں پران ہوا میں انکھیں سورج میں کان وشا میں جسم پرتھوی میں مل جاتا ہے

پس جسم کا دیوتا پرتھوی ثابت ہے۔ اور کرتا روپ آہنکار کا دیوتا رودر اور کہیں

طرح کا کرن یعنے اندریوں کے دیوتا بہ تفصیل ذیل۔ کان کا دیوتا دشا سپرش کا بایو آنکھ کا سورج زبان کا ورن ناک کا اشنی کمار گفتگو کا آگ ہاتھوں کا اندر۔ پاؤں کا باون۔ گدا کا یم آلۂ تناسل کا پرجاپتی من کا چاند بدھی کا برھسپت پرانوں کا سدیوجات آپان کا باسدیو اودان کا اگھور۔ سمان کا تت پرش۔ ویان کا ایشان (گوشہ) اِن سب کا پرانوں میں مفصل بیان ہے بحاشیہ کاروں نے دیوؤ کے معنے اندریوں کے دیوتا کئے ہیں اِس سے مراد بھی دیوتاؤں کا مجموعہ ہے۔

शरीरवाङ्मनोभिर्यत्कर्म प्रारभते नरः ।
न्याय्यं वा विपरीतं वा पंचैते तस्य हेतवः ॥ १५ ॥

(۱۵) جسم اور بانی اور مَن سے اچھا بُرا جو کام کیا جاتا ہے وہ ان پانچوں کارنوں سے ہوتا ہے۔

تمہید ۱۶

کارنوں کے کرتا ہونے کے سبب آتما کسی کرم کا کرتا نہیں سب سے بے تعلق ہے۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

तत्रैवं सति कर्तारमात्मानं केवलं तु यः ।
पश्यत्यकृतबुद्धित्वान्न स पश्यति दुर्मतिः ॥ १६ ॥

(۱۶) پانچوں کرتا کے ہوتے جو فقط آتما کو کرتا دیکھتا ہے۔ وہ بے وقوف کچھ نہیں دیکھتا۔

شرح ۔ کرم کے کرتا پانچ ہیں۔ ادھشٹان (جسم) کرتا (آہنکار) کرن (اندریاں) چیشٹا (پران) اور دیوؤ (دیوتاؤں کا مجموعہ) اور آتما سب سے بے تعلق سب کا پرکاشک۔ سب کو طاقت دینے والا خود بخود روشن۔ پرمانند ناش رہت بے انگاؤ بلاواسطہ اکرتا غیر مبدل لاثانی۔ جس طرح چلتے پانی میں سورج بھی چلتا معلوم ہوتا ہے۔ اُسی طرح آتما بھی بسبب اودیا کے کارنوں سے مل کر کارنوں کا روپ معلوم ہوتا ہے۔ یعنے درحقیقت ادھشٹان (جسم) وغیرہ کرتا ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ آتما

کرتاہے مگر سمجھتا ہی جیساکہ رسی میں سانپ سطرح پانچوں کرتا کے ہوتے جو آتما کو کرتا دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہی نہ دیکھتا ہے جس کا گیان شاستر گورو اور انہوسے یہ ہوتا ہے کہ ست سپرو گیان سروپ انت روپ اکرتا ابھوگتا پرماتما درودتی برھم میں ہوں اس کو نہ اگیان رہتا ہے اور نہ اگیان کا فعل اداگون رتنا سنج، ہی جیساکہ رسی کو جانکر سانپ کا بھرم نہیں رہتا ہے۔

سوال-ارجن نے پوچھا مہاراج ایسوں کو مہاتماؤں کی صحبت سے گیان کیوں نہیں ہوتا

جواب-اُن کی بُدھی پاپوں سے ملیں (ناپاک) ہوتی ہے۔ یہ گیان نہیں ہوتا کہ کیا انت (غیر فانی) ہے اور کیا انت (فانی) بلکہ رودیہ سے اکرتا آتما کو کرتا جانکر اور پیدا ہوتا اور مرتا سمجھ کر اور ادھشٹان وغیرہ کو آتما سے الگ نہ مانکر کرموں سے نہیں چھوٹتے۔ باربار پیدا ہو کر کرم کے تینوں طرح کے نتائج کو بھوگتے ہیں۔ اِس سے ثابت ہے کہ نیایک بادی بھی بسبب آتما کو کرتا ماننے کے اگیانی ہیں۔

کسی اور کا ارتھ۔ آتما کیلا کرتا نہیں ہے۔ ادھشٹان وغیرہ سے مل کر کرتا ہے جو فقط آتما کو کرتا دیکھتا ہے۔ وہ بے وقوف ہے۔ مگر یہ معنے بالکل غلط ہیں۔ کیونکہ آتما سب کرموں سے مبرّا اور بے تعلق ہے۔ بے تعلق کا ادھشٹان وغیرہ سے تعلق نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ آتما کا تعلق اِس طرح ہے۔ جیسے چلتے پانی سے سورج کا تو اس طرح کا کرتا ہونا کرتا نہیں ہے۔ متھیا ہے۔ یعنے فرضی۔ فقط لفظ کا یہ مطلب ہے کہ آتما ادوتی ہے یعنے لاثانی اور آسنگ ہے۔ یعنے بے تعلق۔ اِس لئے آتما کو کرتا ماننا بے وقوفی ہے۔

تمہید-۱۷

کرموں کے نتائج کو بیان کر کر کرموں سے رہت سنیاسی کا بیان

यस्य नाहंकृतो भावो बुद्धिर्यस्य न लिप्यते ।
हत्वापि स इमाँल्लोकान्न हंति न निबध्यते ॥ १७ ॥

(۱۷) جس کے دل میں آہنکار نہیں ہے۔ اور نہ ہی بدھی لپائمان ہوتی ہے وہ سب لوگوں کو مار کر بھی نہ کسی کو مارتا

ہے۔ اور نہ بندھتا ہے۔

شرح اچھے کاموں سے پاپوں کا ناش کر کر بیبک وغیرہ چاروں سادھنوں سے یکت ہو کر شاستر گورو اور اپنے انبھو سے اکرتا ابھوگتا سوئے پرکاش (خود بخود روشن) پرمانند ادوتی برھم کو ساکھشات کار کر کر اگیان اور اگیان کا فعل نہ رہنے سے جس کے دل میں کرم کرنے کا آہنکار نہیں ہے شدھ۔ آتم روپ ہے۔ یا یہ کہ جو آہنکار اُس کے نزدیک اپنا تھا۔ وہ نہیں ہے۔ اور یہ یقین ہو گیا ہے کہ ادھشٹان وغیرہ پانچوں کرتا مجھ میں کلپت (فرضی) ہیں۔ اور میں خود بخود روشن چیتن بے تعلق اِن کو روشن کرنے والا اکرتا کارنوں کا ساکھشی گیان اور حرکت دو شکتیوں والے جسم لطیف سے الگ کوٹسٹھ ادوتی آتما کارن کاریہ سے رہت غیر متبدل ہوں۔ وہ نہ کسی کو مارتا ہے۔ اور نہ مار کر بندھتا ہے۔ اس پر شرتیاں پرماں

(۱) یہ پُرش اُسنگ (بے تعلق) ہے

(۲) ساکھشی اور کیول اور چیتن اور نرگن روپ ہے۔

(۳) پران اور من سے الگ اور پردھان (اکھشر) اور اُس کے کاریہ سے پرے شدھ روپ ہے۔

(۴) پیدائش سے رہت یک ساں رہنے والا مہت سے بڑا ہے

(۵) شدھ اور ایک اور ادوتی اور سب کا دیکھنے والا

(۶) اور اجنما اور قدیمی اور سدا ایک ساں رہنے والا اور پورانا ہے

(۷) اور بے حرکت بے غرض بلا دوش شانت رُوپ نرنجن ہے

گیتا کا قول

(۱) آتما غیر مبدل ہے۔

(۲) کوئی کام بغیر پرکرتی کے گنوں کے نہیں ہوتا۔ مگر بے وقوف آہنکار سے آپ کو کرتا مانتا ہے۔

(۳) گُن اور کرم کے فرق کو جاننے والا کسی کرم میں نہیں بندھتا۔

(۴) اے ارجن میں جسم میں مقیم ہو کر بھی کسی کرم کے نتائج کو نہیں بھوگتا۔

اِسی گیان سے تت جاننے والے کے دل میں خود ہی نہیں ہوتی اور نہ ہی بدھی لپائمان ہوتی ہے یعنے کسی کرم کا بدھی پر لیپ نہیں ہوتا۔ لیپ (اثر) چار طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اچھے کاموں کے کرنے کی خوشی دوسرا اُن کے نہ کرنے کا افسوس تیسرا بُرے کام کرنے کا پچھتاوا۔ چوتھا اُن کے نہ کرنے کی خوشی۔ تت گیانی کو کرم کرنے کا آہنکار نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے اُس کو چاروں طرح کا لیپ نہیں ہوتا۔ اس پر شرتی کا قول۔

ارتھ

اگیانی کو پاپ بھی تپاتا ہے۔ اور نہ کیا ہوا پن بھی۔ کیونکہ وہ دونوں کی خودی رکھتا ہے۔ گیانی دونوں سے آزاد ہے

منتر کا ارتھ

(۱) تت جاننے والا ہمیشہ یکساں رہتا ہے نہ کرموں کے کرنے سے بڑھتا ہے۔ اور نہ کم نے سے گھٹتا ہے۔

(۲) آتم پد اُس کی دولت ہے اُس کے گیان سے اُس کو کسی پاپ کا لیپ نہیں ہوتا

اِس منتر میں گو پُن کا ذکر نہیں آیا مگر اُس کو پن کا لیپ بھی نہیں ہوتا۔ اور کرم کر کر نہ بڑھنے کا یہ مطلب ہے کہ اُس کو کرم کرنے کے پن کی خوشی نہیں ہوتی۔ اور نہ گھٹنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اُس کو کرم نہ کرنے کے پاپ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس لئے پن پاپ دونوں سے اُس کی بدھی صاف ہوتی ہے۔ اور آتما کو اکرتا جانکر کسی کرم کا آہنکار نہیں ہوتا۔ اور اگیانی کم عقل بالکل اس کے برعکس ہوتا ہے۔

اِس طرح گیانی سب لوگوں کو مار کر بھی نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ بندھتا ہے یہاں یہ کہنا بھی کافی تھا کہ اُس کو اچھے بُرے کسی کرم کا اثر نہیں ہوتا۔ مگر اسی سے جو گیان کو فضیلت ہے وہ ظاہر کی گئی ہے۔ سبب اِس کا یہ ہے کہ گیانی کو سدا اکرتا آتما کا ساکھشات کار رہتا ہے اور اِس سے اُس کی بُدھی پر کسی کرم کا لیپ نہیں ہوتا۔ گویا کہ گیانی کو اکرتا ثابت کیا گیا ہے۔ نہ یہ کہ وہ سب کو مارے بس گیانی کرتا ہوا بھی نہ کرتا ہے۔ اِس بات کا سلسلہ دوسرے ادھیائے سے شروع ہے۔ یعنے یہ کہ آتما نہ کسی کو مارتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ یہ اُس کے بے تعلق ہونے

کی دلیل ہے۔ اور پھر یہ کہ نہ وہ کسی کو مارتا ہے اور نہ مارنے کی ہدایت کرتا ہے یہ مختصر ناگیانی کے سب کرموں کے تیاگ کا ذکر ہے۔ اور کہیں کہیں درمیان میں بلحاظ موقعہ کے مفصل بھی کہا گیا ہے۔ اور یہاں پر اُس کا سلسلہ ختم ہے۔ بھاؤارتھ۔ ادھشٹان وغیرہ پانچوں کرتا اور اُن کے افعال سب کا کارن اودیا ہے۔ اس اودیا کے ناش ہونے سے سب کا ناش ہو جاتا ہے اور پھر کسی کرم کا پھل بھوگنا نہیں پڑتا۔ آتما کو اکرتا جاننا اصل سنیاس ہے۔ راجہ جنک وغیرہ کا سنیاس بھی ایسا ہی تھا۔ کرم نقطۂ نظر کے پرار بدھ کے بس سے اِس مانند تھے۔ جیسا کہ جلا ہوا کپڑا یا جیسا کہ پرم ہنس سنیاسیوں کا بھکشا مانگنا یعنے دوسرے لوگ دیکھتے ہیں کرم۔ اور درحقیقت کرم سے رہت۔ یہ گیان کا پھل روپ ودت سنیاس ہے۔ جو گیان کے بعد ہوتا ہے۔ اور دوسرا وودشا سنیاس ہے جو گیان کا سادھن ہے۔ اور گیان کے واسطے کیا جاتا ہے۔ اُس سنیاس کا آگے بیان ہوگا

تمہید ۱۸

ادھشٹان (جسم) وغیرہ کارنوں کے بیان کے بعد دوسرے طریقے سے کارنوں کا بیان۔

ज्ञानं ज्ञेयं परिज्ञाता त्रिविधा कर्म चोदना ॥
करणं कर्म कर्तेति त्रिविधः कर्म संग्रहः ॥ १८ ॥

(۱۸) گیان اور گیہ اور گیاتا تین طرح سے کرم ہوتا ہے۔ اور کرن کرم کرتا تین طرح کا کرم سنگرہ ہے۔

شرح۔ گیان یعنے چیزوں کا جاننا اور گیہ یعنے جاننے کی چیزیں اور گیاتا یعنے جاننے والا ہر ایک کام تینوں کا اجتماع ہو کر ہوتا ہے۔ انتہ کرن گیاتا کی اوپادھی ہے۔ اور چیزیں اُس کا بھوگ۔ اِس طرح کسی چیز کا لینا یا دینا بغیر اِن تینوں کے اجتماع کے نہیں ہوتا۔ اور کرن کرم کرتا تین طرح کا کرم سنگرہ ہے۔ کرن یعنے کام کرنے کا دو طرح کا آلہ ایک باہر کا یعنے سروواوغیرہ۔ دوسرا اندر کا یعنے بدھی وغیرہ اور کرم یعنے فعل اور کرتا یعنے کام کرنے والا خود مختار

اِن تینوں کے ملنے سے کام ہوتا ہے - اَور آتما ہمیشہ قائم رہنے والا نہ بدلنے والا بے تعلق اکرتا ہے -

بھاؤارتھ - کوئی کام کیا جائے یا کرایا جائے اُس کا کارن ست رج تم تین گن ہیں - اَور آتما گنوں سے پرے - اِس لئے نہ وہ کسی کام کا کرتا ہے اور نہ کراتا ہے

نوٹ - اِس شلوک کا ایک اَور ارتھ بھی سری سوامی مدھو سودن سورستی جی نے لکھا ہے - جو بیاکرن کے قاعدہ سے مناسبت کے مطابق ہے - اور بغیر جاننے بیاکرن کے سمجھنا مشکل ہے - اِس لئے اِس کا ترجمہ نہیں کیا گیا -

تمہید - ۱۹

گیان گیہ اَور گیاتا اَور کرن کرم کرتا اِن سب کا کارن گن ہیں - اِس لئے گنوں کے لحاظ سے اُن کی الگ الگ کیفیت

ज्ञानं कर्म च कर्ता च त्रिधैव गुणभेदतः ।
प्रोच्यते गुणसंख्याने यथावच्छृणु तान्यपि ॥ १९ ॥

(۱۹) گیان کرم اور کرتا گنوں کے بھید سے گن سنکھیاں میں تین طرح کا کہا گیا ہے - اُن کو اصلی مجھ سے سُن

شرح - سنکھیاں سانکھ شاستر سے مراد ہے - وہاں گیان کرم اور کرتا کو ست رج تم کے لحاظ سے تین تین طرح کا کہا گیا ہے - اِس سے بھی ثابت ہے کہ گیان وغیرہ گنوں کا ظہور ہیں - اور آتما گنوں سے پرے -

تمہید - ۲۰

تین طرح کے گیان کا تین شلوکوں میں بیان

सर्वभूतेषु येनैकं भावमव्ययमीक्षते ।
अविभक्तं विभक्तेषु तज्ज्ञानं विद्धि सात्विकम् ॥२०॥

(۲۰) جو الگ الگ سب بھوتوں میں ایک نہ بدلنے والے سروویاپی کو دیکھتا ہے - اُس کا گیان ساتکی ہے

شرح - الگ الگ سب بھوتوں سے مراد ابیاکرت ہرن گربھ اور ویراٹ کی ہے۔ ابیاکرت مایا کو کہتے ہیں اور ہرن گربھ عناصر لطیف کو اور ویراٹ عناصر کثیف کو ان میں جو ایک نہ بدلنے والے سرو ویاپی کو دیکھتا ہے یعنی جو برھم سب کا آشرا ہے اور پیدائش اور موت سے بری ہے۔ اور ادوتی (لاثانی) ہے۔ اُس کو جو مہاواکیہ (اسم اعظم) تتوم اسی سے یعنی گیان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اُس کا گیان ساتکی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ساتکی گیان اگیان کے ناش کرنے والا ہے۔ اور راجسی تامسی گیان بندھن کرنے والا۔

पृथक्त्वेन तु यज्ज्ञानं नानाभावान् पृथग्विधान् ।
वेत्ति सर्वेषु भूतेषु तज्ज्ञानं विद्धि राजसम् ॥ २१ ॥

(۲۱) جس گیان سے سب موجودات کے اندر الگ الگ چیزوں میں آتما کا بھید جانتا ہے وہ گیان راجسی ہے۔

شرح - نیایک مت کے رو سے بھید چار طرح کا ہے - ایک جیو کا جیو سے - دوسرا جیو کا ایشور سے تیسرا جیو اور ایشور کا جڑھ چیزوں سے چوتھا جڑھ کا جڑھ سے اس گیان سے الگ الگ جسم وغیرہ اشیاے کے سکھ دکھ کے فرق سے جو آتما کا فرق جانتا ہے۔ اُس کا گیان راجسی ہے۔

यत्तु कृत्स्नवदेकस्मिन्कार्ये सक्तमहैतुकम् ।
अतत्त्वार्थवदल्पं च तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २२ ॥

(۲۲) جس کا دل دیا یک کی طرح ایک مورتی میں ہی اشکت (گرویدہ) ہے اور بلا دلیل اور بلا اصلیت جاننے کے ناکمل گیان ہے اُس کا گیان تامسی ہے۔

شرح - جین مت کی طرح جو آتما کو جسم کے برابر کا جانتے ہیں۔ یا ناستک بادیوں کی طرح جو جسم کو ہی آتما مانتے ہیں - جس کا دل کسی تتوں کی بنی ہوئی پتھر یا لکڑی کی مورتی میں ہی دیا یک جانکر لگ جاتا ہے۔ اور اُس میں دلیل اور اصل گیان کچھ

نہیں ہوتا یعنے یہ کہ آتما کے نت اور دیاپک ہونے کا علم نہیں ہوتا اُس کا گیان تامسی ہے۔ اِس سے ثابت ہے کہ نیایک بادیوں کا گیان بھی تامسی ہے۔ جو آتما کو مورتی کی طرح جڑھ سمجھتے ہیں اور ناستک۔ بادیوں کا بھی جو جسم کو آتما مانتے ہیں۔

تمہید - ۲۳
تین طرح کے کرم کا بیان

नियतं संगरहितमरागद्वेषतः कृतम् ।
अफलप्रेप्सुना कर्म यत्तत्सात्त्विकमुच्यते ॥ २३ ॥

(۲۳) جو نتیہ نمتیہ (مقررہ) کرموں کو بلا راگ دویش اور آہنکار اور پھل کی خواہش کے کرتا ہے۔ اُس کا کرم ساتکی ہے

شرح - نتیہ نمتیہ کرم یگ وغیرہ سے مراد ہے جو بغیر ودھی پوری ہونے کے بھی پھل دیدیتے ہیں۔ اُن کرموں کو جو بلا آہنکار محض دھرم جانکر اور کرم کا کرتا ہوکر کرم کرتا ہے۔ اُس کا کرم ساتکی ہے۔ یہی مطلب بلا آہنکار کہنے کا ہے نہ یہ کہ آہنکار قطعی نہ ہو اگر آہنکار نہ ہو تو کرم ہو ہی نہیں سکتا۔ جن کے دل میں کرم کا یا اُس کا پھل بھوگنے کا آہنکار نہیں ہوتا وہ کرم کے ادھکار سے اوپر ہیں اِسی طرح بلا راگ یعنے بلا عزت کی خواہش کے اور بلا دویش یعنے بلا دشمن کو فتح کرنے کے ارادہ کے یا بلا کسی پھل کی خواہش کے جو کرم کیا جاتا ہے۔ وہ کرم ساتکی ہے۔

यत्तु कामेप्सुना कर्म साहंकारेण वा पुनः ।
क्रियते बहुलायासं तद्राजसमुदाहृतम् ॥ २४ ॥

(۲۴) جو پھل کی خواہش اور آہنکار سے مشکل سے کرم کرتا ہے۔ اُس کا کرم راجسی ہے۔

अनुबन्धं क्षयं हिंसामनवेक्ष्य च पौरुषम् ।
मोहादारभ्यते कर्म तत्तामसमुदाहृतम् ॥ २५ ॥

(۲۵) جو انو بندہ نقصان اور ہنسا اور پرشارتھ کا خیال نہ رکھ کر موہ سے کرم کرتا ہے۔ اُس کا کرم تامسی ہے۔

شرح۔ جو انو بندھ یعنے بُرے نتیجہ کا اور نقصان یعنے دولت اور جسمانی قوت اور لشکر کے تباہ ہونے کا اور ہنسا یعنے جانداروں کو دُکھ دینے کا اور پرشارتھ یعنے اپنی طاقت کا خیال نہ رکھ کر موہ سے کام کرتا ہے۔ یعنے دریودھن کے لڑنے کی طرح بلا سوچے کام کرتا ہے۔ اُس کا کرم تامسی ہے۔

تمہید۔۲۶

تین طرح کے کرتا کا بیان

मुक्तसंगोऽनहंवादी धृत्युत्साहसमन्वितः ।
सिद्ध्यसिद्ध्योर्निर्विकारः कर्ता सात्त्विक उच्यते ॥२६॥

(۲۶) جو کرتا سنگ اور آہنکار سے رہت دھیرج اور حوصلہ رکھنے والا ہے۔ اور کام ہونے نہ ہونے میں یکساں رہتا ہے وہ کرتا ساتکی ہے۔

شرح۔ سنگ اور آہنکار سے رہت کا یہ مطلب ہے کہ جس کو نہ پھل کی خواہش ہے۔ اور نہ پھل چھوڑنے کا آہنکار ہے۔ یعنے نہ کہیں اِس کا ذکر کرتا ہے۔ اور نہ اپنی بڑائی کرتا ہے۔ اور دھیرج رکھتا ہے۔ یعنے کسی رکاوٹ کے ہونے پر بھی کام کا آرنبھ نہیں چھوڑتا۔ اور حوصلہ رکھتا ہے۔ یعنے کام کرنے کا یقین رکھتا ہے۔ اور کام کے ہونے نہ ہونے میں یکساں رہتا ہے۔ یعنے نہ تو کامیابی میں خوش ہوتا ہے اور نہ ناکامیابی میں غمگین شاستر کے مطابق کرم کرتا ہے وہ کرتا ساتکی ہے۔

रागी कर्मफलप्रेप्सुर्लुब्धो हिंसात्मकोऽशुचिः ।
हर्षशोकान्वितः कर्ता राजसः परिकीर्तितः ॥ २७ ॥

(۲۷) راگ رکھنے والا کرم کے پھل کو چاہنے والا لوبھی ہنسا کرنے والا اپوتر رہنے والا خوشی اور غم کرنے والا کرتا راجسی ہے۔

شرح - راگ یعنے کام کرودھ وغیرہ رکھنے والا - پھل کا خواہشمند - لوبھی یعنے دھرم میں روپیہ نہ لگانے والا - ہنسک کسی غرض سے روزگار بگاڑنے والا اپوتر - شاستر کے مطابق پاک نہ رہنے والا خوش اور غمگین یعنے کامیابی میں خوش ہونے والا اور ناکامیابی میں رنج کرنے والا کرتا راجسی ہے۔

अयुक्तः प्राकृतः स्तब्धः शठो नैष्कृतिकोऽलसः ।
विषादी दीर्घसूत्री च कर्ता तामस उच्यते ॥ २८ ॥

(۲۸) ایکت - پراکرت - ستبدھ - سٹھ - نیکرتک - آلسی - دکھی دیرگیہ سوتری کرتا تامسی ہے۔

شرح - ایکت یعنے بسبب وشیوں میں مائل رہنے کے ٹھیک حالت میں نہ رہنے والا پراکرت - یعنے بچہ کی مانند شاستر کے سنسکاروں سے رہت ستبدھ - یعنے دیوتا اور گورو کے آگے سر نہ جھکانے والا سٹھ - ظاہر باطن یکسان نہ رہنے والا دغا کرنے والا نیکرتک - بغیر اپنا ارادہ ظاہر کرنے کے کسی کا روزگار بگاڑنے والا - الکسی ضروری کاموں کو نہ کرنے والا - یا ایک روز کے کام کو ایک ماہ تک نہ کرنے والا کرتا تامسی ہے۔

تمہید ۲۹

تین طرح کی بدھی اور دھرتی کا بیان

बुद्धेर्भेदं धृतेश्चैव गुणतस्त्रिविधं शृणु ।
प्रोच्यमानमशेषेण पृथक्त्वेन धनंजय ॥ २९ ॥

(۲۹) گنوں کے بھید سے بدھی اور دھرتی کا تین طرح کا بھید مجھ سے سن - اے دھننجے میں الگ الگ پوری طرح سے کہتا ہوں۔

شرح - بدھی یعنے نشچے کرنے والی برتی اور دھرتی کا بلحاظ گنوں کے جو فرق ہے - وہ مجھ سے سن - تاکہ تو چھوڑنے لائق کو چھوڑ سکے اور قبول کرنے لائق کو قبول کرسکے۔

یہ فرق میں تجھ کو ٹھیک ٹھیک سناؤنگا - تو دھننجے ہے - یعنے تو نے فتحیابی سے دھن کو جیتا ہؤا ہے - شلوک پر غور -

کیا بدھی سے مراد فقط برتی کی ہے - یا برتی والے انتھ کرن کی - اگر برتی کہا جائے تو پھر پیچھے تین طرح کے گیان کا ذکر بے فائدہ ہؤا - کیونکہ برتی اور گیان ایک ہی ہے - اور اگر انتھ کرن کہا جائے تو پھر تین طرح کے کرتا کا ذکر بے فائدہ ہؤا کیونکہ برتی والا انتھ کرن ہی کرتا ہے - اور نیز یہ کہ اگر بدھی کو گیان مانا جائے تو پھر گیان اور دھرتی کا الگ الگ کہنا بھی بے فائدہ ہے - کیونکہ گیان اور دھرتی دونوں انتھ کرن کی برتی ہے - اس لئے دھونی کو اچھیا سے الگ ظاہر کرنے کے لئے دھرتی کا الگ نام لیا گیا ہے تو یہ بھی نہیں کہ سکتے کیونکہ برتی والا انتھ کرن کہنے سے سب برتیاں اُس کے بیچ ہی آ جاتی ہیں الگ کوئی برتی نہیں رہتی

جواب - انتھ کرن کا چدابھاش (پرتوا) کرتا کہلاتا ہے - اور فقط انتھ کرن یعنے آلہ -

سوال - بحوالہ ایک شرتی کے - خواہش (اچھیا) ارادہ بشنک شردھا اشردھا دھرتی ادھرتی حیا بُدھی ڈر انتھ کرن کی کئی برتیاں ہیں - ان سب کو تین تین طرح کا کہنا چاہئے مگر ذکر دو کا کیا گیا ہے - اس کا کیا سبب -

جواب - بدھی اور دھرتی کا ذکر فقط دو شلوکوں کے لحاظ سے کیا گیا ہے ایک گیان دوسرے کویا (حرکت) بدھی گیان شکتی ہے - اور دھرتی کرتا شکتی - اس سے خواہش وغیرہ رو کسی کا نہیں کیا گیا ہے -

تمہید - ۳۰

تین شلوکوں میں تین طرح کی بدھی کا بیان

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ।
बंधं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥३०॥

(۳۰) جو بدھی پرورتی اور نورتی اور کرنے لائق اور نہ کرنے لائق اور بندھ اور موکھش کو جانتی ہے اے پارتھ وہ بُدھی ساتکی ہے -

شرح - پرورتی کرموں کا مارگ ہے اور نورتی سنیاس کا - پرورتی میں کرنے لائق کرموں

کو اَور نورتی ہیں کرموں کے تیاگ کو۔ اور بندھ اور موکھش کو یعنے پیدائش اور موت کے دُکھ کو اور اُس دُکھ کے اُبھاؤ کو اور نیز چھوٹے اگیان کے کٹنے ہٹنے کرنا آہنکار کو اور سچے گیان سے اگیان کے ناش کو جو بدھی جانتی ہے۔ وہ بدھی ساتکی ہے۔ بندہ اَور موکھش۔ اِن دونوں کا کارن پرورتی نورتی ہے۔ پرورتی بندھ کا اَور نورتی موکھش کا۔

(۳۱) جو بدھی دھرم اَور ادھرم کو اور کرنے لائق اَور نہ کرنے لائق کو نہیں جانتی وہ بدھی راجسی ہے۔

यया धर्ममधर्मं च कार्यं चाकार्यमेव च ।
अयथावत् प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥

شرح۔ جس کا کرنا شاستر کی آگیا ہے۔ اُس کا نام دھرم ہے اور جس کی ممانعت ہے اُس کا کرنا ادھرم ہے۔ دھرم کا پھل بھی ظاہر نہیں اَور ادھرم کا بھی ظاہر نہیں۔ دونوں کا پھل آیندہ ملتا ہے۔ اور جو کام کرنے لائق نہیں یا کرنے لایق نہیں ہیں اُن کے کرنے کا پھل پرتکھش ہے یعنے ظاہر۔ اِن دھرم اور ادھرم اور کرنے لائق اَور نہ کرنے لائق کاموں کو جو بدھی تھوڑا سا یا شک میں ٹھیک ٹھیک نہیں جانتی وہ بدھی راجسی ہے۔

(۳۲) جو بدھی اگیان سے ڈھکی ہوئی ادھرم کو دھرم مانتی ہے اور سب چیزوں کو اُلٹا سمجھتی ہے وہ بدھی تامسی ہے۔

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसावृता ।
सर्वार्थान् विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥ ३२ ॥

شرح۔ ادھرم کا پھل صاف معلوم ہے۔ مگر جو بُدھی اگیان سے ڈھکی ہوئی ہے وہ ادھرم کو دھرم مانتی ہے۔ اور جو چیزیں ظاہرا پرتکھش پھل کے دینے والی ہیں۔ اُن کو بھی اور کا اَور سمجھتی ہے۔ ایسی بُدھی تامسی کہلاتی ہے۔

تمہید ۔ ۳۳

تین طرح کی دھرتی کا بیان

(۳۳) جس دھرتی سے یوگ کی طاقت پا کر من پران اور اندریاں کی حرکت روکی جاتی ہے ۔ اے پارتھ وہ دھرتی ساتکی ہے

धृत्या यया धारयते मनः प्राणेंद्रियक्रियाः ।
योगेनाव्यभिचारिण्या धृतिः सा पार्थ सात्त्विकी॥३३॥

شرح ۔ ساتکی دھرتی (استقلال) سے باہر کی اندریاں رُک کر یوگ (سمادھی) کو طاقت ملتی ہے ۔ اور اُس سے من. بران اور اندریوں کی حرکت رُک جاتی ہے ۔ یعنے خلاف شاستر من وغیرہ کسی اندری کی کوئی حرکت نہیں ہوتی ۔

(۳۴) جو دھرتی کرم کرتیکی خودی اور پھل کی خواہش سے دھرم ارتھ کام کو دھارن کرتی ہے ۔ اے ارجن وہ دھرتی راجسی ہے

यया तु धर्मकामार्थान्धृत्या धारयतेऽर्जुन ।
प्रसंगन फलाकांक्षी धृतिः सा पार्थ राजसी ॥ ३४ ॥

شرح ۔ یہ دھرتی موکھش کے خلاف ہے ۔

(۳۵) جس دھرتی سے نیند ڈر شوک بکھاو (بے حواس ہونا) مد (شاستر کے خلاف حرکت) کو چھوڑا نہیں جاتا وہ دھرتی تامسی ہے ۔

यया स्वप्नं भयं शोकं विषादं मदमेव च ।
न विमुञ्चति दुर्मेधा धृतिः सा तामसी मता ॥ ३५ ॥

گنوں کے لحاظ سے تین تین طرح کی بدھی اور دھرتی کا بیان کر کر نصف شلوک میں اُس سُکھ کا بیان جو بُدھی اور دھرتی کا نتیجہ ہے

(۳۶) اے بھرت بنش میں سریشٹھ اب مجھ سے تین طرح کا سُکھ سُن

सुखं त्विदानीं त्रिविधं शृणु मे भरतर्षभ ।
अभ्यासाद्रमते यत्र दुःखान्तं च निगच्छति ॥ ३६ ॥

تمہید ۔ ۳۴

ڈیڑھ شلوک میں ساتکی سُکھ کا بیان

(۳۶) جو سُکھ ابھیاس سے ملتا ہے اور سب دُکھوں کا ناش کرنے والا ہے

ہے۔

(۳۷) اور شروع میں زہر کی مانند اور انجام میں امرت کی مانند ہوتا ہے اور بدھی کو خوش کرتا ہے۔ وہ سکھ ساتکی ہے۔

यत्तदग्रे विषमिव परिणामे ऽमृतोपमम् ।
तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥ ३७ ॥

شرح۔ ابھیاس کا سکھ وشیوں کے سکھ سے الگ سمادھی کا سکھ ہے۔ جو دیر کے ابھیاس سے حاصل ہوتا ہے۔ وشیوں کا سکھ جلدی ملتا ہے اور آخرکار دُکھ دیتا ہے اور سمادھی کا سکھ دیر سے ہوتا ہے اور دکھوں کا ناش کرنے والا ہے اِس کے شروع میں دُکھ ہے۔ یعنے بسبب گیان و براگ اور دھیان اور سمادھی کی تکلیف کے زہر کی مانند ہے۔ اور انجام میں سکھ ہے یعنے بسبب گیان وغیرہ اچھی طرح ہوجانے سے امرت کی مانند ہے۔ اور بدھی کو خوش کرتا ہے۔ یعنے الکس نیند وغیرہ کو چھوڑ کر بدھی آتما میں لگ جاتی ہے۔ راجسی بدھی میں وشیوں اور اندریوں کے تعلق سے سکھ ہوتا ہے۔ اور تامسی بدھی میں نیند اور آلکس سے۔ اور ساتکی بدھی میں ان تمام چیزوں سے ہٹ کر آتما کار ہو کر سمادھی سے اُسی کا نام ساتکی سکھ ہے۔

(۳۸) جو سکھ وشیوں اور اندریوں کے تعلق سے ہوتا ہے اور کرنے میں امرت کے برابر اور انجام میں زہر کے برابر ہے وہ سکھ راجسی ہے

विषयेन्द्रियसंयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ।
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥ ३८ ॥

شرح۔ وشیوں کا سکھ مراد مال چندن استری بیٹا وغیرہ سے ہے۔ ان کے بھوگنے میں من اور اندریوں کو روکنا نہیں پڑتا۔ اِس لئے شروع میں امرت کے

برابر ہے۔ اور جب اس کا انجام ہوتا ہے تو اس سے لوک پرلوک دونوں جگہ دُکھ ہوتا ہے۔ اِس لئے یہ انجام میں زہر کے برابر ہے۔

(۳۹) جو سُکھ اول اَور اخیر میں بھول پیدا کرتا ہے اور نیند الکس پرماد سے ہوتا ہے۔ وہ سُکھ تامسی ہے۔

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहनमात्मनः ।
निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ ३९ ॥

شرح ۔ جو سُکھ شروع میں بھی آتما کا بھلانے والا ہے۔ اور آخیر میں بھی بھلانیوالا ہے۔ اور بغیر کرنے نہ کرنے کی سوچ کے فقط متوراج (خیالی) کا سُکھ ہے۔ اور سمادھی کے ساتکی سُکھ اور وشیوں کے راجسی سُکھ کے بغیر نیند الکس اور پرماد سے ہوتا ہے۔ وہ سُکھ تامسی ہے

تمہید ۴۰

ہر ایک چیز کو تین گنوں کا ظہور کہکر تین تین طرح کے مضمون کے سماپتی

(۴۰) پرتھوی یا انترکھش یا دیو لوک میں کوئی شے ایسی نہیں ہے جو پرکرتی کے تین گنوں سے چھوٹی ہوئی ہو۔

न तदस्ति पृथिव्यां वा दिवि देवेषु वा पुनः ।
सत्त्वं प्रकृतिजैर्मुक्तं यदेभिः स्यात्त्रिभिर्गुणैः ॥ ४० ॥

شرح ۔ سانکھ مت میں پرکرتی گنوں کی سامیہ اوستھا کا نام ہے۔ یعنے گنوں کی مساوی حالت کا۔ اور گنوں کی کمی بیشی کا نام گنوں کی پیدائش۔ اور ویدانت مت میں پرکرتی مایا کا نام ہے۔ اور مایا سے گنوں کا ظہور۔ اَور گنوں سے سنساربندھن پرتھوی یا انترکھش (سواگ) یا دیولوک میں ایسی کوئی چیز نہیں جو اس پرکرتی کے گنوں سے چھوٹی ہوئی ہو۔

تمہید ۔ ۴۱

یہانتک گنونکے ظہور کا وہ سلسلہ بیان کیا گیا ہے جو مطابق چودھویں

اَدھیائے کے ہے۔ اور جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ گنوں سے ہی کوئی چیز کاریہ روپ بنی ہوئی ہے۔ اور کوئی کارن روپ اور کوئی پھل روپ۔ اور اب اس سے آگے مطابق بند رھویں ادھیائے کے سنسار درخت کو ویراگ کے مضبوط ہتیار سے کاٹکر وہ مقام ڈھونڈنا چاہئے جہاں سے پھر واپسی نہیں ہوتی یہ سوال ہوتا ہے کہ وہ ویراگ حاصل کیونکر ہوگا۔ کیونکہ سارا سنسار اور ہر ایک اشیاء گنوں کا ظہور ہے۔ اِس لئے اس کا یہ جواب ہے۔ کہ ہر ایک انسان کو اپنے اپنے ورن آشرم کے مطابق کرم کرنے چاہئیں۔ تاکہ ایشور پرسن ہو اور اُس کا پھل ویراگ روپی ہتیار ملے۔ یہ ساری گیتا اور سارے ویدوں کا خلاصہ ہے اِس وجہ سے ذیل کے شلوکوں میں ورن آشرم کے دھرموں کا بیان۔

(۴۱) اے پرم تپ پچھلے سنسکاروں سے ہوئے ہوئے گنوں سے براہمن کھشتریے ویش شودروں کے کرم الگ الگ ہیں۔

ब्राह्मणक्षत्रियविशां शूद्राणां च परंतप ।
कर्माणि प्रविभक्तानि स्वभावप्रभवैर्गुणैः ॥ ४१ ॥

شرح۔ براہمن کھشتر سے ویش کا وید پڑھنا وغیرہ دھرم یکساں ہے۔ اِس لئے اِن کو دوج یعنے دوجاتی کہا جاتا ہے۔ اور شودر جن کو وید کا ادھکار نہیں ایک جاتی کہا جاتا ہے۔ اِس پر وشِشٹ مہاراج کا قول۔

ورن چار ہیں۔ براہمن۔ کھشتریے ویش شودر اِن میں براہمن کھشتریے ویش دوجاتی ہیں۔ یعنے اِن کے دو جنم ہیں۔ ایک جنم ماتا سے ہوتا ہے۔ اور دوسرا سنسکاروں سے جس میں گائتری ماتا ہوتی ہے۔ اور اچاریہ پِتا۔

ورنوں کی تفریق کے دو باعث ہیں۔ ایک پیدائش۔ دوسرا سنسکار۔ اِس پر وید منتر پرمان۔ منتر کا ارتھ

براہمن پرماتما کے مُکھ سے ہوئے کھشتر یے بازوؤں سے
ویش رانوں سے اور شودر چرنوں سے۔

وید کا دوسرا منتر

گائتری چھند سے براہمن ہوئے ترشٹپ چھند سے
کھشتری۔ یکتی چھند سے ویش۔ شودر بغیر چھند کے اس
وجہ سے شودر کا کوئی سنسکار نہیں ہوتا۔

اِس پر گوتم جی کا پرمان

سمرتی کا ارتھ

شودر چوتھا ورن ہے۔ اور ایک جاتی ہے۔
اے دشمنوں کے دُکھ دینے والے (ارجن) بباعث الگ الگ سبھاؤ اور گنوں
کے چاروں ورنوں کے کرم الگ الگ ہیں۔ براہمن کا سبھاؤ سانکی ہے۔ اِس
وجہ سے وہ شانت روپ ہے۔ اور کھشتری کا تھوڑا سانکی اور زیادہ راجسی
ہے۔ اِس وجہ سے اُس کے سبھاؤ میں پرورش ہے۔ اور ویش کا تھوڑا تامسی
اور زیادہ راجسی ہے۔ اِس وجہ سے اُس کا سبھاؤ بنج کا ہے اور شودر کا سبھاؤ
تھوڑا راجسی اور زیادہ تامسی ہے۔ اِس لئے وہ موہڑ رہتا ہے۔

سبھاؤ کا دوسرا ارتھ

سبھاؤ۔ پرکرتی روپ مایا کو کہتے ہیں۔ جو اوپادان کارن ہے۔ یعنی اصلی سبب
جیسا کہ گھڑے کا مٹی۔ اِس لئے جیسے جس کے پچھلے سنسکار ہوتے ہیں۔ ویسا ہی
اُس کا سبھاؤ ہو جاتا ہے۔ اور مطابق سبھاؤ کے ہی شاستر میں ہر ایک جاتی
کے گنوں کا ورنن ہے۔ اس پر گوتم جی کا وچن۔

سمرتی کا ارتھ

براہمن کھشتری ویش کے تین کرم مساوی ہیں۔ وید پڑھنا
یگ کرنا۔ دان کرنا۔ اور باقی کے الگ الگ وید پڑھانا یگ
کرانا۔ دان لینا۔ براہمن کا دھرم ہے اور رعایا کی حفاظت
کرنا اور انصاف سے سزا دینا۔ کھشتری کا۔ اور

کھیتی کرنا بنج کرنا جانوروں کا پالنا ویش کا اور سچ بولنا غصہ نہ کرنا صاف رہنا اچمن لینا۔ پاؤں دھونا شودر کا بعض کہتے ہیں شرادھ کرنا نوکروں کا پالنا غیر عورت کو نہ دیکھنا تینوں ورنوں کی خدمت کرنا شودر کا دھرم ہے۔

اِن دھرموں میں وید پڑھنا یگ کرنا دان دینا تینوں ورنوں کو لازمی ہے اور باقی دھرم روزگار کی خاطر اختیاری ہیں۔ اِس پر وشسٹ مہاراج کا قول برہمن کے چھ کرم ہیں۔ وید پڑھنا اور پڑھانا۔ یگ کرنا۔ اور کرانا۔ دان دینا اور لینا اور کھشتری اور ویش کے تین تین۔ وید پڑھنا یگ کرنا۔ دان دینا۔ اور ہتیاروں سے رعایا کی حفاظت کرنا یہ کھشتریے کا خاص دھرم ہے۔ اور کھیتی کرنا بنج کرنا جانوروں کا پالنا سود لینا ویش کا دھرم۔ اور تینوں ورنوں کی خدمت کرنا شودر کا دھرم۔

آپس تنب رشی کا قول

سمرتی ارتھ

ورن چار ہیں۔ براہمن کھشتری ویش شودر اِن میں بلحاظ جنم کے چوتھے سے تیسرے کو تیسرے سے دوسرے کو۔ دوسرے سے اوّل کو فضیلت ہے۔ وید پڑھنا پڑھانا یگ کرنا کرانا دان دینا لینا۔ براہمن کا دھرم ہے اور نیز یہ بھی کہ وہ پتا کا دھن لے خوشہ چینی کرے۔ مگر سوائے اپنے چیز کے کسی اور کی چیز کو نہ لے اِن دھرموں میں بجا وید پڑھانے یگ کرانے دان لینے کے کھشتری کا دھرم لڑائی کرنا ڈنڈ دینا اور رعایا کی حفاظت ہے اور ویش کا کھیتی کرنا بنج کرنا جانوروں کا پالنا اور شودروں کا تینوں ورنوں کی خدمت۔ اِس پر منو مہاراج کا وچن۔ وید پڑھنا پڑھانا یگ کرنا کرانا دان دینا اور لینا برہمنوں کا دھرم ہے۔ اور دان دینا۔ یگ کرنا وید پڑھنا۔ رعایا کی حفاظت کرنا۔ وشیوں کے بس نہ ہونا۔ کھشتری کا دھرم

ہے۔ اور جانوروں کا پالنا دان کرنا یگ کرنا وید پڑھنا بنج
کرنا کھیتی کرنا سود لینا ویشوں کا دھرم ہے اور حسد چھوڑکر
پریم سے تینوں ورنوں کی خدمت کرنا شودر کا دھرم ہے۔
اِس طرح گنوں کے لحاظ سے چاروں ورنوں کے دھرم کہے گئے ہیں

تمہید۔۴۲

پچھلے سنسکاروں کے مطابق براہمن کے کرموں کا بیان

(۴۲) سم دم تپ شوچ کھشما آرجو گیان وگیان۔ آستک بھاؤ
یہ براہمن کے سبھاوک کرم ہیں۔

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिराजैवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ ४२ ॥

شرح (۱) سم۔ من کا روکنا
(۲) دم۔ باہر کی اندریاں روکنا
(۳) تپ۔ کرچھ وغیرہ چندرائیں برت کرنا
(۴) شوچ۔ اندر اور باہر کی جسمانی روحانی دونوں طرح کی صفائی۔
(۵) کھشما۔ مارنے اور غصہ ہونے والے پر درگذر
(۶) آرجو۔ جیسا اندر ویسا ہی باہر
(۷) گیان وید کا معہ اُس کے انگوں کے جاننا۔
(۸) وگیان۔ کرم کانڈ میں یگوں کا گیان اور برہم کانڈ میں جیو برہم کی یکتائی کا گیان
(۹) آستک بھاؤ۔ ساتکی شردھا۔
یہ نو گن براہمن جاتی کے سبھاوک کرم ہیں۔

سوال۔ بلحاظ ساتکی راجسی تامسی گنوں کے سب دھرم متعلق چاروں ورنوں کے ہیں۔ پھر یہ خصوصیت سے فقط براہمن کے کیوں۔

جواب۔ براہمنوں کا سبھاؤ ساتکی ہے اِس وجہ سے اُن میں اُن کی زیادتی ہے

ہے۔ لیکن اَور بھی جس میں ستوگن زیادہ ہو۔ اُس میں یہ سب گُن ہوتے ہیں
اِسی دلیل سے یہ سب کے یکساں دھرم ہیں۔ اِس پر بشن پوران کا پرمان
شلوک کا ارتھ

معافی (کھشما) راستی۔ صفائی دان ضبط حواس۔ تکلیف نہ دینا۔ گورو کی
خدمت۔ تیرتھ اشنان دیا نرتا (فریب نہ کرنا) لوبھ نہ کرنا۔ دیوتا اور براہمن
کا پوجن حسد نہ کرنا یہ سب ورن آشرموں کا مساوی دھرم ہے۔

گرہسپت کا قول۔ سمرتی کا اَرتھ

دیا رکھنا کھشما رکھنا۔ حسد نہ کرنا۔ پاک رہنا زیادہ محنت کا کام نہ کرنا۔
خوش رہنا۔ بخیل نہ ہونا زیادہ خواہش نہ کرنا۔ یہ سب ورن آشرموں کا مساوی
دھرم ہے۔

۱۔ (دیا) دوستی دشمنی کا لحاظ چھوڑ کر شرن آئے کی رکھشا کرنا۔

۲۔ کھشما۔ تکلیف جسمانی پا کر یا مالسی نہ غصہ ہونا نہ مارنا۔

۳۔ حسد نہ کرنا۔ کسی گُنی کے گُن کو خراب نہ کرنا۔ تھوڑا سا گُن دیکھ کر بھی تعریف کرنا۔ کسی
کا عیب نہ دیکھنا۔

۴۔ پاک رہنا۔ مانس وغیرہ نہ کھانا۔ گن سے خالی کی صحبت نہ کرنا اپنے دھرم میں قائم رہنا

۵۔ بہت محنت کا کام نہ کرنا۔ جسم کو دُکھ دینے والا کام خواہ نیک ہی ہو نہ کرنا۔

۶۔ خوش رہنا۔ اچھے کاموں کا گرہن (کرنا) بُرے کاموں کا تیاگ۔

۷۔ بخیل نہ ہونا۔ تھوڑی شے میں تھوڑا دینا۔ مگر خوشی سے۔

۸۔ خواہش نہ کرنا۔ بے گانی چیز کو نہ چاہنا۔ اور موجودہ شے پر قناعت رکھنا۔

ان آٹھ گنوں پر گوتم جی کا پرمان۔

سمرتی ارتھ

آتما کے آٹھ گن ہیں۔ سب پر دیا[1] (مہربانی)، کھشما[2] (معافی)،
پاکیزگی[3]۔ نکان کرنے والے کاموں کا تیاگ[4]۔ منگل کرم[5] بخیل
نہ ہونا خواہش نہ کرنا۔ مہابھارت کے شلوک۔

(۱) ست۔ دم[2]۔ تپ[3]۔ شوچ[4]۔ سنتوش[5]۔ حیا[6]۔ کھشما۔ گیان۔ شم۔ دیا۔ دھیان[11]

یہ سب سناتن دھرم ہیں۔

۱ - ست - جانداروں سے پیار

۲ - دم - من روکنا

۳ - تپ - اپنے دھرم میں قائم رہنا۔

۴ - شوچ - ناپاکی اور پاکیزگی کو نہ ملانا۔

۵ - شوچ - وشیوں کا تیاگ

۶ - حیا - نہ کرنے لائق کاموں کا تیاگ

۷ - کھشما وندوں کا سہارنا

۸ - آرجو - من کا یکساں رکھنا

۹ - گیان - اصل وستو کو جاننا

۱۰ - سم - شانت چت

۱۱ - دیا - جیوؤں سے محبت

۱۲ - دھیان - وشیوں سے من ہٹانا

دیول رشی کا قول

۱ - شوچ - (صفائی) دان تپ شردھا گورو کی خدمت۔ کھشما وگیان بنے راستی یہ سب کا یکساں دھرم ہے۔

۲ - تپ - برت کر کر اور بھوکا رہ کر جسم کا سکھانا۔

شردھا - دھرم کے کاموں میں یقین کرنا۔

۳ - بے اعتقادی سے دھرم کا پھل نہیں ملتا - وگیان - بمعنے وید ودیا اور دنیوی علم کا جاننے والا۔

۴ - بنے دو طرح کی ہے - ایک من کے روکنے کی - دوسرا اندریاں کے روکنے کی - باقی کے ارتھ آسان ہیں - اس وجہ سے ان کی شرح کی ضرورت نہیں۔

یاگو لک مہاراج کا قول - سمرتی

یگ آچار ضبط حواس رہنا - (جانداروں کو نہ مارنا) دان وید پڑھنا - یہ سب دھرم کہلاتے ہیں - اور بذریعہ یوگ

کے آتما کا گیان پرم دھرم

یہ سب دیوی سمپتا کے جتنے دھرم ہیں براہمن کو سبھاوک حاصل ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو کوشش سے۔

تمہید ۔ ۴۳

کھشترے کے سبھاؤ سے پیدا ہوئے کرموں کا بیان

(۴۳) سورماں۔ تیجسوی۔ دھیرج دھاری۔ ہوشیار لڑائی میں نہ بھاگنے والا۔ دان دینے والا۔ ایشور (حکومت) سبھاؤ رکھنے والا۔ یہ کھشترے کے سبھاوک کرم ہیں۔

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ ४३ ॥

(۴۴) کھیتی کرنا۔ گائے کا پالنا۔ بنج کرنا۔ ویش کا سبھاوک کرم ہے۔ اور تینوں ورنوں کی سیوا کرنا شودر کا سبھاوک کرم

कृषिगोरक्ष्यवाणिज्यं वैश्यकर्म स्वभावजम् ।
परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥ ४४ ॥

شرح ۔ ہر ایک ورن آشرم کا الگ الگ اور یکساں دھرم بیان کیا گیا ہے۔ مگر دھرم ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ مختلف پرمانوں سے اُن کا بیان۔ بھوشت پوران کے شلوک۔

۱۔ وید میں سورگ اور موکھش کا دینے والا پانچ طرح کا دھرم بیان کیا گیا ہے

۲۔ ایک ورن دھرم۔ دوسرا آشرم دھرم۔ تیسرا ورن آشرم کا ملا ہوا دھرم چوتھا گون دھرم پانچواں نمت دھرم۔

۳۔ ورن دھرم۔ یگیوپویت (زنار) ڈالنا۔

۴ آشرم دھرم۔ بھکشا مانگنا۔ اور ونڈ دھارن کرنا۔

۵۔ ورن آشرم کا ملا ہوا دھرم۔ مونج کی تڑاگی۔ جس کو سنیاسی بھی پاتا ہے

اور برھم چاری بھی بموقعہ یگیو پویت (زنار) ڈالنے کے۔

۶۔ گون دھرم۔ کسی کام کا فرض جیسا کہ راجہ ہو کر رعایا کی حفاظت۔

۷۔ نمت دھرم۔ دھرم کا کوئی خاص سبب جیسا کہ پاپ ہٹانے کے لئے پاپ کا پراسچت۔ ہریت رشی کا قول۔

آشرموں کا چار طرح کا دھرم ہے۔ ایک الگ الگ یعنی اپنا اپنا۔ دوسرا وشیش یعنی برھم چریہ وغیرہ کسی آشرم کا شروع کرنا۔ تیسرا سامانیہ یعنے سب کا یکساں دھرم۔ چوتھا سرب دھرم یعنے وہ بھی سب کا یکساں۔

ان ہریت رشی کے چاروں طرح کے دھرموں کا مہا بھارت میں نہنے

(۱) سخت نہ کہنا۔ ہنسا نہ کرنا پرماد (بھول۔ غفلت) نہ کرنا۔ غیر کی چیز نہ لینا۔ شرادھ کرنا۔ اتتھی کا پوجنا۔ سچ بولنا۔ غصہ نہ کرنا۔

(۲) غیر عورت کا پرہیز۔ پاک رہنا۔ حسد نہ کرنا۔ آتما کو جاننا۔ سختی سہارنا۔ یہ سب کا سامانیہ یعنے یکساں دھرم ہے۔

الگ الگ آشرموں کے دھرموں کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔ اس لئے ان کے دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ برھم چاری کا دھرم گیان ہے اُس کے دھارن کرنے کی وجہ سے اُس کو نیشٹک برھم چاری کہتے ہیں۔ نسکام کرموں کو جن سے پاپوں کا ناش ہو کر گیان ہوتا ہے۔ سرب دھرم۔

آشرموں کے متعلق گوتم جی کا قول

بموجب قول کسی اچاریہ کے برھم چریہ گرہست۔ بان پرست۔ اور سنیاس میں انسان کی مرضی ہے۔ خواہ کوئی آشرم اختیار کرے۔

آپس تنب رشی کا قول

انسان کے واسطے چار آشرم مقرر ہیں۔ برھم چریہ۔ گرہست بان پرست اور سنیاس۔

ان سب سے گزرتا ہوا انسان موکش ہو جاتا ہے۔ (وششٹ جی کا قول

برھم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ سنیاس چار آشرم ہیں۔ برھم

چرنیہ کی حالت میں ایک یا دو یا تین وید پڑھ کر پھر انسان کی مرضی ہے۔خواہ کوئی آشرم قبول کرے۔

دھرم کے نتائج پر منوجی کا قول

جس کا دھرم مطابق شرتی سمرتی کے ہوتا ہے۔اُس کو یہاں نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔اور مرنے کے بعد بہت بڑا سُکھ

آپستنب رشی کا قول

ہر ایک ورن کو اپنے اپنے دھرم پر چل کر بہت راحت ملتی ہے اور اُس کے ختم ہونے کے بعد اعلےٰ خاندان خوبصورتی ورن (قوم) طاقت۔نیک چلنی۔شاستر کا گیان اور دھرم اور دھن حاصل ہوتا ہے۔

گوتم جی کا قول

جس کو اپنے ورن آشرم کے دھرم پر یقین رہتا ہے وہ مر کر کرموں کے نتائج کو بھوگ کر پھر جو کرم باقی رہ جاتے ہیں۔اُن سے اچھے دیش خاندان خوبصورتی عمر۔وید آچار۔دھن۔سُکھ بُدی کو حاصل کرتا ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ جو کرم سورگ کے پھل دینے والے ہیں۔اور جو اچھے خاندان وغیرہ میں جنم دیتے ہیں وہ اَور ہیں۔

ربیاس جی کا قول

جس کے دل میں باسنا ہوتی ہے وہ کرموں کا پھل بھوگ کر پھر یہاں واپس آجاتا ہے۔مگر بموجب قول شرتی کے اُس کی واپسی کا راستہ مخصوص نہیں ہے۔جانے والے راستہ سے بھی واپسی ہو جاتی ہے۔اور دوسرے راستہ سے بھی۔

ہریت رشی کا قول

بعضے خواہش سے یگ دان تپ کر کر اُن کا پھل بھوگ کر یہاں ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔اور بعضے بلا خواہش یگ وغیرہ کر کر پھر پیدا نہیں ہوتے۔گیان سے موکھش ہو جاتے ہیں۔

اِس سے ثابت ہے کہ کرم درحقیقت ایک ہی ہے۔خواہش اور بے خواہشی کے سبب اُس کے انجام میں فرق ہے

بھوشٹ پران کے شلوک

(۱) نتیہ یعنے مقررہ کرم بغیر پھل کی خواہش کے کرنے چاہئے۔ اور کامیہ یعنے کامنا کے کرم پھل کی خواہش سے یا پاپوں کو دور کرنیکیلئے

(۲) نمتیہ کرموں کے تین پھل ہیں۔ بعضے سنچت پاپوں کا ناش بتاتے ہیں

(۳) اور بعض اُس پاپ کی نورتی جو نمتیہ کرم کے نہ کرنے سے ہوتا۔ اور بعض بلاخواہش خود بخود پھل کا ملنا جیسا کہ آنب کے ساتھ سایہ

شرتی کا قول

دھرم کے تین سکندھ ہیں۔ یعنے تین سہارے ایک یگ۔ دوسرا پڑھائی۔ تیسرا دان۔ پہلا متعلق گرہست کے ہے۔ دوسرا متعلق برہم چریہ کے۔ تیسرا متعلق بان پرست کے۔

اِن تینوں آشرموں کا ذکر کر کر شرتی کا یہ مطلب ہے کہ ان تینوں میں بوجہ انتہ کرن کی صفائی نہ ہونے کے موکھش نہیں ہوتی۔

موکھش کا ادھکار انتہ کرن کی صفائی کے بعد سنیاس آشرم او ہے۔ اِس پر شرتی کا قول۔ برھم میں استھت ہو کر امرت بھاؤ ہو جاتا ہے۔

یہ چوتھے سنیاس آشرم کا ذکر ہے۔

تمہید ۔ ۴۵

اوپر کے بیان کا نتیجہ یہ ہے کہ خواہ کوئی برھم چاری ہو خواہ گرہستی۔ خواہ بان پرستی۔ اُس کو پھل کی خواہش چھوڑ کر ایشور ارپن کرم کرنے چاہئیں۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

(۴۵) اپنے اپنے کرم میں محبت کرنے والا انسان سدھی پاتا ہے۔ اُس اپنے کرم کی محبت سے جیسے سدھی ہوتی ہے۔ اُس کو مجھ سے سُن۔

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः॥
स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विन्दति तच्छृणु ॥ ४५॥

شرح - جیسے جیسے دھرم شرتی سمرتی میں بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کے مطابق اپنے اپنے دھرم میں محبت کرنے والا منش انتھ کرن کی صفائی سے گیان حاصل کرتا ہے۔ منش کہنے کا یہ مطلب ہے کہ کرم کا سوائے منش کے اور کسی کو ادھکا نہیں۔ دیوتاؤں میں ورن آشرم نہیں ہوتا۔ اِس لئے دیوتا بھی کرم کے ادھکاری نہیں ہوتے۔ البتہ ورن آشرم کا اہنکار چھوڑ کر ایشور بھگتی کا سب کو ادھکار ہے۔ اور شاریرک گرنتھ کے دیوتا ادھی کرن میں اس کو بھی ثابت کیا گیا ہے۔

سوال - ارجن نے پوچھا مہاراج کرموں سے مُکتی کیسے۔ کرم تو بندھن کا کارن ہیں۔

جواب - شری بھگوان نے فرمایا۔ اپنے کرموں سے جیسے موکش ملتی ہے اس کو یقین کے ساتھ مجھ سے سُن۔

(۴۶) جس سے سب جانداروں کی پرورتی ہوتی ہے۔ جس نے سب جگت کو ڈھک رکھا ہے۔ اُس پرمیشور کی پوجا اپنے اپنے کرم سے کر کر انسان سدھی پاتا ہے۔

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ॥
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः ॥४६॥

شرح - سب جانداروں کی پرورتی مایا سبل برھم سے ہوتی ہے۔ جو سب کا جاننے والا سب کا انتریامی چیتن آنند روپ شرو شکتیمان اوپادان اور نمت کارن ہے۔ اور پرورتی بھی خواب کے جگت کی طرح ہے۔ اور اُسی نے سارے جگت کو ست چت روپ سے کر ڈھک رکھا ہے۔ یعنے وہ سب کا ادھشٹان ہے۔ یعنے آشرا اور جگت اُس میں کلپت۔ اِس لئے کوئی شے اُس سے الگ نہیں ہے۔ اِس پر شرتیوں کے قول۔

(۱) ورن نے بھرگو سے کہا۔ جس پرماتما سے جگت کی اُتپتی (ظہور) استھتی (قیام) اور لئے (فناہ) ہوتا ہے۔ تو اُس کو برہم جان

(۲) برھم آنند روپ ہے۔ اور آنند سے ہی سب کا ظہور ہوتا ہے
(۳) مایا اودیا دان کارن ہے اور چیتن نمت کارن۔
(۴) جس پرماتما کو سب کا سامانیہ گیان ہے۔ اُسی کو سب کا وشیش گیان ہے

غرض جو مطلب اِن شرتیوں کا ہے وہی شلوک میں بیان کیا گیا ہے
اُس پرمیشور کو اپنے ورن آشرم کے کرم سے پوجکر خوش کر کر منش انتھ کرن کی شدھی روپ سدھی پاتا ہے۔ یا ابھید روپ سدھی اور دیوتا فقط اوپاشنا کر کر۔

تمہید۔ ۷ ۴

اپنا دھرم ہی ایشور کو خوش کرنے کا کارن ہے۔ اس وجہ سے اپنے دھرم کو سب سے فضیلت ہے۔ اس پر ذیل کا شلوک

(۴۷) دوسرے کے اچھی طرح کئے ہوئے دھرم سے اپنا تھوڑا کیا ہوا دھرم بھی اعلےٰ ہے۔ اپنا دھرم کرتا ہوا انسان پاپ میں نہیں پڑتا۔

श्रेयान् स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥ ४७ ॥

شرح۔ کھشترے ہو کر تیرا دھرم لڑائی ہے۔ جو دوسرے کے اچھی طرح کئے ہوئے دھرم کے مقابلہ یعنے بھکشا مانگنے کے نسبت تھوڑا بھی اعلےٰ ہے۔ اِس لئے اِس کا کرنا ہی اچھا ہے۔ اور بھکشا (گداگری) مانگنا جو دھرم غیر (سنیاسی) کا ہے۔ اُس کا کرنا اچھا نہیں۔

سوال۔ لڑائی کرنا خواہ کھشتری کا دھرم ہے۔ بھی۔ پر تو بھی اُس کا کرنا ناقص ہے۔ کیونکہ اِس میں رشتہ دار شامل ہیں۔ اُن کے مرنے کا پاپ ہوگا۔

جواب۔ یہ لڑائی تیرا سبھاؤ سے پیدا ہوا کرم ہے۔ اِس میں کچھ پاپ رشتہ داروں کے مرنے کا نہیں۔ دوسرے اودھیائے میں کہا بھی ہے کہ تمھ

دُکھ کو یکساں جانکر لڑائی کر اس سے تجھ کو پاپ نہیں ہوگا۔ غرض جس طرح جوتی شٹوم یاگ میں حیوان کی قربانی کا پاپ نہیں۔ ویسے ہی لڑائی میں مارنے کا پاپ نہیں۔

تمہید - ۴۸

اپنا دھرم پاپ کا کارن نہیں ہے - اور غیر کا پاپ کا کارن ہے - اور کرم کوئی ایسا نہیں ہے - جس میں خفیف دوش نہ ہو - اِس لئے خفیف دوش کے ڈر سے اپنے دھرم کو چھوڑنا نہیں چاہئے - اس پر ذیل کا شلوک -

(۴۸) اے کُنتی کے بیٹے اپنے سبھاؤ سے پیدا ہوئے کرم کو چھوڑنا مناسب نہیں سب کام دوشوں سے اس طرح ملے ہوئے ہیں جس طرح دھوآں سے آگ -

सहजं कर्म कौन्तेय सदोषमपि न त्यजेत् ।
सर्वारम्भा हि दोषेण धूमेनाग्निरिवावृताः ॥ ४८ ॥

شرح - اپنے دھرم کو خواہ ہنسا سے ملا ہوُا لڑائی ہو یا جوتی شٹوم یاگ انتھ کرن کی صفائی ہونے تک نہ چھوڑے - کیونکہ بنا کرم کئے چھن بھر بھی رہنا محال ہے - اور غیر کا دھرم خرابی کا باعث ہے - سب کام دوشوں سے ملے ہوئے ہیں یعنے اپنے اور بیگانے سب دھرم بسبب تینوں گنوں کا ظہور ہونے کے بغیر خرابی سے بھرے ہوئے ہیں - اِس پر یوگ شاستر کا قول -

گیانی سب چیزوں کو بباعث پرنام - تاپ - سنسکار دُکھ کے
اور ساتکی راجسی تامسی برتیونکے وروودھ کے دُکھ روپ جانتا ہے

اِس لئے اگیانی کو کرموں کو دوش سے ملا ہوُا جانکر چھوڑنا مناسب نہیں پیدائش کے لحاظ سے قوم کے دھرموں کا دوش نہیں ہوتا - جیساکہ زہر سے پیدا ہوئے کیڑے کو زہر کا اثر نہیں ہوتا - پس نہ کرم چھوڑنے مناسب ہیں - اور نہ چھوڑ سکتے ہیں - مطلب یہ کہ کرم اُس وقت چھوڑنے چاہئیں - جب انتھ کرن صاف ہو جائے - ورنہ نہیں -

* * *

تمہید - ۴۹

کرموں کو چھوڑ سکنے والا - ببیک وغیرہ سادھنوں کے کرنے والا - نسکام (بلاخواہش) کرم کرتا ہوا انتھ کرن کا شدھ (صاف) موکھش اور جیو برھم کو ایک جاننے کا خواہشمند - شرون وغیرہ گیان کے سادھنوں کو پورا کرنے کے لئے مطابق ذیل کی شرتی سمرتی کے سنیاس کرنے والا - شرتی کا قول -

آتما کے جاننے والے کو چاہیئے من اور اندریاں جیت کر سب سے بے تعلق ہو کر سختی سہار کرے - ہوشیار ہو کر اپنے انتھ کرن میں آتما کو دیکھے

سمرتی

سچ اور جھوٹھ سکھ اور دکھ وید اور لوک سب کو چھوڑ کر اپنی آتما کو جاننے کی خواہش کرے -

شرتی

جو برھم میں قائم ہے وہ امرت روپی موکھش پالیتا ہے

اس اخیر کی شرتی میں پرم ہنس سنیاسی کا ذکر ہے - اس طرح پرم ہنس سنیاسی کی خدمت میں جا کر ویدانت شاستر کے سننے والے گیان کے ادھکاری کی تعریف میں ذیل کا شلوک -

(۴۹) کسی پدارتھ میں آشکت (دگردیدہ) بدھی نہ ہونیوالا من کو جیتنے والا بے خواہش سنیاس سے سب کرموں کی نورتی روپ سدھی پاتا ہے -

असक्तबुद्धिः सर्वत्र जितात्मा विगतस्पृहः ।
नैष्कर्म्यसिद्धिं परमां संन्यासेनाधिगच्छति ॥ ४९ ॥

شرح - جس کی بدھی دھن بیٹا وغیرہ کسی شے میں گردیدہ نہیں ہے اور من وشبدوں سے رکا ہوا ہے - اور بے خواہش ہے - یعنے کسی چیز سے محبت نہیں ہے - کھانے پینے سے بھی بے پرواہ ہے - ہر ایک اشیاء کی خرابی کو دیکھتا ہے اور تت گیان پرمانند روپی موکھش کے گنوں کو جانتا ہے وہ سب کرموں سے چھوٹا ہوا ابوتر ہردے (دل) والا اپنے ورن آشرم کے کاموں

سے ایشور کو خوش کر کر اور وید انت شاستر کا شرون (سُننا) منن (یاد) ندِدھیاسن کر کر گیان کے قابل ہو کر تمام کرموں کو مع چوٹی و زنار کے چھوڑ کر برھم بچار کر کر گیان یا موکھش پا لیتا ہے۔

تمہید ۔ ۵۰

مندرجہ بالا صفات سے موصوف سب کرموں کے تیاگی سنیاسی کے برھم گیان کے سادھنوں کا بیان۔

(۵۰) سِدھی پا کر جیسے گیان کو پاتا ہے۔ اور گیان میں نشٹھا ہوتی ہے۔ اے کُنتی کے بیٹے اُس کو اختصار سے مجھ سے سُن

सिद्धिं प्राप्तो यथा ब्रह्म तथाऽप्नोति निबोध मे ।
समासेनैव कौन्तेय निष्ठा ज्ञानस्य या परा ॥ ५० ॥

شرح ۔ سِدھی انتھ کرن کی صفائی کا نام ہے۔ جو اپنے ورن آشرم کے کرموں سے ایشور ارادھنا کر کر سب کرموں کو چھوڑ کر ہوتی ہے۔ اُس سِدھی سے برھم کی پراپتی ہوتی ہے۔ اے کُنتی کے بیٹے تو اُس پراپتی کو اختصار سے مجھ سے سُن۔ اور اُس پر یقین کر تاکہ گیان میں قائم ہو۔ اور پھر کسی سادھن کی ضرورت نہ رہے۔ یہ گیان کی اخیر حالت ساکھشات موکھش ہے۔

تمہید ۔ ۵۱-۵۲-۵۳

گیان کی اخیر حالت میں پہنچنے کا باقاعدہ بیان

(۵۱) شدھ بُدھی کے سمعت دھرتی سے من روک کر شبد وغیرہ وشیوں کو چھوڑ کر راگ دویش کو تیاگ کر

बुद्ध्या विशुद्धया युक्तो धृत्यात्मानं नियम्य च ।
शब्दादीन् विषयांस्त्यक्त्वा रागद्वेषौ व्युदस्य च ॥५१॥

(۵۲) تنہا رہ کر تھوڑا کھانا کھا کر من بانی جسم کو جیت کر دھیان یوگ میں لگا ہوا ہمیشہ ویراگ کو دھارے ہوئے۔

विविक्तसेवी लघ्वाशी यतवाक्कायमानसः ।
ध्यानयोगपरो नित्यं वैराग्यं समुपाश्रितः ॥ ५२ ॥

(۵۳) اہنکار بل گرب کام کرودھ - سنگرہ اور ممتا کو چھوڑ کر
شانت ہو کر برھم ہونے کے قابل ہو جاتا ہے -

अहंकार बलं दर्पं कामं क्रोधं परिग्रहम् ।
विमुच्य निर्ममः शांतो ब्रह्मभूयाय कल्पते ॥ ५३ ॥

شرح - ا۔ شدھ بدھی کے سہت - یعنے بغیر شک اور الٹا سمجھنے کے بھاؤں سے آپ کو برھم جانتے ہوئے -

(۲) دھرتی سے من روک کر - یعنے باہر کی پرورتی (میلان) کو روک کر اور آتما میں لگا کر -

(۳) شبد وغیرہ وشیوں کو چھوڑ کر - یعنے پانچوں وشیوں میں کسی وشے کی خواہش نہ کر کر -

(۴) راگ دویش کو تیاگ کر - یعنے دوستی دشمنی گیان کے پرتی بندھوں (رکاوٹوں) کو ہٹا کر

(۵) تنہا رہ کر - یعنے لوگوں کے مجمع سے الگ کسی پاکیزہ جگہ یا پہاڑ کی گوپھا میں رہ کر

(۶) تھوڑا کھانا کھا کر - یعنے دلپسند اور پاکیزہ اس قدر کم غذا کھا کر جس سے نیند اور آلکس نہ آئے -

(۷) من بانی اور جسم کو جیت کر - یعنے یم نیم آسن جن کا چوتھے ادھیائے میں ورنن ہے اُن کو ٹھیک کر کر -

(۸) دھیان یوگ میں لگا ہوا - دھیان یعنے آتماکار برتی (آتما کا تصور) کر کر اور یوگ یعنے سب برتیوں کو روک کر - اِس دھیان اور یوگ میں کسی منتر کا جاپ یا تیرتھ یاترا کا کرنا منع ہے -

(۹) ویراگ کو دھارے ہوئے - یعنے نہ اِس لوک کی لذات کی خواہش اَور نہ پرلوک کی لذات کی خواہش -

(۱۰) آہنکار - بڑے خاندان یا بڑے گورو یا بڑے ورکت (تیاگی) ہونے کا غرور -

(۱۱) بل - کسی خراب بات کی ضد نہ یہ کہ جسمانی قوت - کیونکہ جسمانی قوت خود بخود ہوتی ہے - اِس کا تیاگ نہیں ہو سکتا -

(۱۲) گرب - کسی بات کے نشہ میں آکر دھرم کا تیاگ (اس پر شرتی کا قول)
انسان کسی شئے کو پاکر خوش ہو جاتا ہے - پھر اُس کا گرب
کرتا ہے - پھر گرب سے دھرم چھوڑ دیتا ہے

(۱۳) کام - وشیوں کی خواہش

(۱۴) کرودھ - دوئش نفرت

(۱۵) سنگرہ - حاجات جسمانی سے زیادہ کی خواہش

(۱۶) ممتا نہ کرنا - سوائے کوپین (لنگوٹی) کمنڈل اور کپڑا کے جس کی شاستر میں ہدایت ہے - کسی شئے کی خواہش نہ کرنا -

(۱۷) شانت ہو کر طرح طرح کے خیالوں کو چھوڑ کر - اِن سب سادھنوں سے برھم گیان کے قابل ہو جاتا ہے -

تمہید - ۵۴

برہم کیسے ہوتا ہے - اِس کے جواب میں ذیل کا شلوک

(۵۴) برہم روپ ہو اہوا پرسن آتما - سوچ نہ کرنے والا
سب موجودات کو یکساں دیکھنے والا میری پرابھگتی پاتا ہے

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न कांक्षति ।
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ॥ ५४ ॥

شرح - جو برہم روپ ہے یعنے جس کو میں برہم کا نسچے ہے اور پرسن آتما ہے - یعنے شرون، منن کے ابھیاس سے دل کا صاف ہے اور کسی کی

سوچ نہیں کرتا ہے۔ یعنے من اور اندریاں کے روکنے کے سبب نہ کسی نقصان کا سوچ کرتا ہے۔ اور نہ کسی پر خفا ہوتا ہے۔ سب موجودات کو یکساں دیکھتا ہے۔ یعنے سب کو اپنا روپ جانکر سب کا سُکھ دُکھ یکساں جانتا ہے۔ ایسا شخص گیان میں قائم مجھ شدھ روپ پرماتما کی بھگتی کو جو شرون منن کا نتیجہ ندھیاسن روپ ہے۔ یا چار طرح کی بھگتی میں گیان روپ بھگتی ہے۔ اُس کو پاتا ہے۔

تمہید ۔ ۵۵

بھگتی کے پھل کا بیان

(۵۵) بھگتی سے جو میرا اصلی روپ ہے وہ جانا جاتا ہے اور پھر اُس اصلی روپ کو جانکر اُس کا مجھ میں لئے ہو جاتا ہے۔

भक्त्या मामभिजानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः ।
ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनन्तरम् ॥ ५५ ॥

شرح ۔ ایک بھگتی ندھیاسن روپ ہے یعنے شرون منن کے بعد من کا آتما میں ٹھہر جانا۔ اور دوسری بھگتی گیان روپ ہے۔ اِس لئے ندھیاسن روپ بھگتی سے یا گیان روپ بھگتی سے جو میرا اصلی روپ ہے۔ وہ جانا جاتا ہے۔ یعنے یہ کہ اودتی سرد ویاپی نت بدی پورن ست گیان آنند روپ او پادی رہت اکھنڈ ایک رس پرماتما میرا روپ ہے۔ اِس طرح میرے روپ کو جانکر اگیان اور اگیان کا کاریہ ناش ہونے کے بعد سب اوپادھیوں سے الگ ہو کر پراربدھ کے ختم ہو جانے پر مجھ میں لئے ہو جاتا ہے۔ اِس پر شرتی کا قول۔

نت جاننے والا اس وقت تک برھم میں لئے نہیں ہوتا۔ جبتک اُس کا پراربدھ کرم ختم نہیں ہوتا۔ اُس کو بھوگ کر برھم روپ ہو جاتا ہے۔

سوال ۔ اگیان تو گیان کے ہوتے ہی ناش ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اندھیرے کا دیا سے۔ پھر گیان ہونے کے بعد تت جاننے والے کے برھم روپ ہونے میں دیر کیوں

جواب ۔ یہ جسم اور انتھکرن (دل) وغیرہ اگیان کا ہی کاریہ (نتیجہ) ہے مگر

جب تک پرار بعد کرم ختم نہیں ہوتا۔ تب تک اگیان کا ناش ہونے پر بھی رہ جاتا ہے جس طرح نیایک مت میں سمواے کارن روپ تاگوں کے ناش ہوتے سے چھن۔ (لمحہ) بھر بعد کپڑے کا قائم رہنا مانا جاتا ہے۔ اُسی طرح یہ جسم وغیرہ اگیان کا ناش ہونے کے بعد کچھ دیر تک قائم رہتا ہے۔ اور اسی سبب سے گورو اور شِشش کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اور جب وہ کرم ختم ہوجاتا ہے۔ پھر اُسی گیان سے اگیان بھی اور جسم وغیرہ بھی سب کا ناش ہوجاتا ہے یہ نہیں کہ ایک دفعہ کے گیان ہونے کے بعد اخیر وقت پھر نئے گیان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر شیش ناگ جی کا قول

تت جاننے والے کا جسم تیرتھ میں یا چانڈال کے گھر میں یا اپنی آتما کا سمرن کرتے ہوے یا نہ کرتے ہوے کہیں یا کسی حالت میں چھوٹ جاے اُس کو کسی قسم کا شوک (غم) نہیں ہوتا۔ موکھش ہوجاتا ہے۔ گویا کہ جب اُس کو گیان ہوا تھا وہ اسی وقت سے موکھش روپ تھا

سوال۔ اگر اگیان قطعی ناش ہوجاتا ہے تو پھر گیانی نہ دیکھی ہوئی چیزوں کی لاعلمی کیوں بیان کرتا ہے۔ یعنے یہ کہ مجھ کو فلاں چیز کا پتہ نہیں۔

جواب۔ بقول وِورناچاریہ کے اِس کا کارن سیش اودیا ہے۔ یعنے اگیان کے ناش ہوجانے کے بعد جب تک انتھ کرن رہتا ہے اُس انتھ کرن میں اگیان کے سنسکار پڑے رہتے ہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوتا کہ برھم کا گیان ہو کر پھر یہ اگیان ہو کہ میں برھم نہیں۔ البتہ گھڑا وغیرہ جن چیزوں کو دیکھا نہیں۔ اُن کا اگیان رہتا ہے۔ اور اُس کا کارن لیش اودیا ہے۔ یہ نہیں کہ گیان سے اگیان کا کوئی حصہ کٹ جاتا ہے اور کوئی رہ جاتا ہے۔ اور اگر لیش اودیا کے خلاف اگیان کا رہنا مان لیا جاے۔ تو پھر اخیر وقت جبکہ غشی آجاتی ہے اگیان کا ناش نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اُس وقت گیان ہی ہوسکتا ہے۔ جس سے اگیان کا ناش ہو پس وِدرناچاریہ کا مت درست ہے۔ اور ایسا ہی پیچھے شری بھگوان کے قول سے بھی ثابت ہے کہ "اے ارجن تت گیانی تجھ کو اپدیش کرینگے"۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر گیان کے بعد جسم وغیرہ نہ رہے تو پھر اپدیش کیا ہوسکتا ہے

یا اگیان رہ جائے تو گیان کا فائدہ کیا ہے۔ اور اسی طرح استھت پراگیہ (ثابت ہم یدہی) کے لکھشنوں (صفات) میں بھی اس کا بہت نرنے ہے۔ پس سری مہاراج کا یہ قول کہ بعد گیان مجھ کو پاتا ہے بہت ٹھیک ہے۔

تمہید۔ ۵۶

کرموں کا تیاگ اُس وقت کیا جاتا ہے۔ جب انتہ کرن (دل) شُدھ صاف ہو جاتا ہے۔ بغیر اس کے نہیں۔ مگر یہ تیاگ بھی جس کو سنیاس کہتے ہیں۔ سوائے براہمن کے کھشترے دیش کا دھرم نہیں ہے۔ پیچھے بھی جنک وغیرہ جتنے کھشتری راجہ ہوے اُنھوں نے کرموں سے ہی سدھی پائی ہے۔ اب اِس میں سوال یہ ہے کہ آیا کھشتری ہو کر جس کا انتہ کرن صاف ہو جائے۔ پھر اُس کو کرم کرنے چاہئیں یا کرموں کا تیاگ۔ کرموں کے کرنے میں چھٹے ادھیائے کے وچن سے وِرودھ (اختلاف) آتا ہے۔ یعنے اُس میں انتہ کرن کی صفائی کے بعد کرموں کے تیاگ کا ورنن ہے۔ اور کرموں کے تیاگ میں دوسرے ادھیائے سے وِرودھ آتا ہے یعنے اُس میں یہ ورنن ہے کہ اپنے دھرم میں مرنا اچھا ہے۔ اور دوسرے کا دھرم خوف کا دینے والا ہے اور سوائے اِن دونوں طریقوں کے تیسرا طریقہ کوئی نہیں۔ اِس لئے ان دونوں میں کرموں کے تیاگ کا طریقہ اچھا ہے۔ کیونکہ کرم باعث بندھن بے قراری اور گیان کے مانع ہیں۔ اور کرموں کا تیاگ باعث نجات۔ ارجن کا یہ منشا جانکر ذیل کے شلوک میں۔ شری بھگوان نے کہا۔

(۵۶) میرا آشرا لئے ہوے سب کرموں کو کرتے ہوئے۔
ہمیشہ کے نہ بدلنے والے مقام کو پہنچتا ہے۔

सर्वकर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥ ५६ ॥

شرح۔ کرموں سے پوتر ہو کر میری شرن آکر براہمن کو کرموں کے تیاگ سے موکھش ہوتی ہے۔ یعنے سنیاس سے۔ اور کھشتری کو جس کو سنیاس کا ادھکار نہیں۔ مجھ سرو دیاپی کا آشرا لے کر اور کرنے اور نہ کرنے لائق سب کاموں کو کرتے ہوئے

ہرن گربھ کی طرح ہمیشہ کے نہ بدلنے والے مقام کو پہنچتا ہے۔ سب کرم کہ کرجن میں بُرے کرم بھی آ سکتے ہیں۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ گیان کو سب سے فضیلت ہے۔ ورنہ بھگوت شرن اگر کبھی کوئی بُرا کام نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بالفرض کوئی ہو بھی ہو جائے تو اُس کا اُس پر اثر نہیں ہوتا۔ گیان سے موکھش ہو جاتا ہے۔

تمہید ۵۷

موکھش (نجات) کے تین کارن ہیں۔ میری شرن اور کرم اور کرموں کا تیاگ۔ مگر تو کھشتری ہے۔ اِس وجہ سے تو کرم ہی کر۔ اِس پر ذیل کا شلوک۔

(۵۷) سب کرموں کو چیت سے تیاگ کر میرے پرائین ہو کر گیان کا سہارا لئے ہوئے مجھ میں من لگائے رکھ۔

चेतसा सर्वकर्माणि मयि संन्यस्य मत्परः ।
बुद्धियोगमुपाश्रित्य मच्चित्तः सततं भव ॥ ५७॥

شرح ۔ بڑی غور سے لوک پرلوک میں پھل دینے والے سب کرموں کو میرے ارپن (واسطے) کر۔ اِس پر نانویں ادھیائے کا قول۔

"مجھ باسدیو کو ہی سب سے پیارا جان" اور گیان کا سہارا لئے ہوئے یعنے یکساں جاننے کی بُدھی یوگ سے جس سے بندھن کرنے والے کرم بھی موکھش کا کارن ہو جاتے ہیں۔ مجھ باسدیو بھگوان میں من لگے رکھ یعنے سوائے میرے راجا یا دھن یا بیٹا وغیرہ کسی میں من نہ لگا۔

تمہید ۵۸

مہاراج آپ میں من لگانے کا پھل کیا ہوگا۔ اِس پر ذیل کا شلوک

(۵۸) مجھ میں من لگائے ہوئے میری کرپا سے سب بگھنوں سے تر جائیگا۔ اور اگر تو آہنکار سے میرا وچن نہیں سنیگا تو تو ناش ہو جائیگا

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनंक्ष्यसि ॥ ५८ ॥

شرح - جب مجھ میں من لگائیگا - تو کام کرودھ وغیرہ کوئی بگھن واقعہ نہیں ہوگا - اور میری کرپا سے بلا کوشش ہی سب سے تر جائیگا - اور اگر میرے کہنے کا یقین نہ کریگا - اور یہ آہنکار کریگا - کہ میں خود ہی پنڈت ہوں - اور کسی کا وچن کیا سُننا ہے تو اپنی مرضی سے سنیاس یا کرم کرتا ہوا موکھش سے رہ جائیگا -

(۵۹) اور اگر آہنکار سے یہ کہے کہ میں نہیں لڑوں گا - تو تیرا نسچہ جھوٹا ہو جائیگا - پرکرتی تجھ کو خود جوڑ دیگی -

यदहंकारमाश्रित्य न योत्स्य इति मन्यसे ।
मिथ्यैव व्यवसायस्ते प्रकृतिस्त्वां नियोक्ष्यति ॥ ५९ ॥

شرح - اگر لڑائی کو بُرا جانکر دھرماتما ہونے کے آہنکار سے یہ کہے کہ میں نہیں لڑونگا - تو تیرا کہنا جھوٹ ہو جائیگا - پرکرتی یعنے رجوگن جس سے تیرا جنم کھشتری کل میں ہؤا ہے - وہ تجھ کو ترغیب دیکر خود جوڑ دیگی -

تمہید - ۶۰

اِس شلوک کا اور مفصّل بیان

(۶۰) اے کُنتی کے بیٹے جس کام کو تو موہ سے کرنا نہیں چاہتا اُسے سبھاؤ سے باندھا ہؤا ضرور کریگا -

स्वभावजेन कौन्तेय निबद्धः स्वेन कर्मणा ।
कर्तुं नेच्छसि यन्मोहात् करिष्यस्यवशोऽपि तत् ॥ ६० ॥

شرح - بہادری وغیرہ جو کھشتری کا سبھاوک کرم ہے - اُس سے باندھا ہؤا تو رشتہ داروں کے قتل کرنے والی لڑائی کو ضرور کریگا - یہ مت سمجھ کہ میں خود مختار ہوں - جیسا چاہونگا - ویسا کرونگا - جیو بغیر خواہش ہی پچھلے کرم اور ایشور کے بس رہتا ہے اور مجبور ہؤا ہؤا کرم کرتا ہے -

تمہید - ۶۱

اِس بیان کے بعد کہ جیو کرموں کے بس ہے - اب اُس کا ایشور کے بس ہونیکا بیان -

(۶۱) اے ارجن ایشور سب پرانیوں کے ہردے (دل) میں رہتا ہے شریر روپی ہنڈولے پر چڑھے ہوئے جیووں کو اپنی مایا سے پھراتا ہے۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।
भ्रामयन् सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥ ६१ ॥

شرح - ایشور نارائن سب کا انتریامی ہے۔ اُس کے روپ کا بہ داروں اُپنشد میں پرمان۔ شرتی

نارائن پرتھوی میں استھت (مقیم) ہے۔ پرتھوی کے اندر ہے۔ مگر پرتھوی کو یہ طاقت نہیں کہ اُس کو جانسکے۔ پرتھوی اُس کا جسم ہے۔ اور اُس کے اندر جو طاقت ہے۔ وہ اُسی کی طاقت ہے۔

نارائن اوپنشد کی شرتی

اِس تمام جگت میں جہانتک اُس کو دیکھا یا سنا جاتا ہے اندر یا باہر نارائن استھت ہے۔

اِس طرح ایشور سب جگہ موجود ہے۔ اور سب پرانیوں کے ہردے میں استھت ہے ہردے (دل) میں اُس کے قیام کا ذکر اِسوجہ سے ہے کہ ہردے میں اُس کا پرکاش زیادہ ہے۔ جیسا کہ ساتوں دیپوں کے پتی رامچندر جی کو اجودھیا پتی۔ اے ارجن یعنے پاک دل تو اُس ایشور کو جاننے کے قابل ہے۔ جو کاٹھ کی پتلیوں کی طرح سب جانداروں کو اپنی مایا سے پھراتا ہے۔

تمہید - ۶۲

اگر سب کچھ ایشور کے اختیار ہے۔ اور وہی سب کو پھراتا ہے۔ تو پھر سوائے اُس کے اور کوشش بے فائدہ ہے۔ اور شاستر کے احکاموں کی بھی ضرورت نہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک

(۶۲) تن من سے ایشور کی شرن اختیار کر۔ اُسی کی کرپا سے

اے بھارت پرم شانت روپ دوامی مقام کو پائیگا۔

तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत ।
तत्प्रसादात्परां शान्तिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ॥६२॥

شرح۔ خیال کلام اور افعال سے بھگوت شرن اختیار کر۔ اُسی کی شرن سنسار سمندر سے پار کرتی ہے۔ اے بھرت بنش میں سریشٹھ اُسی کی کرپا سے تت گیان سے اودیا کا ناش کر کر اُس اعلےٰ مقام کو پائیگا۔ جو پرم شانت پرمانند اوتی خود بخود روشن ہمیشہ ہے۔

تمہید - ۶۳

گیتا کے ارتھوں کی سماپتی

(۶۳) یہ جو پوشیدہ سے پوشیدہ گیان تھا وہ میں نے تم کو سنادیا ہے۔ اس کو اچھی طرح بچار کر پھر جیسی تیری خواہش ہو ویسا ہی کر

इति ते ज्ञानमाख्यातं गुह्याद्गुह्यतरं मया ।
विमृश्यैतदशेषेण यथेच्छसि तथा कुरु ॥ ६३ ॥

شرح۔ جو گیان پوشیدہ سے پوشیدہ موکھش کا دینے والا سنیاس اور کرم دونوں سے الگ ہے۔ وہ تم کو اپنا عزیز جانکر سنادیا ہے۔ اس کو خوب طرح بچار کر پھر جیسا تجھ کو مناسب معلوم ہو ویسا ہی کر۔ بلا سوچ خود بخود کرنا اچھا نہیں بھاؤارتھ۔ جس کو گیان کی خواہش ہو۔ اور انتھ کرن ملیں (ناپاک) ہو۔ اُس کو گیان کے روکنے والے پاپوں کی نورتی کے لئے اپنے ورن آشرم کے کرم بلا پھل کی خواہش کے ایشور ارپن کرنے چاہیئے۔ جب اُن سے انتھ کرن شدھ ہو جاوے۔ پھر گیان کی خواہش سے گورو کے پاس جانا چاہیئے۔ اور وہاں ویدانت شاستر کے بچار کے لئے جو گیان کا سادھن ہے۔ سب کرموں کا تیاگ روپ سنیاس کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ وہ براہمن ہو۔ اور پھر ایک ایشور کی شرن ہو کر تنہا بیٹھ کر شرون منن ندھیاسن

کرنا چاہئے - یعنے سُننا سوچنا اور من کو یک سو کرنا - اِس سے اُس کو گیان ہوگا - اور گیان سے موکھش اور اگر وہ سنیاس کا نہ ادھکاری کھشتری ہو تو پھر اُس کو ایشور شرن ہو کر ایشور کی آگیا پالن کی خاطر لوگوں کو سکھانے کے لئے کرم کرنے چاہئے - اس طرح اُس کو پچھلے سنسکاروں یا ہرن گربھ کی طرح بغیر سنیاس کے فقط ایشور کی کرپا سے ہی گیان ہو جائیگا - یا دوسرے جنم میں براہمن ہو کر سنیاس لے کر گیان سے موکھش ہو جائیگا -

تمہید - ۶۴

شری کرشن نے سوچا ساری گیتا کا بچارنا مشکل ہے اور اُس کا ارتھ بھی بہُت گہرا ہے - اِس لئے جو اس کا سار (خلاصہ) ہے وہ کہنا چاہئے - اِس خیال سے نیچے لکھے شلوک میں

(۶۴) جو بات سب سے پوشیدہ ہے وہ تجھ کو پھر کہتا ہوں۔
تو میرا عزیز ہے - تیری بھلائی کا وچن کہونگا۔

सर्वगुह्यतमं भूयः शृणु मे परमं वचः ।
इष्टोऽसि मे दृढमातिस्ततो वक्ष्यामि ते हितम् ॥ ६४ ॥

شرح سب کرموں سے گیان پوشیدہ ہے - مگر جو سب سے یعنے کرم اور گیان - دونوں سے پوشیدہ ہے - وہ کرپا کر کے پھر کہتا ہوں - اُس کہنے میں نہ مجھ کو پوجا کرانے کی غرض ہے - اور نہ بڑائی کرانے کی فقط تجھ کو عزیز جانکر - اور تیری اعلےٰ درجہ کی بھلائی کی خاطر۔

تمہید - ۶۵

اُس وچن کا اظہار

(۶۵) مجھ میں ہی من لگا میری بھگتی کر میرا پوجن کر مجھ کو نمسکار کر مجھ کو ہی پہنچ جائیگا - میں سچ کہتا ہوں - تو مجھ کو عزیز ہے۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रति जाने प्रियोऽसि मे ॥ ६५

شرح - مجھ بھگوان باسدیو ہی میں من لگا۔ مگر بھگتی سے - نہ کہ کنس اور شِشپال کی طرح - اور میرا ہی پوجن کر - اور اگر سامگری (اشیائے) پوجا کی نہ ہو تو من بانی - (گفتگو) اور جسم سے مجھ کو نمسکار کر - یہ نمسکار بحوالہ شری مد بھاگوت کے ساتویں سکندھ کے نو طرح کی بھگتی سے مراد ہے - بھاگوت کے حوالہ سے پرہلاد جی کا وچن

۱ - شرون - کیرتن - سمرن - پادسیون - پوجا - بندنا - داس بھاؤ
سننا کہنا یاد چرنوں کی سیوا نمسکار خدمت

سکھا بھاؤ - آتم نویدن
دوستی اپنے آپ کا ارپن

۲ یہ نو طرح کی ایشور بھگتی ہے اور یہی میرے نزدیک اصلی پڑھائی ہے -

نوٹ - گرنتھ موسومہ بھگتی رسائن مصنفہ سری سوامی مدھوسودن سرسوتی میں اس نو طرح کی بھگتی کا بہت مفصل ورنن ہے - مگر جو جو بھگت جس جس درجہ میں ہوئے - اُن کے نام مناسب جانکر یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں -

۱ - شرون بھگتی میں راجہ پریچھت
۲ - کیرتن میں - شری سکھ دیو جی
۳ - سمرن میں - پرہلاد جی
۴ - پادسیون میں - سری لکشمی جی
۵ - پوجا میں - راجہ پرتھو
۶ - بندنا میں - اکرور جی
۷ - داس بھاؤ میں - ہنومان جی
۸ - سکھا بھاؤ میں - ارجن جی
۹ - آتم نویدن میں - راجہ بلی

اس طرح سے من لگا کر مہا واکوں سے گیان ہو کر پرار بدھ کرم کو بھوگ کر بلا شبہ تو مجھ کو پہنچ جائیگا - میں تم سے ٹھیک اقرار کرتا ہوں تو میرا عزیز ہے - پہلے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس ایشور نے جانداروں کی پرورتی چلی ہے اور جس نے سب جگت کو ڈھک رکھا ہے - اُس کی پوجا کر انسان شدھ ہی

پاتا ہے - اور اب یہاں یہ کہ میری پوجا کر کر شدھی پاتا ہے - یہ دونو وچن ایک ہی بات ہے - اِن میں اختلاف نہیں ہے - کیونکہ جس ایشور کا پہلے ورنن ہوا وہ ایشور بھگوان کرشن چندر خود ہی ہیں -

تمہید - ٦٦

بموجب پچھلے قول کے کہ جو ایشور سب جانداروں کے ہردے (دل) میں بیٹھا ہے - اُس کی شرن اختیار کر - اُس شرن کا مفصل بیان -

(٦٦) سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن پکڑ - میں تجھ کو سب پاپوں سے چھوڑا دونگا - سوچ مت کر -

सर्वधर्मान् परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ।
अहं त्वां सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः ॥६६॥

شرح - دھرم بہت طرح کے ہیں - کئی ورنوں کے دھرم ہیں - اور کئی آشرموں کے - اور کئی سب کے یکساں - اُن دھرموں کو خواہ تو کرتا ہو یا کرنے کا خواہشمند ہو - سب کو چھوڑ کر مجھ ایک ادوتی کرموں کے آشرے اور پھل دینے والے کی شرن اختیار کر - دھرموں کو کر یا نہ کر اُس کی کوئی ممانعت نہیں - صرف یہ خیال رکھ کہ کلیان کا کارن فقط ایشور شرن ہے - مجھ کو کرموں سے کچھ حاصل نہیں - اِس طرح مجھ آنند روپ آننت باسدیو بھگوان کا سمرن کر - اور اسی کو پرم لابھ جان - اِس سے زیادہ کچھ نہیں - غرضیکہ مجھ میں پریم لگا کر اور سب طرفوں سے من روک کر تیل دھارا کی طرح مجھ میں لگائے رکھ میری شرن اختیار کر - اسی کا مطلب اور سب دھرموں کا تیاگ ہے - مگر اس کے ساتھ دھرموں کا چھوڑنا کہکر بھگوت شرن کی زیادہ تاکید کی گئی ہے - مطلب اِس کا یہ ہے کہ جو مدعا سب دھرموں کا ہے - وہ فقط میری شرن آکر ہی پورا ہو جاتا ہے -

اعتراض - سب دھرموں کا تیاگ کہنے سے یہ اعتراض آتا ہے کہ پاپوں کا تیاگ نہ کرے -

جواب - نہیں - دھرم سے مراد یہاں کرم ماتر سے ہے - یعنے ہر ایک افعال سے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا - اور اُس کے چھوڑنے کا یہ مطلب ہے - کہ اُس کو کرتے ہوئے اُس کی خواہش نہ کی جائے - اور بھگوت شرن کو برہم چاری گرہستی بان پرستھی سنیاسی کا یکساں دھرم سمجھا جاے - اور نیز اس سے بھی کہ جس صورت میں اچھے پھل دینے والے دھرم کا تیاگ کہا جاتا ہے تو پھر ادھرم کرنے کی کب اجازت ہو سکتی ہے - اِس تمام گفتگو کا مطلب یہ ہے کہ جن کے یقین میں ورن آشرم کا دھرم موکھش کا ذریعہ ہے - اُن کا مغالطہ ہٹ جاے - موکھش فقط ایشور شرن سے ملتی ہے - اسواے اس کے دھرم کے چھوڑانے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے - ایشور شرن سب شاستروں کا پرم سدھانت ہے - اِس کے بغیر سنیاس کرنا بھی بے فائدہ ہے - اور اگر اس کا یہی مطلب ہوتا کہ دھرم سے چھوڑا کر سنیاس کرایا جاے تو پھر یہ اپدیش ارجن کو نہ ہوتا - کیونکہ وہ کھشتری تھا - سنیاس کا ادھکاری نہیں تھا - اور اگر یہ کہا جاے کہ دراصل ارجن کو نہیں کہا - ارجن کے بہانہ سے اوروں کو اپدیش ہے تو یہ ہرگز نہیں کیونکہ پیچھے یہ بیان ہو چکا ہے کہ میں ارجن کو اُس کی بھلائی کا وچن کہونگا - سب پاپوں سے چھوڑا دونگا - سوچ مت کر - غرضیکہ ارجن بھگوت شرن تھا - بھگوان کا مطلب یہ ہے کہ پُرش سب دھرموں کو تیاگ کر میری شرن اختیار کرے - اِس وجہ سے شرن آے ہوئے ارجن کو بھگوان فرماتے ہیں - میں سب کچھ کرنے والا بغیر پراسچت کرانے کے تجھ کو رشتہ داروں کے مارنے کے پاپ سے چھوڑا دونگا - ایشور شرن سے پاپ ناش ہوتے ہیں - اِس پر شرتی کا قول

دھرم سے سب پاپوں کا ناش ہوتا ہے -

شرتی میں دھرم پد ایشور کا نام ہے - اِس لئے مجھ سے ہی سب پاپوں کا ناش ہوتا ہے - سوچ مت کر -

مدھو سودن سوامی جی کے قول

۱- اِس شلوک پر کئی مختلف رائیں ہیں۔ جن کا بھاشیہ کاروں نے کئی دلیلوں سے کھنڈن کر دیا ہے۔ مگر میری غرض صرف گیتا کے ارتھ ظاہر کرنے کی ہے۔ اِس لئے میں کسی کی رائے کا کھنڈن نہیں کرتا

۲- بھگوت شرن تین طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ میں تیرا ہوں سو دوسرا یہ کہ تو میرا ہے۔ تیسرا یہ کہ وہ میں ہوں۔

۳- بھگتی رسائین میں اِس کا بہت مفصل بیان ہے۔ یہاں اس کے بیان کرنے سے طوالت ہوتی ہے۔ لیکن تاہم بھی اِس کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہوں۔

ان میں پہلی بھگتی کومل ہے۔ یعنے آسان۔ اور اس میں باوجود ایشور کو جُدا نہ جاننے کے یہ بدہی ہوتی ہے۔ کہ اے ناتھ میں سدا تیرا روپ ہوں۔ پر تو میرا روپ نہیں۔ جیسا کہ ترنگ سمندر روپ ہیں۔ پر سمندر ترنگ نہیں۔ دوسری مدہ (میانی) بھگتی ہے۔ یعنے اے ناتھ میں تیرا ہی ہوں۔ اس پر سُود اس جی کی مثال۔

اے کرشن دیو یہ کیا تعجب ہے کہ آپ ہاتھ چھوڑائے جاتے ہیں
بل (طاقت) تو بہت ہے اگر ہردے (دل) سے جا سکیں۔

تیسری اخیر درجہ کی بھگتی ہے۔ جس سے پرے اور کوئی نہیں۔ اس میں یام کا قول اے ددوت جو شخص معہ خود کے سارے جگت کو ایشور باسدیو روپ جانتا ہو اور باسدیو ایشور کو ایک روپ۔ اور قائم بدی ہو کر ایشور میں لگا ہُوا ہو۔ تو نے اُس سے دور بھاگ جانا وہاں تیری طاقت کام نہیں آئیگی راجہ امریک پر ہلاد گوپیاں وغیرہ یہ سب تیسری بھگتی کی مثالیں ہیں

اِس گیتا شاستر کی تین نیشٹا ہیں۔ یعنے تین حصہ کرم اوپاشنا گیان کرم نیشٹا کرموں کے تیاگ تک بیان کی گئی ہے۔ یعنے اپنے کرموں سے میرا پوجن کر کر پرش سدھی پاتا ہے۔ اور گیان نیشٹا سب کے اخیر جو کرموں کا تیاگ اور شروں وغیرہ کر کر ہوتی ہے اور اوپاشنا یعنے بھگوت بھگتی دونوں کے بیچ۔ یہ دونوں کا ہی سادہن اور دونوں کا ہی پھل ہے۔ اس لئے اِس شلوک میں بھگوت

بھگتی ہی میں گیتا سماپت کی گئی ہے۔

اِس شلوک نمبر ۶۶ پر بھاشیکاروں کا ارتھ

سب دھرموں کا تیاگ سنیاس ہے۔ اور میری شرن گیان نشٹھا

سری مدھوسودن سوامی جی کا شلوک

میں غریب آدمی ہوں مجھ کو ایشور کے ابھپرائے (مدعا) بیاں کرنے کی طاقت نہیں۔ بھگوان کے گنبھاروپی وچن کے ارتھ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو دانا مشہور ہیں۔ مگر جو مہاتما سبھاؤ سے پریمی ہیں۔ وہ لڑکوں کی باتیں سن کر خوش ہو جاتے ہیں۔

تمہید۔ ۶۷

گیتا کے ارتھ ختم ہوئے۔ اب اس کے پڑھنے پڑھانے کے ادھکار کا بیان۔

(۶۷) یہ گیتا شاستر تپ نہ کرنے والے بھگتی نہ کرنے والے سُننے کی خواہش نہ رکھنے والے مجھ سے حسد کرنیوالے کو کبھی نہ سُنانا

इदं तेनाऽतपस्काय नाभक्ताय कदाचन ।

न चाशुश्रूषवे वाच्यं न च मां योऽभ्यसूयति ॥ ६७ ॥

شرح ۔ یہ پرم سدھانت روپ گیتا شاستر جس کو میں نے تیرا موہ دور کرنے کے واسطے سنایا ہے۔ جو شخص تپ نہ کرنے والا ہو۔ یعنے اندریاں جیت نہ ہو۔ اُس کو نہ سنانا۔ اور اگر اندریاں جیت ہو۔ لیکن مجھ میں یا گورو میں بھگتی نہ رکھتا ہو۔ اُس کو بھی نہ سنانا۔ اور اگر تپسوی اور بھگت تو ہو۔ لیکن سُننے کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ یا متواضع نہ ہو۔ اس کو بھی نہ سنانا۔ یا یہ سب کچھ بھی ہو۔ مگر مجھ کو سربگیہ (ہمہ دان) نہ جانکر منش سمجھ کر مجھ سے حسد کرتا ہو۔ یعنے یہ کہتا ہو کہ اگر ایشور ہوتا تو اپنی بڑائی آپ نہ کرتا۔ یعنے میری بڑائی نہ سہتا ہو۔ اُس کو بھی نہ سنانا۔ اِس سے ثابت ہے کہ یہ گیتا شاستر اُس کو سنانا چاہئے

جو اندریاں جیت ہو۔ گورو اور شاستر میں بھگتی رکھتا ہو۔ سُننے کا خواہشمند ہو۔ سیوا کرنے والا ہو۔ سری کرشن دیو میں پریم رکھتا ہو۔ اور اگر ان میں ایک کی کمی بھی ہو۔ تو وہ اِس کا ادھکاری نہیں ہے۔

بھاشیہ کا ورن کا ارتھ

یہ گیتا شاستر اُس کو سُنانا جس کو سُننے کی خواہش ہو۔ گورو اور ایشور کی بھگتی رکھتا ہو تپ کرنے والا ہو۔ بدہمان ہو۔ بدہی اور تپ یہ دونوں لازمی نہیں ہیں۔ دونوں میں کوئی ہو۔ مگر گورو اور ایشور کی بھگتی اور سُننے کی خواہش ضرور ہو۔

تمہید۔ ۶۸

ادھکاری ہو کر گیتا سنانے کے مہاتم کا بیان

(۶۸) جو اِس پرم گھیہ (پوشیدہ) شاستر کو مجھ میں پرم بھگتی کر کر میرے بھگتوں کو سنائیگا۔ وہ بلاشبہ مجھ کو پہنچ جائیگا

य इदं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ।
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ॥ ६८ ॥

شرح۔ گیتا کا ادھکاری ہو کر جو اِس پرم موکھش کے دینے والے بغیر ادھکار نہ سنانے والے میرے اور تیرے سمباد روپ گیتا شاستر کو میرے بھگتوں کو اس کا پاٹ یا ارتھ سنائیگا۔ وہ مجھ بھگوان یا سدیو کو جلد پہنچ جائیگا۔ اِس میں شک نہیں۔ لیکن ایسے ادھکاری شخص میں خواہ کوئی اور صفت ہو یا نہ ہو۔ میری پریم بھگتی اور یہ سمجھ ضرور ہونی چاہئے۔ کہ اس کا سنانا ایشور سیوا ہے۔

(۶۹) اِس طرح اِس کے سنانے والا منشوں میں اُس سے بڑھ کر مجھ سے پیار کرنے والا تینوں زمانوں میں نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اُس سے زیادہ مجھ کو کوئی پیارا ہوگا۔

न च तस्मान्मनुष्येषु कश्चिन्मे प्रियकृत्तमः ।

भविता न च मे तस्मादन्यः प्रियतरो भुवि ॥ ६९ ॥

تمہید ۔ ۷۰

پڑھانے والے کا پھل سنا کر پڑھنے والے کے پھل کا بیان

(۷۰) جو شخص میرے اور تیرے دھرم کے سمباد کو پڑھیگا
اُس کو میں یہ جانوں گا کہ اُس نے گیان یگ سے میری پوجا کی

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ।
ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥ ७० ॥

شرح ۔ جو تیرے اور میرے دھرم کے سمباد روپ گرنتھ کو پڑھیگا ۔ وہ اُس گیان روپ یگ سے میرا ہی پوجن کریگا ۔ جس کا چوتھے ادھیائے میں ورنن ہے ۔ اور ایسا شخص خواہ گیتا کے ارتھ نہیں بھی جانتا ۔ تو بھی میں اُس کے جاننے والا میں یہ جانتا ہوں کہ یہ میرا ہی نام لیتا ہے ۔ اِس لئے اِس کے پاٹ سے ہی گیان روپ یگ کے پھل موکھش کو بعد صفائی انتھ کرن اور گیان ہونے کے پا لیتا ہے ۔ اور جو اُس کا ارتھ بچار کر پڑھتا ہے ۔ وہ ساکھشات موکھش پا لیتا ہے ۔ یہ اصلی بات ہے ۔ ارتھ باد نہیں ہے ۔ شری بھگوان نے خود چوتھے ادھیائے میں یہ کہ دیا ہے کہ گیان یگ سب یگوں سے اعلےٰ ہے ۔

تمہید ۔ ۷۱

پڑھانے اور پڑھنے والے کا پھل سنا کر اب سُننے والے کے پھل کا بیاں

(۷۱) جو شخص شردھا سے حسد چھوڑ کر اس کو سُنے گا وہ
بھی پاپوں سے چھوٹ کر پن کرنے والے لوگوں کو پہنچ جائیگا ۔

श्रद्धावान न सूयश्च शृणुयादपि यो नरः ।
सोऽपिमुक्तः शुभांल्लोकान प्राप्नुयात्पुण्य कर्मणाम् ॥ ७१ ॥

شرح ۔ جو کوئی دیالو بلند آواز سے شردھا سے حسد چھوڑ کر بلا اعتراض کئے اُس کے پڑھنے کے اور اس بات کے کہ کیوں پڑھتا ہے سُننے کا وہ فقط پاٹ

سے ہی یعنے اکھشروں کے سُننے سے ہی سب پاپوں سے چھوٹ کر ان لوگوں کو چلا جائیگا۔ جہاں اسومیدھ وغیرہ یگوں کے کرنے والے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی اس کے ارتھوں کو جانکر پڑھے یا سُنے گا۔ اُس کی نسبت تو اُس کے اچھے لوگوں کے جانے میں اعتراض ہی نہیں ہو سکتا۔

تمہید۔ ۷۲

جب تک شش کو گیان نہ ہو دیا لو سبھاؤ سے گورو کو چاہئے۔ اُس کے سمجھانے میں کوشش کرتا رہے۔ بھگوان کرشن چندر دھرم کی سکھشا دینے کی خاطر سب کچھ جاننے پر بھی دوبارہ ارجن سے پوچھتے ہیں۔

(۷۲) اے پرتھا کے بیٹے جو کچھ میں نے کہا کیا تو نے اُس کو ایکاگر من سے سنا۔ اے دھن کے جیتنے والے کیا تیرا اگیان اور موہ جاتا رہا۔

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ।
कच्चिदज्ञानसंमोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥ ७२ ॥

تمہید۔ ۷۳

اِس طرح مہاراج کرشن چندر کے پوچھنے پر گیان پائے ہوئے ارجن نے کہا مہاراج اب مجھ کو پھر ضرورت اوپدیش کی نہیں۔ اس پر ذیل کا شلوک ارجن نے کہا

(۷۳) مہاراج تیری کرپا سے موہ جاتا رہا۔ سمرتی آگئی۔ شبہ جاتے رہے۔ تیرا کہنا کرونگا۔

अर्जुन उवाच । नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादा-
न्मयाऽच्युत । स्थितोऽस्मि गतसंदेहः करिष्ये
वचनं तव ॥ ७३ ॥

شرح۔ آپ کی کرپا سے جہالت دور ہوئی۔ آتم گیان پایا۔ شبہ جاتے رہے۔ اپنی آتما کی سمرتی آگئی۔ کسی قسم کی گرنتھی (جڑھ اور چیتن کی گانٹھ) نہیں رہی

اور نہ کوئی شبہ ہی - اب آپ کے کہنے کے مطابق لڑائی کرنا عمر نہیں بھولگا۔

بھاؤ ارتھ

شری بھگوان نے ارجن کے سمجھانے میں جو کوشش کی اُس کو مان کر ارجن نے شری بھگوان کو خوش کر دیا۔ اور یہ بھی اُس سے ثابت ہوا کہ جو گیتا شاستر کو پڑھیگا۔ وہ بھی بھگوان کی کرپا سے موکھش کے دینے والے گیان کو ضرور پائیگا۔ اس پر چھاندوگیہ شرتی کا قول

ارتھ

اودالک کے بیٹے سویت کیتو نے اودالک کے وچن سے آتما کو پایا۔

تمہید - ۷۴

یہاں تک گیتا کے ارتھ سماپت ہوئے۔ اب گیتا کے ساتھ ملانے کے لئے سنجے کا وچن -

(۷۴) سنجے نے کہا یہ میں نے مہاتما باسدیو اور ارجن کا ادبھت سمباد جس سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں سنا۔

संजय उवाच। इत्यहं वासुदेवस्य पार्थस्य च महात्मनः।
संवादमिममश्रौषमद्भुतं रोमहर्षणम् ॥ ७४ ॥

تمہید - ۷۵

بھگوان اور ارجن کے دور جگہ کھڑے ہوئے سنباد کو جس قوت سے سنجے نے سنا اُس کا ورنن -

(۷۵) یہ پرم گیہ (پوشیدہ) گیان خود ساکھشات کرشن کو کہتے ہوئے ویاس جی کی کرپا سے سنا -

व्यासप्रसादाच्छ्रुतवानेतद्गुह्यमहं परम्।
योगं योगेश्वरात् कृष्णात् साक्षात् कथयतः स्वयम् ॥७५॥

شرح - ویاس جی نے سنجے کو دویہ نیتر دیئے تھے - اُسی قوت سے سنجے نے وہ تمام گفتگو سُنی جو مقام کوروکھشیتر میں ہوئی تھی -

(۷۶) اے دہرتراشٹر اس بڑے پوتر کرنے والے کیشو اور ارجن کے سمباد کو یاد کر کر میں بار بار خوش ہوتا ہوں -

राजन् संस्मृत्य संस्मृत्य संवादमिममद्भुतम् ।
केशवार्जुनयोः पुण्यं हृष्यामि च मुहुर्मुहुः ॥ ७६ ॥

شرح - یہ ایسا سمباد (گفتگو) ہے جس کو سُن کر پاپ ناش ہو جاتے ہیں اور میں نے فقط سنا ہی نہیں - بلکہ یاد کر کر چھِن چھِن بعد رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - اور میں خوش ہو جاتا ہوں - شلوک میں سنجے نے یاد کر یاد کو دو دفعہ کہہ دیا ہے - مگر یہ بباعث زیادہ خوشی کے کہا گیا ہے - اس لئے دوبارہ کہنا قابل اعتراض نہیں -

تمہید - ۷۷

بھگوان کے بسوروپ کے متعلق جو ارجن کو بغرض دہیان کے دکھایا گیا تھا - ورنن

(۷۷) اے دھرتراشٹر وہ ایشور کا ادبھت روپ یاد کر کر مجھ کو بڑا تعجب ہوتا ہے - اور میں بار بار خوش ہوتا ہوں -

तच्च संस्मृत्य संस्मृत्य रूपमत्यद्भुतं हरेः ।
विस्मयो मे महान् राजन् हृष्यामि च पुनःपुनः ॥७७॥

(۷۸) جدھر یوگیشور کرشن دیو ہے اور ارجن دھنش دہاری ہے - ادھر ہی فتح - ادھر ہی لکھشمی اور ادھر ہی حشمت اور راج نیتی ہے - یہ میری رائے ہے -

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥ ७८ ॥

شرح - یدھشٹر کی جانب ہی جدھر سب کچھ جاننے والا بھگتوں کا دُکھ دور کرنیوالا یوگیوں کا ایشور سری کرشن نارائن روپ ہے اور دھنش دھاری ارجن نر روپ ہے اودھر ہی حکومت لکھشمی فتح اور آیندہ کی ترقی اور نیتی ہے یہ میری رائے ہے اِس کا مطلب یہ ہے - کہ اے دھرتراشٹر تو اپنے بیٹوں کی فتح کی خواہش چھوڑ کر بڑے خوش قسمت پانڈوؤں کے ساتھ جن کو ایشور نے راج اور لکھشمی دیدی ہے - صلح کرلے -

سری مدھوسودن سوامی کے شلوکوں کا ارتھ

(۱) جن کے ہاتھوں میں بنسی ہے نیئے بادل کی شوبھا ہے بنب پھل کی طرح ہونٹوں کی سُرخی ہے پورن ماسی کے چاند کی طرح مونہہ کی خوبصورتی ہے - کمل کی طرح آنکھیں ہیں اُن کرشن دیو سے پرے میں کسی کو اصلی نہیں جانتا -

(۲) میری اُس پربھو کو نمسکار ہے - جس نے تین کانڈ روپی گیتا شاستر کا ورنن کیا - اور اُس کا شروع درمیان اور آخیر تین حصوں میں تقسیم کیا -

(۳) سری کرشن چندر کے مکھ کنول سے نکلے ہوے اِس پرم سدھانت روپ گیتا شاستر کو سری وید ویاس جی نے مہابھارت میں پرگٹ کیا اور اُس کے بعد سری سوامی شنکراچاریہ جی نے اُس کے ایک ایک پد کے ارتھوں کو ظاہر کیا - اور پھر میں نے اُن ارتھوں سے اپنے گیان کو ٹھیک کیا -

(۴) جو ایشور پرمانند سناتن سب کا من موہنے والا ہے وہی سب کے گن - اور دوشوں کو جانتا ہے - یہ جیو تنکا کے برابر ہے - کسی کے گن اور دوشوں کو نہیں جانتا -

(۵) میں سری رام اور بیوے سر اور مادھو گورؤں کی کرپا سے اِس ٹیکا کو آسانی سے کر کر اُن کے چرن کملوں میں ارپن کرتا ہوں -
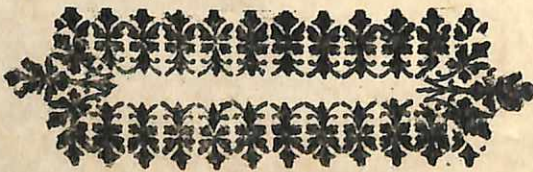
ات سری مدھوسودن سرسوتی کرت شری بھگوت گیتا گوڑھ آرتھ دیپکا کا موکھش لوگ نام اٹھارھواں ادھیائے سماپت ہوا۔

پُستک حصّۂ دوئم جس میں بارہ اَدھیاے شامل ہیں۔ چھپکر تیار ہوگیا ہے اَور اُس میں یہ احتیاط رکھی گئی ہے۔ کہ بھاشہ الفاظ کم ہوں۔ اَور عبارت آسان ہو۔ سادھو مہاتماؤں کو یا جو اُس کے اَدھکاری ہونگے۔ اَور قیمتاً نہیں خرید سکیں گے۔ پُستک مُفت دیجاویگی۔ پُستک مندرجہ ذیل پتہ سے ملسکیگی۔

(نوٹ) مُفت پُستک فقط لالہ جگنناتھ آنریری مجسٹریٹ ککڑ کی دوکان سے مل سکیگی۔

بچار ساگر بھاشا اُردو قیمت عہ۔ نیز ہر ایک قسم کی کُتب سرکاری و ناول ہر قسم۔ گورمُکھی۔ شاستری۔ وغیرہ ہر ایک قسم کا سامان متعلّق سبق ابتدائی ذیل کے پتہ پر ملسکتے ہیں۔

المشتہر
مُول چند نرولہ تاجر کُتب شہر فیروزپور